

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بائیسواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ مورخہ 29 جون 2020ء بروز سوموار بہ طابق 7 ذی قعڈہ 1441 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاءٰت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	05
3	بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون، مصدرہ 2020ء کا زیر گور، منظور کیا جانا۔	05
4	آخر اجات کے مصدقہ گوشواروں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	06

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو
 ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ
 اپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔ جناب عبد الرحمن
 چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 29 جون 2020ء بروز سموار بھطابق 7 ذی قعده 1441 ہجری، بوقت سہ پہر 04 بجگر 40 منٹ پر زیر صدارت میر عبد القدوں بننجو، اپسیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب اپسیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

سکتہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَاجًا فَقِيمًا لِّيُنْذِرَ بَاسًا شَدِيدًا

مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصِّلَاحَتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا لَا مَا كَيْنُيْنَ

فِيهِ أَبَدًا لَا وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا أَتَحَدَ اللَّهُ وَلَدًا لَا

﴿پارہ نمبر ۵ سورۃ الکھف آیات نمبر اتا۴﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - تمام خوبیاں اُس اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اپنے خاص بندے پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اس میں ذرا بھی کبھی نہیں رکھی - بالکل استقامت کے ساتھ موصوف بنایا تاکہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ من جانب اللہ ہوگا ڈرانے اور ان اہل ایمان کو جو نیک کام کرتے ہیں - یہ خوشخبری دے کہ ان کو اچھا اجر ملے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ڈرسنا وے ان کو جو کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد۔ صدق اللہُ الْعَظِیْمُ -

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔

ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ (قاائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! پواسٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر! 20 تاریخ سے بجٹ سے متعلق تفصیلات آرہی ہیں، ہم نے شروع دن سے بھی یہی کہا کہ یہ بجٹ عوام کا نہیں ہے اس لیے عوام کی ضروریات کو ملاحظہ نہیں رکھا گیا اس لیے یہ بجٹ عوام دوست نہیں بلکہ عوام دشمن بجٹ ہے۔

جناب اسپیکر: پواسٹ آف آرڈر پر آپ ہیں؟ باقاعدہ کارروائی شروع کرنی ہے نا۔ میں نے کہا شاید important issues کوئی raise کر رہے ہو۔

قاائد حزب اختلاف: یہ اس سے بڑھ کر important issue کوں سا ایسا ہو گا کیونکہ بجٹ لوگوں کے اُنگلوں کے مطابق نہیں ہوا اور یہاں کاغذوں میں یہ بجٹ آیا ہے اس بجٹ سے متعلق تو ہمیں کہنا پڑے گا۔

جناب اسپیکر: نہیں بجٹ پر speech تو ہو چکی ہے ایک منٹ آپ بول سکتے ہیں، ایک منٹ سے زیادہ نہیں۔

قاائد حزب اختلاف: اس بجٹ سے متعلق تو ہمیں بولنا پڑے گا یہاں نہ تو ملازمین کیلئے کوئی ریلیف ملی ہے وزیر اعلیٰ صاحب اور باقی لوگ بھی بڑے خر سے کہتے ہیں، ہمارے ہاں تو ڈسٹرکٹ میں بھی ایک بولیس لوگوں کیلئے نہیں ہے جو کورونا کی مریضوں کو ہسپتال لے جائی جائے۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! ایک منٹ مجھے سین تو صحیح یہ آپ کیا بجٹ speech دے رہے ہیں کیا کر رہے ہیں؟

قاائد حزب اختلاف: یہ بجٹ جو ہے لوگوں کی ضروریات کے مطابق نہیں ہے یہ بجٹ مسترد کیا جاتا ہے، ہم نے پہلے دن بھی مسترد کیا اور آج بھی ہم اس بجٹ کو مسترد کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ملک صاحب! آپ کا ایک منٹ ہو گیا ہے، مہربانی۔

قاائد حزب اختلاف: اس بجٹ کو لوگ دیکھیں گے۔ یہ بجٹ جو بنایا ہے۔ جہاں سے یہ بن کر آیا ہے۔ لوگوں کے سامنے آگیا ہے۔ اور تمام لوگوں کو اس بات کا پتہ ہے کہ یہ بجٹ کس طرح بنایا گیا اور یہ بجٹ کس طرح یہ اس ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے۔ اور جس طریقے سے اس کی بارہ ارب روپے دیگر ایکیموں میں۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! یہ ساری چیزیں ہو چکی ہیں۔ ابھی اس استیج پر میرے خیال سے آپ کا پواسٹ آف آرڈر آگیا۔ ملک صاحب شکریہ رخصت کی درخواشیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکریٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اسپیکر صاحب: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ ماہ جین شیران صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گی۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ ملک صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ نہیں وہ بجٹ speech ہو چکی ہے نا۔

جب یہ کارروائی ختم ہو گی تو آپ کو فلور دے دوں گا نا۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد نواز خان کا کڑ صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

قائد حزب اختلاف: مجھے وقت دے دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں، وہ بجٹ speech ہو چکی ہے نا۔ اس کے بعد آپ فلور آپ کو دے دوں گا نا یہ کارروائی ختم ہو جائے پھر آپ کو دے دوں گا۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔۔۔ (مدائلت۔شور)

جناب نصر اللہ خان زیری: جناب اسپیکر! آپ ہمارے custodian ہو آپ ہمارے حقوق کے محافظ ہو۔ اپوزیشن کی نمائندگی وہ کر رہے ہیں، آپ ان کو ظالم دے دیں یہ بل بھی ٹیبل ہو جائے گا یہ پاس بھی ہو جائے گا، جس طرح باقی پاس کیا گیا بلڈوز کیا گیا یہ بھی ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر: بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون، مصدرہ 2020ء کا زیر غور، منظور کیا جانا۔ وزیر خزانہ! بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون، مصدرہ 2020ء (مصدرہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2020ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔ (مدائلت۔شور)۔

میر ظہور حسین بلیدی (وزیر ملکیہ خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون 2020ء (مصدرہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لا جائے۔

جناب اسپیکر: اس کے بعد دے دوں گا (مدائلت۔شور) تحریک پیش ہوئی، آیا بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون 2020ء (مصدرہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2020ء)، کو فی الفور زیر غور لا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔

بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون 2020ء (مصدرہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2020ء)، کو فی الفور زیر غور لا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ! بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مودہ قانون نمبر 1، مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی

تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے۔

جواب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے؟۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

اخراجات کے مصدقہ گوشواروں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔ وزیر خزانہ! منظور شدہ اخراجات کا مصدقہ گوشوارے اور ضمی میزانیہ بابت مالی سال 2019-2020ء اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 21-2020ء کو ایوان کی میز پر رکھیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ! مجوزہ اخراجات کا مصدقہ گوشوارہ ضمی میزانیہ مالی سال 2019-2020ء اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 21-2020ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جواب اسپیکر: جی مبارک ہو۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ جی سردار ند صاحب۔

سردار یار محمد ند (وزیر مکملہ تعلیم): ہُسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِیْم۔ ایسا ک نعَبْد وَ ایسا ک نَسْتَعْلِم۔ قابل احترام جام صاحب، قابل احترام وزیر خزانہ، ظہور بلیدی صاحب، ایوان کے اراکین اور وہ لوگ جنہوں نے اس بجٹ میں رات دن محنت کر کے اس بجٹ کو پاس ہونے میں مخت کی ہیں۔ میں آپ سب کو، جام صاحب آپکے رفقاء کو اور آپکے کینہن کو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ 2020ء کا بل منظور ہوا۔ میں کچھ ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے پورے سیشن میں تو شامل نہ ہو سکا۔ اور میں اپنے جو point of views تھے یا میری جو چیزیں تھیں میں نے وہ discuss کرنا تھا House میں وہ نہ کر سکا۔ اور میرے خیال میں یہ بھی عجیب سا ہے۔ کیونکہ جب پاس ہو جاتا ہے ایک دفعہ بجٹ تو اس کے بعد میرے خیال میں پھر مجھے نہیں بولنا چاہیے تھا۔ مگر میری مجبوریاں ہیں۔ میرے علاقے کے کچھ بہت اہم مسائل ہیں وہ میں اس ہاؤس کے اور چیف منسٹر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں بشرطیکہ وہ میرے ذاتی نہیں ہے، میرے حلقوں کے نہیں ہیں۔ مگر میرے ڈویژن، میرے علاقے کے لوگوں کے مسائل ہیں۔ جام صاحب! اس وقت تو جو سب سے اہم چیز ہے وہ locust (مذہبی ڈل) ہے۔ اس نے پورے ہمارے علاقوں کو تقریباً تاریخ افارغ کرچکی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا تو ایک برساتی علاقہ ہے۔ بہت عرصے کے بعد برساتیں ہوئیں۔ لوگوں کو ایک امید بندھی اور اچھے سال کے ایک نوید لیکر آئیں وہ برساتیں۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے

- ہم یہ نہیں کہتے کہ صرف بلوچستان میں ہوئی ہیں۔ یہ پوری دنیا کے اندر بہت سارے خطوں میں افریقہ سے لیکر ایشیاء کے بہت سارے ملک، مل ایسٹ اور ایک نیا attack بھی آنے والا ہے جام صاحب کو یاد ہو گا کہ ہم نے جب ایک مینگ کیلئے کیبنت میں بیٹھے تھے تو اُس وقت بھی میں نے عرض کی تھی کہ جام صاحب مہربانی کر کے آپ خود آپ کا ڈیپارٹمنٹ اور خاص طور پر مرکزی حکومت۔ کیونکہ یہ انکا main-mandate ہے۔

انکا ہے کیونکہ میں خود وہاں رہا ہوں یہ پورا ایک ڈویژن تھا اُس میں جاؤ ٹھارہ، انیس کے قریب جہاز تھے چیف پائلٹ تھے، میکنک تھے، ہمارے پاس ہیگر تھا ہمارے پاس ساری سہولیات تھیں اُنکو مرمت کی مگر شوم قسم میں C.A تک اس مسئلے کو لیکر گیا ابھی بھی ہمارے پاس بہت سارے experts ہیں، اور کچھ نہیں ہوتا زبان اتنی بڑھی ہوتی ہیں۔ وہ نیچ میں گُود پڑے کہ سر یہ بھی پائلٹ ہے۔ یہ بھی جہاز چلاتے ہیں۔ ان سے بھی رائے لے لیتے ہیں۔ تو اُس وقت اگر اتنی اچھی offer مل رہی تھی کہ ہمارے جہاز ماشاء اللہ قادر اعظم کے بعد فوراً یہ جہاز خریدے گئے تھے۔ سالہ، ستر سال پرانے تھے تو کمپنی نے کہا تھا کہ یہ میں دے دیں۔ اُنکے عوض ہم آپکو نئے جہاز دے دیتے ہیں۔ تو انہوں نے ایک پوری تفصیل بتائی کہ نہیں یہ جہاز بڑے قیمتی ہیں۔ antic ہے۔ یہ پک جائیں گے۔ چار گناہ قیمت مل جائیگی۔ اور اس کی بجائے کہ ہم اسکے fleet کو چینچ کریں۔ ہم تھوڑے سے پیسے ڈال کرنا یہ fleet کو پھر کھڑا کر سکتے ہیں۔ اور وہ جو اُس وقت سویا ہوا تھا وہ آج تک سویا ہوا ہے۔ بدقتی اتنا ملک کا نقصان ہوا اور ہم اس کو روک نہیں سکے۔ سینز شروع ہونے سے پہلے اس کی سیکلائٹ کی تصاویر آتی ہیں ایک پوری دنیا سے۔ خود ہمارے ہاں انڈیا اور پاکستان کے اندر۔ یہ deserts میں بچے دیتے ہیں اور وہ پھر multiply ہوتے ہیں۔ تو میری ابھی بھی جام صاحب سے request ہے کہ please آپ بیٹھ کر ایک کمیٹی بنائے۔ کیونکہ آپ کیلئے ایک مسئلہ نہیں ہے۔ پوری گورنمنٹ ہے۔ لیکن ہمارے لیے یہ ایک مسئلہ ہے۔ جو چھوٹے کاشتکار ہیں، زمیندار ہیں جو depend اس پر کرتے ہیں ان کیلئے بہت اہم ہے۔ تو میری request کے بعد۔ کیونکہ تھوڑا سا چیف منسٹر صاحب relax ہونگے۔ اُنکو تھوڑا سا وقت ملے گا۔ تو please ایک کمیٹی بنائیں اور اُس میں formers کو بھی شامل کریں۔ بیور و کریٹس کو بھی شامل کریں اور ٹیکنونکریٹس کو بھی بٹھا کر ایک کمیٹی بنائیں۔ جناب یہ ڈپٹی کمشنر اور PDMA کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ ایگر لیکچر جل کا ایک چھوٹا سا آفیسر وہاں آتا ہے 17-18 گریڈ کا وہ پورے ڈسٹرکٹ کو جو بلوچستان میں آپکو پہنچتے ہے کہ شاید پنجاب کے ایک ڈویژن کے برابر ہے۔ اُس سے بھی ہمارے بڑی ڈسٹرکٹ ہے۔ تو میری یہ request ہو گی پورے بلوچستان کے حوالے سے، جام صاحب سے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس کے لیے میری عرض یہی ہے۔ جناب دوسرا اہم مسئلہ ہے

میرے علاقے میں مطلب نہری دوڑویڑنوں میں۔ پٹ فیڈر کینال اور کیر تھر کینال۔ 2010 کے سیالاب نے پٹ فیڈر کو almost-zero percent تو نہیں مگر میرے خیال میں کوئی 30-40% بروہ بیج گئے۔ اسکی سلٹنگ ہو گئی ہے۔ ہاں یہ البتہ علیحدہ چیز تھی کہ اس پر 80 کروڑ بھی خرچ ہوئے مگر چھوٹے میں ٹریکیٹر ہیں اس سے اسکی request کی گئی۔ جس کافائدہ ہمیں اور کسانوں کو کچھ بھی نہیں ملا۔ میری جام صاحب سے desilting کے لیے بھی priority دی جائے۔ فارن فنڈنگ کیلئے جام صاحب اور فناں منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ پی اینڈ ڈی کی منسٹری تو جام صاحب خود look after کر رہے ہیں۔ میری ان سے request ہے کہ پلیز یا آپ انتظار کریں کہ کب آپ کے پاس آئیں۔ کب مارکر سے آپ کو شیئر ملے۔ کب این ایف سی ایوارڈ ہو۔ بڑا چھا ایک اردو میں شعر ہے جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہے ہو سکتا ہے شاید میں غلط پڑھوں، جو ایک مذاق بن جائے۔ "کسر ہونے تک ہم تو خاک ہو جائیں گے"۔ نصیر آباد تقریباً فارغ ہو چکا ہے جام صاحب! پچاس فیصد لوگ اپنی زمینیں بیچ چکے ہیں۔ سندھ migrate کر گئے ہیں۔ انکو سخت problems ہیں۔ آپ سے مجھے یقین ہے کہ صرف مرکز کے علاوہ بھی آپ کوشش کریں گے اُن کیلئے کہ کچھ نہ کچھ کریں۔ اور خاص کراپوزیشن سے بھی میں request کروں گا کہ جب اسمبلی میں بیٹھتے ہیں تو بہت سارے ایشوز چھوڑتے ہیں، چھیڑتے ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ ہمارے علاقے کو بھول جاتے ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ شاید وہ ہمیں بھی یاد کریں گے۔

جتاب اپیکر: جام صاحب! کسی کو بھیج نہیں دیتے اپوزیشن والوں کو۔ سلیم اور عارف جان جائیں۔

وزیر مکملہ تعلیم: sir یہ دو اہم projects ہیں۔ ہمارے ڈویژن کے ایگر لیکچر، پوری بلوچستان کی میرے خیال میں 80% ان دو کینالوں پر depend کرتی ہیں۔ پھر کچھ کینال ایک ایسا پروجیکٹ تھا جو شاید پورے بلوچستان کے مقدار کو تبدیل کر دیتا۔ یہاں غریبوں کی جو حالت ہے آج شاید وہ بہت بہتر ہو چکی ہوتی۔ آپ کے جام صاحب حکومت کے جو financial crisis سے آپ گزر رہے ہیں ان میں شاید بہت سافرق آ جاتا۔ اور مجھے یقین ہے اس وقت بجٹ کے بعد اور ہاں جام صاحب اگر وہ چاہے ہماری فیڈرل گورنمنٹ ہے روٹنگ پارٹی ہے، اگر چاہے ہم بھی جام صاحب کے ہمتوا ہو سکتے ہیں اور ان کے ساتھ مل کے اس کے فنڈنگ کیلئے ہم کوشش کر سکتے ہیں اس کے لیے ہم آواز اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرا جام صاحب آپ کی بہت مہربانی۔ وہ کہتے ہیں game changer آپ کی مہربانی سے ایک پروجیکٹ ہے بولان ڈیم۔ یہ ہمارے کچھ کا game changer ہے اور یہ ڈیرہ حارب روپے کے پروجیکٹ ہے فرست فیز میں۔ میں خود اور میرے علاقے کے عوام آپ کے شکرگزار ہے

- کہ اس دفعہ اس کیلئے سات کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور مجھے بلیدی صاحب سے یہ یقین ہے کہ سات کروڑ ہمیں ریلیز ہو جائے گے۔ end of the day یہ نہ ہو سات کروڑ کی بجائے 60 لاکھ روپے ریلیز ہو، مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ جام صاحب نے جو فراغی دکھائی ہے اور جو commitment کی ہے جیسے جیسے اس کا کام بڑا main چیز جو آپ نے خود ذکر کیا اور پھر ہم اس کے پیچے لگ گئے۔ گندواہ تو 65-N ڈھاڑ ریہی ایک لنک روڈ نہیں ہے۔ یہ ایک نارمل روڈ نہیں ہے۔ یہ ایک connecting road کوئٹہ، ڈھاڑ، جھل مگسی، شہدا کوٹ اور گوادر۔ دوسرا بھی بھی ٹوٹی پھوٹی روڈ ہے کہیں مکمل ہے کہیں نہیں ہے اس کے باوجود بھی لاڑکانہ، شہدا کوٹ، گندواہ اور یہ لوگ کوئٹہ کیلئے اُس راستے کو استعمال کرتے ہیں ابھی بھی سندھ کی ایک لنک روڈ ہے۔ جام صاحب اصل میں اس کی جو سروے ہوا تھا وہ تین بلین ہوا تھا۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اس سال اُس کے لئے ایک ارب روپے رکھوں گا۔ ابھی میں نے دیکھا ہے کہ یہ 15 کروڑ ہے۔ تو میری request ہے کہ یہ اتنا بڑا پروجیکٹ پاکستان کو آپ کو پتھر ہے کنسرٹشن کی standard کا۔ ایسے نہ یہ دس یا پندرہ سال کے بعد جب تک پہلا فیز اس کا شروع ہو، next portion اُس وقت تک ختم ہو جائے۔ تو میری یہ درخواست ہے کہ یہ بہت کم پسیے ہیں یہ مہربانی کر کے اس میں جتنا جلدی ہو سکے اس میں آپ increase کریں گے۔ اور بلیدی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے بھی میں request کروں گا کہ آپ ہمیں favour کریں گے۔ یہ دو چار پروجیکٹ میرے علاقے میرے لوگوں کیلئے ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں ابھی اگر اپنی کوئی اچھی سی commitment ہمیں دے دیں تو ہمیں خوشی ہو گی تاکہ ہم اپنے لوگوں کو آپ کا یہ پیغام ہم ان کو convey کریں تاکہ جو سات دہائیوں سے ایک محرومی کی زندگی گزار رہے ہیں، مفلسوں کی زندگی گزار رہے ہیں شاید ان کی وجہ سے ان کی زندگی میں کوئی بہتری آئے۔ ابھی ایک دوست ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! direct request نہیں کر سکتے ہیں آپ، اسپیکر کے توسط سے request کریں چیف منسٹر کو direct request نہیں کر سکتے ہو۔

وزیر ملکہ تعلیم: I am really sorry کیونکہ دینا اُس نے ہے اس لئے آپ کے توسط سے اُن request کرتا ہوں۔ تو میں آپ کے توسط سے ایک اور آخری request یہ 12 بلین کے ایک ایجو لینس نہیں ہونی چاہیے کیونکہ۔۔ (داخلت) ڈھائی بلین یہ بھی بہت بڑا پیسہ ہے جام صاحب! مگر میری یہ request ہے کہ یہ صرف کوئٹہ کیلئے نہ خریدیں کہ اُس میں جیٹ انجن اس میں ہو۔ میری آپ سے request ہے ضرور آپ خریدیں مگر Turboprop خریدیں تاکہ بلوچستان کے جو لوٹے پھوٹے ایئر پورٹ ہیں اللہ نہ کرے کہ ایسی ایجو لینس کا کام کر رہے ہیں۔ تو

میری آپ سے ریکویٹ ہے کہ عام آدمی کو اس میں access ہوا و نارمل اُس کے charges ہوں تاکہ ہر آدمی اللہنہ کرے اُس کو ایک جنسی ہوا و اُس کا access ہوا یہ بولینس کا۔ میں آپ کے تو سط سے جام صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر آپ کا specially again کہ آپ نے مجھے تائم دیا۔

جناب اسپیکر: thank you.

وزیر مکملہ تعلیم: میں اپنی جو گزارشات تھیں، وہ چیف منسٹر صاحب اور منسٹر فناں کو request کی۔ اور مجھے امید ہے کہ اس کا وہ ثابت جواب دینے گے۔ میں آپ کا بہت شکریہ۔ آخری چیز۔

جناب اسپیکر: جی۔ جی۔

وزیر مکملہ تعلیم: صرف ایک سیکنڈ۔ اتنی محنت پورے اس بجٹ میں آپ کے لوگوں نے کی ہے۔ میرے والا و نسیز اور تنخوا ہیں ملکے کوئی پانچ چھالا کھ۔ یعنی میری جتنی pay ہے گریڈ 1 سے لیکر 16 تک آج میں اسمبلی کے جتنے لوگ گریڈ کے ورکرز ہیں 1 گریڈ سے لیکر 16 گریڈ تک، میں ان کو اپنی طرف سے تھنے کے طور پر پیش کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی۔ نوابزادہ صاحب۔

نوابزادہ طارق گھسی (وزیر مکملہ آپاٹی): جناب اسپیکر! آنے والی ممبر نے کچھ ایریکیشن ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں جو reservations پیش کی ہیں یہاں تو میں explain کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ہمارا پٹ فیڈر کیناں ہے اُس کی situation پچھلے سال سے بہت بہتر ہے کیونکہ اس کا کچھ portion جو تھا وہ ہم نے departmental result کرایا اور اُس سے ہماری capacity کو 6 ہزار کیوسک پانی draw کر رہے ہیں اور دوسرا جو اس کا portion تھا پچھ 3۔ جو کہ فیڈر ل گورنمنٹ نے فناں کرنا تھا وہ اس سال اُنہوں نے فنڈنگ اس دفعہ نہیں دی ہے، تو اس کے بہرحال ہم پھر بھی کوشش کریں گے کہ ہمیں وہ فنڈ زمل جاتے ہیں تو جو باقی portion ہے پٹ فیڈر کیناں کا اُس کو ہم complete کر سکیں گے۔ کیہ تھر کیناں کی حالت اس وقت یہ ہے کہ ہم نے سندھ گورنمنٹ کے ساتھ ایک ایگرینسٹ دستخط sign کی ہے۔ NWC پر north west cannal سے کیہ تھر جو ہے آف ٹیک کرتا ہے، NWC سے تو 70% financing 30% گورنمنٹ آف بلوچستان کریگی اُس کا اور original capacity ہے 1900 کیوسک پانی draw کر رہے ہیں۔ تو اس وقت ہمارا جو شیر ہے NWC میں بلوچستان کا وہ ہے تقریباً 2 ہزار 400 کیوسک۔ لیکن اس وقت ہم پانی draw کر رہے ہیں وہ 400 کیوسک پانی ہم draw کر رہے ہیں۔ تو

یا اگر انشاء اللہ اگلے سال میں یہ کام ہو جاتے ہیں تو ہم اپنے شیئر 2400 کیوسک انشاء اللہ ہم draw کریں گے۔ اور پٹ فیڈر کا جو اگر ہمارا basic after remodeling design-discharge اس کا جو complete ہے وہ ہے 8500۔ اگر وہ remodel ہو جاتے ہیں فیڈر لگ گورمنٹ ہمیں فناں سک ہمیں دیتی ہیں اس کا کام ہو جاتا ہے تو اس کی capacity 700 سے 8500 تک آ جائیگی۔ نمبر 3۔ پر کجی کینال اس سال فیڈر لگ گورمنٹ نے اس کیلئے 22 بلین earmark کیا ہے اور مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ authorization کتنی کی گئی ہے اس کے لیے اس سال کیلئے وہ ابھی تک اسکا مجھے نالج نہیں ہے۔ ہماری کوشش ہے جب سے میں نے ڈیپارٹمنٹ سنبھالا ہے کوشش میری یہ ہے کہ minimum سے minimum پانی کے losses کروز گا سندرہ کوشش ہے کہ maximum ہم پانی draw کریں۔ انشاء اللہ دون کے بعد میں جارہا ہوں کوشش کروز گا سندرہ ایگیشن کے ساتھ مینگ کر کے اور یہ جو پٹ فیڈر اور کیر تھر کا ایشواؤ کے ساتھ بات چیت کر کے کوشش کریں گے کہ کچھ ہم ان سے زیادہ پانی لیں۔ تو میں خالی یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا اپنی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو آنراہیں ممبر کو کوئی reservations تھے تو میں نے سوچا کہ آپ کوتا دوں۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ جی سردار صاحب۔

وزیر حکومت تعلیم: جناب! جہاں تک آپ سے میری بات ہوئی تھی میں نے بات کی تھی شاید آپ سمجھیں نہیں میں معذرت چاہتا ہوں۔ 2002ء میں جب floods آئے تھے آپ کو یاد ہے کہ اس کی تقریباً وہ 50% silt-bar ہو گیا تھا تو اسکے بعد یہ ایک۔ یہ نہیں کہتا ہوں کہ یہ آپ کے دور میں ہوا ہے یہ آپ سے کوئی سات یا آٹھ سال پہلے کی بات کر رہا ہوں میں آپ کے دور کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ مگر یقین طور پر مگر یقین طور پر اس وقت بھی جو حالت ہے اس وقت tail میں پٹ فیڈر اور کیر تھر کے، اگر آپ چاہیں گے تو ویڈیو کی شکل میں یادوں سے شکل میں وہ بھی میں آپ کو پیش کر سکتا ہوں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ کے وقت میں کوئی ہوا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ پر ایلم ہے۔ اور پورے بلوچستان کے ہمارے ڈویژن کے لوگوں کا problem genuine problem ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کو سپورٹ کرنے کیلئے آپ جہاں ہمیں کہیں گے ہم آپ کے ساتھ ہونگے۔ صوبائی حکومت میں، مرکز میں مگر کیونکہ آپ کے علاقے کا بھی dependent آپ بھی اُسی پر ہیں اور ہمارے پچھوں کے بھی روزی روٹی اُسی پر ہے۔ مگر اس وقت ہمارے لوگوں کو سخت پر ایلم ہے تو میری request یہ تھی کہ جو پہلے کچھ ہوا ہے وہ اب نہیں ہونا چاہیے اور مجھے امید ہے آپ کے دور میں شاید کوئی بہتری کا راستہ نکل جائے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ سردار صاحب۔ جی سردار عبدالرحمن کھیتان صاحب۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

سب سے پہلے تو میں گزارش کروں گا، آپ اس کو point of order سمجھیں کہ آج جو کراچی کے stock exchange پر ایک دہشتگرد حملہ ہوا ہے۔ جس میں ہمارے law enforcing agencies کے کچھ بندے شہید ہوئے ہیں اور وہ حملہ ناکام بنادیا گیا۔ دہشتگردوں کا مقصد یہ تھا کہ stock exchange پر حملہ کرنے کا کہ پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی جو stock exchange ہوتی ہے، اس کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن شکر الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے کرم کیا وہ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور جس طرح ہمارے law enforcing agencies کے ہمکاروں نے اپنی جانوں کا نذر انہوں پیش کر کے اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی stock exchange اُس کو محفوظ بنایا۔ میں تمام law enforcing agencies کو مبارکباد بینا چاہتا ہوں۔ اور آپ سے گزارش کروں گا کہ جو بزرگانہ دہشتگردوں نے کارروائی کی ہے، اس میں ہمارے civilian law enforcing agencies کے افراد شہید ہوئے ہیں، ان کے لیے ایک فاتحہ کروالیں اور اس کے بعد پھر میں بجٹ پر مبارکباد کے لیے دو منٹ لوں گا۔

جناب اپیکر: اس واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ پورے House کی طرف سے ہم مذمت کرتے ہیں۔
(فاتحہ خوانی کی گئی)

وزیر محکمہ خوارک و بہبود آبادی: شکریہ جناب اپیکر صاحب! اللہ تعالیٰ کا کرم ہے پچھلے سال دو بجٹ اکھٹے پیش ہوئے۔ اب یہ ہماری حکومت کا تیرابجٹ تھا۔ میں اس میں اپنے قائد ایوان جام صاحب کو، ہمارے فناں منستر ظہور بلیدی صاحب، ہمارے چیف سیکرٹری صاحب، ACS(Development)، فناں سیکرٹری ہمارے وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری زاہد صاحب، انکاعادل گٹھ اور باقی staff P&D کا، جو دن رات انہوں نے منعت کی، میں سب کو اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تو زندگیاں اسی اسمبلیوں میں، سیاست میں گزری ہیں۔ یہ دو بجٹ بلوچستان کی تاریخ میں تاریخی بجٹ تھے۔ نہیں ہے کسی کو ہم نے سونے کے کمرے بنایا کر دیے، یا چاندی کی سڑکیں بنایا کر دیے دیں، بنیادی طور پر جو ہوتا تھا کہ P&D میں فناں میں ایک مارکیٹ لگتی تھی۔ اور اس چیز کا میں witness eye ہوں کہ صبح کو بجٹ پیش ہوتا تھا، میں، عاصم کر دیکھو، ہم لوگ سارے تقریباً ساری رات وہاں جا گا کرتے تھے اور اسکیمیں ڈلواتے تھے، کاروبار کرتے تھے۔ کاروبار ہی سمجھ لیں کہ لین دین دین ہوتا تھا۔ اب یہ دوسرا بجٹ ہے میں چلیخ پر کہتا ہوں۔ مطلب میڈیا اور اپنے ایوان اور اپوزیشن کو کہ ایک دس روپے کی بھی transaction نہیں ہوئی۔ جو deserving تھے، جو department نے جہاں سے وہ اسکیمیں recommend ہو کر آئیں، چاہے وہ اپوزیشن کی تھیں یا

ہماری تھیں، جن جن حلقوں کی تھیں جو deserve کرتے تھے، جن کی ضروریات کے مطابق تھیں، وہ دی گئیں۔ اور میرے لیے تو اس لیے بھی تاریخی ہیں، جیسے کہ زرداری صاحب نے ایک دفعہ کہا تھا ”کہ یاریل یا جیل“ تو میری توریل بہت کم ہے جیل ہی جیل ہے۔

جواب اسپیکر: کیوں خوش ہوتے ہو جیل جانے کے لیے؟

وزیرِ ملکہ خوراک و بہبود آپادی: ہاں! بس وہ تقریباً وہ جیسے اختر حسین لانگو نے کہا کہ اُس کے گھر کے ساتھ ہی کوئی جیل ہے وہ تقریباً پچپن سے ہمارا گھر رہا ہے۔ تو میرے علاقے کو ان دوساروں میں اُسکی غربت اور اُسکی پسمندگی کو دیکھ کر جتنی مہربانی میرے دوستوں نے، میرے فناں سے لے کر چیف سیکرٹری تک سب نے۔ میری جتنی political life ہے، میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ اور میں بے حد مشکور ہوں اپنے قائد کا اور اپنے جو میری پیور و کریں ہے، اور میرے دوست ہیں اُن کا۔ آج میرے مخالفین کے پاس کوئی ایسا issue نہیں ہے کہ وہ بول سکیں کہ بارکھان میں وہ سہولت آج موجود نہیں ہے۔ Girls Degree

College, Boys Degree College, BRC, Loralai University Sub Campus۔ ہم مانگنے والے لوگ ہیں۔ آپ کا بھی دور آیا، ایک مختصر دور تھا، آپ نے بھی بہت مہربانی کی۔ میں آپ کا بھی مشکور ہوں اسپیکر صاحب! کہ آپ قلیل عرصہ رہے، لیکن اُس میں جتنی آپ نے میرے علاقے پر توجہ دی میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ لیکن آج میرے علاقے میں شکرالحمد اللہ سڑکیں ڈریٹھ ارب روپے کا روڈ رکنی ٹو بارکھان، پھر آگے تقریباً ایک ارب کے روڈ بارکھان ٹو کوہلو، اسی طریقے سے پھر کوہلو سے آگے ہمیں سبی تک ملایا گیا۔ اسی طریقے سے ڈریٹھ بگٹی کو ملانے کے لیے تقریباً 3 ارب 80 کروڑ کی روڈ اور پھر جو علاقے کی پسمندگی کے حساب سے میرے خیال ہے لوگوں نے خواب میں بھی اتنے ڈیم، اتنی سڑکیں، اتنی water supplies نہیں دیکھی ہوں گی جو ان کو دوساروں میں اس موجودہ صوبائی حکومت نے دی۔ تو میں دعا ہی کر سکتا ہوں۔ شکریہ کے تو میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں اپنے قائد کے لیے، اپنے دوستوں کے لیے۔ سارے میرے جناب اسپیکر باقی benches پر ہیں ہر طریقے سے ان کے تعاون کے لیے۔ تو میں زیادہ وقت آپ کا نہیں لوں گا جناب اسپیکر باقی بھی لوگ ہیں۔ میں دلی طور پر اپنے قائد کو سلام پیش کرتا ہوں اور ایک چھوٹی سی گزارش بھی کرتا ہوں کہ چھ اضلاع، سات اضلاع ہیں، رکنی جو رکنی کو touch کر کے پنجاب، KPK جاتے ہیں۔ بارکھان، کوہلو، ڈریٹھ بگٹی، موئی خیل، ڈکی، لورا لائی even چمن بھی، یہ ساری traffic یہ ساری رکنی ایک حب ہے۔ اُس سے پھر پنجاب، KPK جاتے ہیں تو میری جھوٹی ہے قائد ایوان کی طرف کہ وہاں پر bed 25، 30 کا ایک hospital اپنے کسی بھی

نند سے اگر وہ اعلان آج کر دیں تو یہ ایک بارہاں کے کھیت انوں پر احسان نہیں ہو گا، میرے پاس total bed کا hospital ہے۔ سب کی دعائیں چھ سات district کی آپ کے لیے ہو گئی میرے قائد، بہت بہت شکر یہ۔
جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر حکومہ کھیل) : جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: ہزارہ صاحب! budget speech ہو چکی ہے۔ ابھی صرف قائد ایوان کی speech گئی ہے۔ آپ نے speech کر لیا ہے نا۔ شکر یہ۔ جی ڈپٹی اسپیکر صاحب۔

سردار بابر خان موی خیل (ڈپٹی اسپیکر): شکر یہ جناب اسپیکر! بجٹ کے حوالے سے میری بات complete ہو گئی ہیں۔ یہ ایک request آپ کے توسط سے میں جام صاحب سے کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بلوچستان اسمبلی سیکرٹریٹ کے جتنے بھی ملازمین ہیں اور MPA's Hostel کے، انہوں نے پہلے سال مجھے ایک request کی تھی اور میں نے ان سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ جام صاحب سے میں یہ request کروں گا کہ بلوچستان میں اُنکے لیے کہیں بھی زمین allot کی جائے تاکہ وہ اپنے گھر بن سکیں۔ تو آپ کے توسط سے آج کے دن میں نے یہ مناسب سمجھا کہ آپ کو بھی میں یہ کہتا ہوں اور جام صاحب سے بھی یہ request کرتا ہوں کہ آج کے دن اگر وہ اسمبلی سیکرٹریٹ ملازمین کے لیے اور MPA's Hostel کے ملازمین کے لیے۔ کیونکہ جتنے بھی محکمہ ہیں بلوچستان میں اُنکے لیے کہیں نہ کہیں زمینیں مختص کی گئی ہیں۔ تو kindly یہ request ہے کہ یہ ہمارے جو سیکرٹریٹ اور MPA's Hostel کے ملازمین ہیں اُنکے لیے اگر جام صاحب آج کوئی special اعلان کر سکیں۔ شکر یہ اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: شکر یہ ڈپٹی اسپیکر صاحب۔ جام صاحب! اس سے پہلے کہ آپ کو دعوت دوں، آپ نے ایک meetings میں بھی کہا تھا کہ ایک نئی اسمبلی کی building کے لیے۔ اگر وہ بھی اور جو ہمارے ڈپٹی اسپیکر نے کہا اگر آپ اس میں مہربانی کریں گے، باقی تمام دوستوں کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے بات سنی کیونکہ آج قائد ایوان کی ہم نے speech سنی ہے۔ آپ تمام دوستوں نے ویسے speech بھی کی ہیں، مبارکباد بھی دی ہیں اور خوش اسلوبی سے جس طرح آپ لوگوں نے چیزوں کو چلا یا میں آپ سب دوستوں کا مشکور ہوں، جی جام کمال صاحب قائد ایوان۔۔۔۔۔ (ڈپٹیک بجائے گئے)۔

جامع کمال خان عالیانی (قائد ایوان): بسم اللہ الرحمن الرحيم، جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو جس طرح ہمارے دوسرے دوستوں نے آج ایک بہت افسوسناک سامنے کے حوالے سے افسوس کیا ہے۔ میرے خیال میں بلوچستان اسمبلی کی طرف سے بھی اس واقعے کے لیے اور اس کے ساتھ ساتھ کہیں اور ایسے واقعات ہیں جو

پورے بلوچستان میں، پاکستان میں رونما ہوئے، ہم اُن سب کی ندامت کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ میرے خیال آج ہمارے ایک جو بجٹ کا نیا سال انشاء اللہ شروع ہونے جا رہا ہے، اس سال کے حوالے سے ہماری پوری اسمبلی کی طرف سے اور ہمارے پورے پارلیمنٹ کی طرف سے یہ پیغام اور یہ condolence اور یہ تعزیت بلوچستان میں، پاکستان میں اور ساتھ ساتھ پوری دنیا میں جتنی بھی اموات اس بیماری کی وجہ سے ہوئے ہیں، ہم سب اُس کے لیے دعا گو ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس وباء سے ہماری حفاظت فرمائے اور جن لوگوں کے ہاں اموات ہوئی ہیں، انکو صبر دے اور اُنکے لیے اپنی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔ جناب اپسیکر صاحب! میں سب سے پہلے اپنے coalition parties کا بہت مشکور ہوں، جس میں عوای نیشنل پارٹی، بی این پی (عوای)، احسان شاہ صاحب ہے۔ ہمارے پاس پاکستان تحریک انصاف ہے، ہزارہ ڈیموکریٹک ہے، جمہوری وطن پارٹی ہے۔ اور پھر بلوچستان عوای پارٹی کے ہمارے اپنے ممبران ہیں۔ کہ میں coalition government کے ممبران، انکی پارٹی، کابینہ کے اراکین، ان سب کا بڑا مشکور ہوں کہ یہ بجٹ ہم سب کا بجٹ جو ہم سب نے مل کر بنایا ہے، اسکے لیے جو معاونت پارٹیز کی طرف سے ہوئی، ممبران کی طرف سے ہوئی، میں ان سب کا بھی اور آپ سب کا بڑا مشکور ہوں۔ جناب اپسیکر صاحب! میں آپ کا بھی بڑا مشکور ہوں، آپ نے ان دنوں جس صبر کے ساتھ، اخلاص کے ساتھ ایک بڑے اچھے انداز میں اسمبلی کا budget session چلا�ا۔ یقینی طور پر پہلے سال کے بجٹ سے جب ہم اس کو compare کرتے ہیں تو ہمیں اس سال کے بجٹ میں ماحول بھی بہت بہتر ملا، چیزوں کو ہم نے بڑے اچھے انداز میں ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔ اس کے لیے میں آپ کا اور آپ کے سیکریٹریٹ کے سارے لوگوں سارے لوگوں کا بڑا مشکور ہوں جنہوں نے اس پورے بجٹ میں محنت کی اور اپنا input ان سب میں ڈالا۔ میں ساتھ ساتھ بلوچستان حکومت کے اندر جتنے بھی departments، organizations، ادارے ہیں۔ میں سب سے پہلے تو ہمارے cabinet ممبران کے concerned departments کے جو

Secretaries ہیں، اُن کی ministries ہیں، وہ خود ہے، انکو داد دینا چاہتا ہوں کہ اُن کی طرف سے جو ایک input اس پورے بجٹ میں آیا ہے جس میں اُن سب نے بڑی محنت کی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ وہ ملکے جو اس کے علاوہ ہیں میں اُن سب کا بڑا مشکور ہوں خاص کر Chief Secretary Balochistan، ACS Development, Finance Department۔ جس کے حوالے سے جناب ظہور صاحب جنہوں نے بڑی محنت کی اس بجٹ کے حوالے سے۔ اُن سب سرکاری اداروں اور ان سب کا میں بڑا مشکور ہوں جہاں ان سب نے محنت کی۔ اور بلوچستان کا 2020-2021ء کے بجٹ کے بیان معاونت کی۔ اور جسے ہم نے پیش کر کے منظور

فرمایا۔ جناب اسپیکر صاحب! میں opposition کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ اس سال کم از کم ہم نے تھوڑی بہت یہ تو حصہ بھی ہے، جیسے ہم نے National Assembly میں باقی جگہ بھی دیکھیں، لیکن اس سال ہم نے کم بیش دیکھی، کم کرتا ہیں پڑتی ہوئی دیکھیں، کم اخلاقیات سے چیزیں آگے بڑھتی ہوئی دیکھی۔ اس دفعہ میں ان کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس دفعہ ایک بڑے پن کا اظہار کیا اور یقینی طور پر اگر وہ میری بات سن رہے ہیں ہمارے چند دوست بھی ان کے پاس گئے تھے کہ آپ لوگوں کا ایک بہت اچھا رہا اور اگر ہم اس کو اختتام بھی اگر اسی رویے کے ساتھ کریں تو مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر اپوزیشن کے مجرمان بھی میری بات سن رہے ہیں یا آپ کے توسط سے اگر وہ یہاں آئیں گے تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی کہ اسپیکر صاحب! کو وہ اس بجٹ کو بھی ہم اس کو اختتام ایک اچھے انداز میں آج کر لیں۔ میں media کا بڑا مشکور ہوں، سو شل میڈیا کا، خاص کر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا جناب اسپیکر صاحب! کہ انہوں نے بلوچستان کے اس پورے بجٹ کو cover کیا، سارے departments کے معاملات کو cover کیا، session کے معاملات کو cover کیا اور بلوچستان کے حوالے سے یہ جو آگاہی ہے جسے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جب اس mic پر بات کرتے ہیں، یا کسی بھی فلور پر بات کرتے ہیں، ہماری آواز کو آگے لے جانے میں جو سب سے بڑی معاونت ہے، وہ میڈیا کی ہے۔ تو میں میڈیا کے سارے groups کا یہاں بلوچستان کے خاص کراؤ کے جتنے بھی نمائندگان ہیں، میں آپ سب کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے اس بجٹ کو cover کیا۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پورے سال کو خیر سے ہماری عافیت، امن، بہتری اور خاص کر ان چیلنجز کا ہمیں آ کر سامنا کرنا ہوگا، اُس میں ہماری مدد فرمائیں تاکہ ہم بلوچستان کے لیے بہتر سے بہتر کام کر سکیں اپنی کارکردگی اور بہتر بنا کر آگے دھما سکیں۔ جناب اسپیکر صاحب! کسی بھی حکومت کے لیے اپنی کارکردگی کو بیان کرنا صرف اُس وقت ممکن ہو سکتا ہے۔ جب وہ اپنی کارکردگی کا comparison یا اُس کا ایک جو balance ہے، وہ اپنے ماضی میں اپنے ہی ایک دور میں اپنی حکومت کی ایک سال یادو سال کی کارکردگی پھر آ سکیں۔ میں یقینی طور پر اس پر یہ ضرور کہوں گا کہ گورنمنٹ جب ہم نے 2018ء میں منعقد کیا، یقینی طور پر ہر حکومت کے اپنے چیلنجز ہوتے ہیں۔ آپ جب وزیر اعلیٰ تھے آپ کے چیلنجز اپنے تھے۔ آپ سے پہلے نواب شاء اللہ صاحب تھے اُن سے پہلے ڈاکٹر عبدالمالک صاحب تھے اسی طرح جناب اسلام رئیسانی صاحب تھے۔ اور جوں جوں جتنے بھی، میرے والد صاحب بھی رہے ہیں۔ تو ہم جتنے بھی حکومتوں کا حصہ بنتے ہیں ہمارے اپنے dynamics ہوتے ہیں۔ کبھی law and order ہمارے لیے چیلنج ہوتا ہے کبھی poverty ہوتا ہے کبھی drought ہوتا ہے کبھی external affairs ہوتے ہیں اور بہت ساری چیزیں ہوتے ہیں میں حتیٰ طور پر کبھی بھی کسی حکومت کو

کمزور یا less performance نہیں کہتا کیونکہ ہمیں ہر حکومت کے اپنے معاملات کو دلکھ کر پھر کچھ فصلے اور پھر کچھ تجربے کرنے ہوتے ہیں اور جو شاید میں آپ کی جگہ ہوں آپ میری جگہ ہو یا میں کسی اور کی جگہ ہوں ہم ان کا صحیح تجربہ نہیں لگاسکتے ہیں۔ لہذا میں یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ ہم اس جو 2018ء کے بعد جس کے ایک governance set-up کے benchmaks گے جن کی اوپر آنے والی حکومت اپنی کارکردگی کو ایک base بناسکتے ہیں۔ اور وہ صرف اُس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب ہم officially کوئی چیزوں کی ترتیب دیں گے۔ اور جب تک اگر ہم اس طرح کی چیزوں کی ترتیب نہیں دیں گے۔ تو ہم بھی ایک طریقہ کارہم صحیح طریقے سے ہم بنا نہیں سکتے ہیں۔ میں عموماً دوستوں کو کہتا ہوں کہ جب ایک اسکول میں ایک بچہ ہوتا ہے ایک student ہوتا ہے کالج میں، یونیورسٹی میں ہوتا ہے، تو اُس کی marking جو سالانہ آتی ہے وہ کسی ایک performance پر یا ایک کمزوری پر نہیں آتی۔ اُس کے یونیورسٹی اُس کا ایک پورا تجربہ اُس اسٹوڈنٹ کا لیتی ہیں کہ initial year میں اس نے اپنے semester میں کیا کیا اس نے اپنے ٹیسٹ میں کیے marks لیے اس کی participation اپنے کلاس میں کیسی تھی اس کا روایہ کیسا تھا اس نے اپنے باقی midterm میں یا final term میں کس طرح final marks لیے۔ اور پھر تجربہ یہ پورے سال کا بن کر پھر اس کو marks دیتے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں میں سمجھتا ہوں نہ صرف بلکہ اس ملک میں اس چیز کا ایک بڑا فقدان ہے کہ ہم 10 میں سے 2 آدمی 2 کام صحیح نہیں کرتا اور 8 کام اُس کے اچھے ہوتے ہیں، ہم اُس 2 کاموں میں اس کو پکڑ کر اس کی پوری character کو خراب کرتے ہیں، اس محکمے کو خراب کر دیتے ہیں اور کہیں کہیں اس کا اٹک بھی ہوتا ہے کئی بہت سارے لوگ ہیں جو بہت کمزوریاں دیکھاتے ہیں، لیکن ایک کام اچھا کر لیتے ہیں وہاں اُن کی واہ واہ بہت ہوتی ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں، کہ ہمیں ان چیزوں کو اب بدلانا چاہیے ہمیں لوگوں کے لیے ایک بڑا holistic approach رکھنا چاہیے جہاں ہم ان کی ہر چیز کی performance کا ایک طریقہ کارہماں کیں۔ کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ہے یہ ادارہ ہے یہ کس کا کام کر رہا ہے اس کی کیا capias ہوئی چاہیے اس کے کیا کیا task تھے اس نے کیا ٹائم پر کیے ہیں؟ نہیں کیے ہیں صوبے کو فائدہ ہوا نہیں ہوا؟ یہ سب چیزوں کا تجربی کر کے پھر ہم اپنے ایک decision ڈیپارٹمنٹ کیں۔ اس سے فائدہ کیا ہو گا کہ آنے والے وقت میں جب کسی بھی حکومت کسی ادارے کسی ڈیپارٹمنٹ کسی انسان کسی Parliamentarian کسی منشی کی performance کے بارے میں بات کی جائیں گی تو وہ کم از کم اپنی پوری performance کے حوالے سے ہر چیز واضح کر سکیں گا اور کسی negative کا پروگنڈہ کا حصہ نہیں بنیں گا۔ اور جناب اپنیکر صاحب! ہم

نے بھی اسی طور پر سارے چیزوں کو آگے بڑھاتے ہوئے چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے چیزوں کو آگے لے گئے۔ 2018ء کی حکومت جب آئی، ہمیں یقینی طور پر بہت سارے چیلنجز تھے جیسا میں نے کہا کہ ہر دور کے اپنے چیلنجز ہوتے ہیں، ہمارے لیے توسیب سے بڑا۔

جتاب اپیکر: جام صاحب! sorry آپ کو مداخلت کر رہا ہوں۔ PTV کے ابھی تک انہوں نے Live اسکو چلانہیں رہے ہیں، اتنے important session کو۔ اور قائد ایوان اس پر speech دے رہا ہے تو پی ٹی وی کو ہم کہتے ہیں، کہ ان کو ہمارے اپنے چینل گورنمنٹ چینل ہمیں coverage نہیں دے رہی ہے باقی چینلوں سے ہم کیا امید کریں گے کہ وہ ہمیں coverage دیں گے۔ تو sorry جام صاحب۔

جامع کمال خان عالیانی (قائد ایوان): تو جناب اپیکر صاحب! ہماری coalition government اور ہم نے جب مشترک طور پر اپنی بہت ساری میٹنگیں اجلاس کیے تو ہمیں کچھ چیزیں ایسی نظر آئیں جن میں ہم سب نے مشترک طور پر یہ محسوس کیا کہ، governance, monitoring evaluation, reforms, laws کے ساتھ جب تک کہ کوئی حکومت نہیں کریں گی تو وہ حکومت اپنی کا کردار کبھی عوام کو ایک اچھے انداز میں بیان نہیں کر سکیں گی۔ آج اپوزیشن نے جس طرح leader of the opposition نے ایک بات کی "کہ جناب یہ ایک عوام دشمن بجٹ ہے۔" یہ دو الفاظ کہنے کو تو بہت آسان ہے لیکن اگر کبھی کوئی کسی سے بات کریں کہ جی اب عوام دشمن اگر ہے تو کن وجوہات کی وجہ سے ہیں؟ اور عوام دوست بھی ہے تو وہ کوئی چیزیں ہیں، جن کی وجہ سے ہم ان کو عوام دوست کہیں گے؟ میں کوشش کروں گا کہ ہماری گورنمنٹ نے ہماری cabinet parties نے مل کر جو یہ بجٹ بنایا ہے کہ ہمارے بجٹ کو عوام دوست کس طرح بنارہی ہے میں کوشش کروں گا کہ اس پر روشنی ڈالوں اور پھر یہ فیصلہ ہم عوام پر چھوڑیں پھر یہ فیصلہ ہم تجزیہ کار لوگوں پر چھوڑیں۔ پھر ہم یہ فیصلہ ان لوگوں پر چھوڑیں جو سوچ اور فکر رکھتے ہیں، جو لوگوں کے مسائل کو دیکھتے ہیں۔ جو ان مسائل کا شکار ہیں، اور اس کے بعد اگر یہ بلوچستان کی عوام یہ فیصلہ کرتی ہے کہ 2020ء اور 2021ء کا بجٹ عوام دشمن ہے اور دوست نہیں۔ پھر اس کے قصور وار ہماری گورنمنٹ ضرور ہوگی لیکن صرف میں مائیک پر آ کر یہ کہیں دوں کہ یہ عوام دشمن ہے اور پھر میں یہ بھی بول دوں کہ عوام دوست ہیں، تو یہ انصاف کا تقاضہ نہیں ہوگا جناب اپیکر صاحب! اسی طرح یہ چند چیزیں تھیں جو میں سمجھ رہا تھا جن کو آہستہ آہستہ جس طرح ہم جس پر ہم بات کریں گے جس پر ہم اپنی تجزیہ لا سکیں گے یہ ساری چیزیں ہوں گی۔ وہ ہوں گی؟ اُس پر ہم بات کریں گے۔ میں جناب

اپنی شروعات چونکہ ہمارا یہ دوسرا بجٹ ہیں، ایک طرح سے تیرسے سال کا دوسرا بجٹ ہے، کیونکہ پہلا بجٹ کچھلی گورنمنٹ نے کیا تو اس کے بعد ہم نے وہ پو، راجٹ چلایا اور اس کے بعد پھر ہم نے اپنا پہلا پیش کیا پھر آج ہم دوسرا پیش کر رہے ہیں، ایک طرح سے financial year ہمارا تیسرا ہے۔ اور اس کے بعد جو بھی آئے گا۔ اور ہم نے اس پورے سال میں کیا کیا ہم نے پچھے بجٹ میں کیا کیا؟ ہم نے وہ کون سے چیزیں تھیں جن سے ہم نے لوگوں کو ایک بہت بڑا relief دیا؟ ہم نے پیک کے لیے وہ کون سارے کام کیے وہ کوئی چیزیں تھیں جو شاید یہ حکومت اپنے حوالے سے بول سکیں۔ میں کوشش کروں گا اس کو دو حصوں میں تقسیم کروں۔ ایک تقسیم میں کروں گا development side میں اور ایک میں تقسیم کروں گا nondevelopment side میں عموماً ترقیاتی کاموں کو ہمیشہ سمجھا جاتا ہے کہ ترقیاتی کام ہی اصل ترقی کا ایک main وجہتی ہیں۔ لیکن کبھی بھی بہت سارے ایسے policy forums ہوتے ہیں آپ کے ضلع میں یہ کام نہیں ہوا جاتی ہیں، ہم اگر اپوزیشن بن کر بھی تقاریر کرتے ہیں، تو ہمارا محور ہمیشہ یہ رہتا ہے ”کبھی میرے ضلع میں یہ کام نہیں ہوا میرے ضلع میں یہ اسکوں نہیں دیا میرے ضلع میں آپ نے نہیں دیا۔ لیکن ہم کبھی policy making یا ہمارے departments کے جواباتی matters میں آن کی طرف ہمارا reference ایک بہت کم جاتا ہے، جناب اپنے صاحب! ماضی کی طرح ہم نے جیسے ایجاد کیشیں میں بہت سارے چیزوں کا ایک start ہوا۔ اور جس میں ہمارے کچھ ممبر بھی بیٹھے تھے۔ کچھ ایسے projects ہیں، جو long-term time ہوتے ہیں، جو کچھ start ہوتے ہیں، کچھ projects ہیں، جو forward initiate ہوتے ہیں، ہم آپ چاہے اس میں اگر آپ یہ سمجھیں کہ residential colleges کا ہوا آپ یہ سمجھیں کہ boarding schools کا ہوا آپ اس کے ساتھ اگر digital library کا سمجھیں آپ اس کے ساتھ مختلف چیزوں کے حوالے سے planning سمجھیں یا آپ کم از کم ان چیزوں کے حوالے سے سمجھیں کہ جو ضروری ہوتی ہیں، اس حکومت میں اپنی کوشش کی کہ ان چیزوں کو آگے کی طرف لے جاسکے لیکن ہم نے سب سے پہلے یہ محسوس کی جب تک کہ ایک structure، governance کا ہے اور plan یہ سارے چیزوں کو ایک منزل تک پہنچانے کے لیے بڑی مشکلات ہو گی تو ہم نے اپنی پہلی کوشش کی کہ ہم monitoring system کی accountability کو تھوڑا بہتر کریں۔ تاکہ ہم جن چیزوں کے اوپر کام کر رہے ہیں، اُن کا فائدہ کسی نہ کسی اچھے انداز میں چیزوں کو آگے لے جاسکیں اور اس میں جناب اپنے صاحب! یہ بلوچستان کی history

میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر ہم نے PSDP financial rationalization چیزوں کی کی میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس میں سے کچھ ایسی چیزیں ہیں، جو کسی نہ کسی وجوہات کی وجہ سے رہ گئی ہوں گی میں نہیں کہتا کہ ان میں بہت ساری چیزیں کمزور تھیں، لیکن اکثریت ہم نے دیکھا کہ اس پی ایس ڈی پی میں اکثریت ایسے ایکیموں کی ہیں، جو بہت عرصے سے چل رہی ہیں، کسی final stage پر نہیں پہنچتی ہیں، جن کا طریقہ کارٹھیک نہیں بنایا ہوتا ہے تو ہم نے ایک بہت بڑا step اس پر لیا جو آج تک چل رہا ہے لیکن ہم اس process کو total ختم نہیں کیا۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں، کہ شاید 6 میں پہلے جو ایک چیز ہمیں اس وقت بہتر نہیں گر رہی تھی، ہم نے اس کو cape اور دوسرا ایکیموں میں رکھا ہے جس پر باقاعدہ deliberation ہو کر اگر یہ صحیح آتی ہے تو ہم ان کو واپس بھی رکھ سکتے ہیں، اور اسی سلسلے کو بہتر کرنے کے لیے ہر ماہ ہمارے بہت سارے cabinet کے ممبران بھی بیٹھے ہیں، یقینی طور پر ہر میںی 20-2019ء سال کی ہیں، جو ہمارا ایک سال کا period ابھی گزرا ہے ہم نے اپنی پوری کوشش کی کہ اس PSDP کو ہم بڑا regular follow up کریں اور دیکھیں کہ کونے چیزوں کی DSCs ہوئی ہیں، کتنے PDWP's ہوئی ہیں، کتنے ٹینڈر ہوئے ہیں، کتنے اپنے tender stage کے بعد نکل کر work orders پر ground contractor کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں، کس طرح کر رہے ہیں suervision اُن کی کیسی ہونے چاہیے؟ CMIT کا اپنا role ہو، ڈیپارٹمنٹ کا اپنا کیا commissionerate role ہو، اپنا کیا feedback دے رہا ہے سو شل میڈیا سے ہمیں کیا feedback مل رہا ہے؟ یہ وہ سارے کام ہیں، جن کو ہم نے پچھلے ایک سال میں پوری کوشش کی کہ implement کریں تاکہ بلوچستان کا ایک ایک پیسہ جواب اس صوبے میں لگیں، وہ بہت حد تک ایک ابھی انداز میں لگیں اور رضائی نہ ہوں، اسی طرح ہم نے کوشش کی کہ ہم کچھ ایسے اقدامات اور بھی کریں جن سے ہمارا ایک mechanism کیا کچھ level پر چیزوں پر اس طرح سے دیکھا جائے کہ یہ گورنمنٹ اپنی ہر اسکیم کے لیے بڑی serious بھی ہے، پہلی دفعہ بلوچستان میں پی سی ون کے اندر GPS coordinate کا ایک ہم نے proposal float کیا۔ یعنی کہ اس سال سے پہلے اور اس سال کے جتنی بھی آپ کی اسکیمات ہیں، اگر ہم میں سے کوئی بھی یہ سمجھتا ہے کہ وہ ایک اسکیم کو بھی اس کی کم از کم location معلوم کر سکیں کہ یہ اسکیم پورے بلوچستان میں یہ اسکول یہ نالی یہ روڈ یہ پانی کی اسکیم کہاں بن رہی ہیں، تو وہ اس coordinate کو ڈال کر google map کی کسی اور map کے through کم از کم دیں سکتا ہے کہ اس پر اجیکٹ کی identification یہاں ہیں۔ جس سے ہمیں ایک اور بڑا فائدہ کیا جائے گا۔ کہ ہم جب ماضی میں اپنی اسکیمات کو بھی اسی format پر

لامیں گے انشاء اللہ اس پورے سال تو ہم پرانی اسکیمات اور نئی اسکیمات اور بنے والی اسکیمات جب تینوں کو ایک سال ڈالیں گے تو ہمیں tripling یا بہت ساری چیزوں کی طرف جو نشاندگی آتی ہے، ہم ان چیزوں سے بھی اپنے آپ کو بہتر کر سکتے ہیں۔ ہم C&W میں ایک بہت بڑا ایک اچھا نظام لارہے ہیں کہ ایک track system بھی ہم بنا رہے ہیں۔ کہ C&W ڈیپارٹمنٹ اب جتنی بھی روڈ بنائے گا اس کا باقائدہ ایک digital track بنے گا۔ اس digital track کا فائدہ یہ ہو گا کہ جب ہم ماضی کے دوسرے روڈ پر ڈالیں گے تو ہو سکتا ہے کہی کبھی departments غلط نام یا کسی اور طریقے سے اسی سکیم کو repeat کرتے ہیں، اور وہ ٹینڈر بھی کبھی کبھی ہو جاتے ہیں، اور کبھی کبھی دکھایا جاتا ہے ان پر کام بھی ہو چکا ہے۔ اب یہ ممکن بہت کم مشکل ہو گا کیوں کہ جب وہ اپنا پرانا نیا پی سی و ان لامیں گے اور جو اس بجٹ میں ہمارا پی سی و ن منظور ہوا ہے جب اس کا یہ tracking system روڈ کا اس کے ساتھ ملایا جائیگا تو وہ روڈ خود بتائیگا کہ یہاں پہلے کام ہو چکا ہے یا مزید اب کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے یا پی سی و ان اگر بنا بھی ہے۔ تو یہ کن وجوہات کی وجہ سے بنائے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہماری کوشش رہی ہے کہ ہم پوسٹنگ اینڈ ٹرانسفرز کو، میں داد دوں گا اپنے cabinet کے ممبران کو اور ہمارے جو ایم پی ایز میں انہوں نے بڑا سپورٹ کیا ہیں۔ بہت جگہوں پر جہاں یہ محسوس کیا ہے کہ ہم بلوچستان میں رہتے ہیں یعنی طور پر ہمارے پاس لوگ آتے ہیں۔ یہاں کے یورو کریٹ ہیں یا دوسرے لوگ ہیں یا سیاسی لوگ ہیں۔ ہر آدمی یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی ایسے جگہ پر کام کرے جہاں وہ اچھا پرفارمنس دکھا سکے۔ لیکن میں cabinet members کا بڑا مشکور ہوں اور ایم پی ایز کا بھی کہ ہم نے جب بھی کچھ فیصلے کیے ہیں اُن میں مشترک طور پر ان چیزوں کو کم از کم ایک benchmark ضرور بنایا ہے جو کہ ایک بہت اچھا استیپ ہے۔ اور یعنی طور پر جہاں ہمارے departments کی پرفارمنس اچھی ہو گی ہمارے آفیسرز اچھا پرفارم کریں گے، ان پر ایک accountability ہو گی ہمارے حقوق میں اس کا انشاء اللہ اس کی افادیت کو ہم اور بہتر ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم نے دو چیزوں کا ایک نئی شروعات کرائی۔ پہلے بھی ہوتی تھی لیکن کام نہیں کرتی تھی Unit Cheif Minister Development کے نام سے ہے، کہ جو کم از کم پورے صوبے میں مختلف اضلاع میں، departments میں چیزوں کو دیکھے کہ کیا پرفارمنس ان کی ہے، کیا نہیں کن چیزوں پر کی بیشی ہے۔ کبھی کبھی بہت سارے ہمارے ممبران ہیں، علاقے ہیں، ان کی چیزیں رہ جاتی ہیں، Follow-up ان کا صحیح نہیں ہوتا اس Mechanism کو بھی ہم اپنے governance structure میں پرفارمنس میں بہت بہتر لانے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اسی طرح سب سے پہلی دفعہ فائل tracking system کا

جو پہلی دفعہ بلوچستان میں ہم نے issue کیا ہے جس سے بہت چیزوں کو فائدہ ملا ہے، پہلے ہمیں کبھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ چیف منٹری اسکی بھی ادارے سے یا کسی departments سے ایک فائل ہے ایک سمری ہے وہ کہاں ہے کس کے پاس ہے، کس سیکرٹری کے table پر ہے، کس departments میں ہیں، کتنے دنوں سے، کب گئی تھی، کہاں تک process گیا۔ آج سیکرٹری صاحبان، منٹر صاحبان اپنے ہی room میں بیٹھے بیٹھے یہاں چیف سیکرٹری صاحب اور ہم سب دیکھ سکتے ہیں، کہ یہ متعلقہ فائل کس departments کے deskable کے کب department سے رکھی ہوئی ہے۔ اور پھر اسکی ہم ایک monthly sheet مکالے ہیں، جہاں باقاعدہ اس time گایا، کیوں اتنی دیری ہوئی، کیوں کہ ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ وقت کا ہے، کہ کام اگر دیری سے ہونے لگیں ان کے مسائل اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں، پوستنگ ٹرانسفر کہیں نہ کہیں حوالے سے ہم شاید اس پر گزارا کر لیں لیکن work processes department summary work ہو جائیں تو ان میں ایک بہت بڑی قباحت آ جاتی ہے اور اسکی Weal performance کو بڑا کرتی ہے۔ اور یہ شاید یہی وجہ ہے کہ الحمد للہ اس پورے سال میں تقریباً دو سال ہونے کو آئیں گے الحمد للہ ہم کوئی سائز چھ، چھ ہزار summaries اور بلوچستان گورنمنٹ process کے department اپنے کرچکی ہے ہمارے پاس ان سب چیزوں کا رکارڈ ہے، تاکہ یہ چیزیں تھوڑی بہتر اپنے انداز میں کر سکیں، جناب اسیکر صاحب! یہاں ایک بہت بڑا جو ہمیں ایک matte نظر آیا وہ divisional level district چیزوں کو follow up کے انداز میں تھا، کہ جہاں ذمہ داری دی جائے کمشنریٹ کو، ڈیپارٹمنٹ کے جوڑا کریکٹرز ہیں، ہمارے پاس کئی کمشنریٹ اور کئی کمشنریٹ لیوں پر ڈویژنل پر ڈیپارٹمنٹ کے افران ہیں، 20 گریڈ کے آفسرز ہیں، ایکر لیکچر کے ہوں گے، forest کے ہوں گے، سی اینڈ ڈبلیو کے ہیں، کچھ کام نہیں کرتے ہیں، یا تو ایکسین ڈائریکٹ کام کرتے ہیں، یا تو سیکرٹریٹ کام کرتا ہے، یا لوگ ان کا کوئی کام ان سے لیا نہیں گیا۔ اور ہم ابھی کوشش زیادہ سے زیادہ کر رہے ہیں کہ یہ ڈویژن میں ہمارے جو ڈیپارٹمنٹ ہیں، ان کی افادیت بڑھے یا اپنا کام زیادہ بہتر کریں، ان سے کام ان کو facilitate کریں گے تو یہ آگے جا کے کام بہتر کر سکیں گے، میں ایک چیز کی طرف Monitoring, evaluation, performance and جناب اسیکر صاحب! جہاں میں governanc کی بات بتا رہا ہوں، ساتھ ساتھ ایک بہت بڑا components کسی بھی حکومت میں development کا آتا ہے، اور ہر حکومت کو اس کے Benchmark سے ناپا

تو لا جاسکتا ہے، میں یہاں بیٹھے جناب ظہور بلیدی صاحب، پی اینڈ ڈی کو اور ڈیپارٹمنٹ کے جتنے بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ ہیں، میں ان کو داد دینا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پہلی حکومت ہوگی، جو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے PSDP میں سے ایک سال میں 70 ارب خرچ کر کے پورے سال میں جاری ہوں گے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) یہ ایک بہت بڑی achievement ہے، جہاں ماضی میں، میں سن رہا تھا جب ہم بجٹ پیش کر رہے تھے تو اپوزیشن کی طرف سے ہمیشہ آتا تھا "کہ پیسے lapse ہو جائیں گے پسے خرچ نہیں ہو رہے" تو الحمد للہ اس سال جب ہم 30 جون اپنا ختم کریں گے تو میں امید رکھوں گا ہمارا ٹارگٹ تقریباً 65 ارب ہم خرچ کر چکے ہیں، اپنی PSDP سے اور انشاء اللہ آنے والے دو تین دنوں میں کیوں کہ آخری دو تین دنوں میں والیم بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن اس دفعہ PSDP کے اخراجات میں ایک چیز بڑی مختلف دیکھنے کو ملی، جناب اسپیکر صاحب! آپ بھی حکومتوں میں رہے ہیں، کیا ہوتا ہے کہ graph جو خرچ کا ہے وہ ایسا دکھاتے ہیں، کہ مارچ تک ایسے لگتا ہے کوئی حکومت پسے خرچ ہی نہیں کر رہی، اچانک مارچ، اپریل، مئی اور جون میں جب آپ graph دیکھیں گے 55-50 ارب روپے نکالے جاتے ہیں، 40 ارب، 55 ارب بلکہ میں نے ایسا بھی data دیکھا ہے کہ کچھ حکومتوں نے آخری ایک مہینے میں 45 ارب بھی خرچ کیا ہے ہمارا آپ جب graph دیکھیں گے تو اس کا پہلی شروعات آپ کو اگست سے ملے گی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر یوں کر کرتے اس جون تک یہ پورا سلسلہ اپنے 70 ارب کو پہنچتا ہے۔ جو شوکرتا ہے system کی ایک Healthy System ہے کہ یہ حکومت آخری مہینے کی خرچ کرنے والی حکومت نہیں ہے اور ہمیں پتہ ہے کہ وہ خرچ کیسے ہوتے تھے، extra payment advance ہو رہی ہیں، payments ہو رہی ہیں۔ ان کے CMIT کے، بہت سارے inquiries چل رہی ہیں نیب کی چل رہی ہیں کہ جی آخری دنوں میں اتنی payments ہو گئیں۔ وہ یقینی طور پا اسی لیے ہی ہوں گی کہ جب پورے سال ہم payment نہیں کریں گے اور آخری دو تین مہینے میں اگر payments کرنی ہیں۔ تو الحمد للہ یہ سلسلہ جو ہم نے پچھلے سال اور یہ ریکارڈ ہوا ہے اور میں آپ کو بھی مبارکباد پیش کروں گا پورے اسمبلی کو کہوں گا۔ کہ میرے خیال میں یہ پورے پاکستان میں پہلی صوبائی اور پہلی وفاقی حکومت تھی جس نے جون 30 ختم کر کے پہلے 10 جولائی کے اندر اندر اپنے tender کیے جو کہ بہت بڑی achievement ہے۔ اور اس کا سہرا ہم سب اور اس حکومت پر جاتا ہے اس کے ممبران پر جاتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ وہ چیزیں ہیں، جن کو اگر ہم بروقت کریں گے تو آج ہم 70 ارب نہیں کل کو 200 ارب بھی خرچ کر سکیں گے لیکن اگر میں یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ اگر یہ COVID نہ ہوتا اور بلوچستان میں بیچ میں جو برف باری تھی وہ نہیں ہوتی تو ہم شاید مزید بھی خرچ کر سکتے تھے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں،

کہ تین مہینے COVID کے development بند ہو گئی تھی شروع کے دو، تین مہینوں میں تو بہت زیادہ ہو گئی تھی، پھر تیرے مہینے کھلی کہ جہاں پھر contractor بھی چلے گئے demobilize ہو گئے، n interactio ختم ہو گیا، اور پھر بلوچستان میں جو اس سال برف باری جس طرح ہوئی اس کی مثال بھی تقریباً ساٹھ، ستر سالوں میں بہت کم ملتی ہے جہاں تقریباً ان علاقوں میں بھی برف ہوئی جہاں لوگ سونچ نہیں سکتے کوئی جیسے شہر میں بھی ایسی برف باری ہوئی کہ کوئی بھی مفلوج ہو گیا تو اس کی وجہ سے بھی تقریباً دو مہینے ہمارے کام میں رکھے رہے تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں، کہ وہ دو مہینے کا عرصہ اور COVID کے اگر ہم دو، تین مہینے مالیں تو پانچ مہینے کا ٹائم ہیں tough لیکن اس کے باوجود ہم نے اپنی Healthy Expenditure Departments کی PSDP کی کر کے یہ پیسے عموم تک through contracts کاموں کے کاموں کے through services کے بلوچستان کے چیزیں کوئے کوئے کرنے تک ہر جگہ گئے، جناب اسپیکر صاحب! ہم نے صرف یہ نہیں کیا کہ ہر اپنی اسکیموں کو آگے بڑھائیں اور ماضی میں جن لوگوں نے اچھے پروگرام بنائے، جن حکومتوں نے اچھے پروگرام کیے ان کو ہم ایک ٹھنڈے ڈبے کے اندر بند کر دیں اور پھر اگلی حکومت پہ چھوڑ دیں، بلکہ یہ واحد میرا خیال حکومت بنی ہے جس نے اپنا ایک پروگرام بنایا، ہماری cabinet میں ہم ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ بیٹھے، اور ہم نے اچھی projects جن کا فائدہ بلوچستان کو، جس کا فائدہ ان علاقوں کو مل رہا تھا ہم نے ان کو بند نہیں کیا، بلکہ ہم نے ان کے متعلق پروویژن رکھی allocation رکھی اور ان اسکیمات کو بھی complete کرایا۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم نے 2003 سے شروع کیا۔ ہم نے 2003 کی بھی اسکیمیں complete کرائیں، 2004 کی بھی کرائیں۔ 2005 کی بھی کرائیں، 2008 کی کرائیں، 2010 کی کرائیں، 2011 کی کرائیں، 2012 کی کرائیں۔ کل جناب اسپیکر صاحب! اگر ہم اس کی لاگت لگا کیں اس حکومت نے تقریباً ایک سوا کاسی وہ بڑے کام جو چھلے 18 سال کے تھے ہم نے ایک سال میں complete کرائے۔ اور یہ میرے دوست اپوزیشن میں سے میرا خیال ہے ان کے points میں تھا کہ جی پرانے کاموں کو تو جی بالکل بھول گئے ہیں اور وہ کھنڈرات بنتے جا رہے ہیں۔ میں یقینی طور پر یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم نے ایک ڈیڑھ سال میں سب complete کر دیے۔ ہمارے پاس تقریباً 1500 اسکیموں کا ایک پلنڈہ ہے جو کہ ہماری نہیں ہیں، جو ہمارے ساتھ چل رہی ہیں۔ ہم ان کو دیکھ رہے ہیں، اسکا تجزیہ بنارہے ہیں اور جہاں چیزوں میں بہتری لانی ہے اس کو بہتر کر رہے ہیں۔ اور ان کو رکھ کے ان کو complete کر رہے ہیں، جناب اسپیکر صاحب! اس میں روڈر بھی ہیں، اس میں کالج بھی ہیں، اس میں ہسپتال بھی ہیں، اس میں سکول بھی ہیں، اس میں پانی کی اسکیمات بھی ہیں اور اس میں

بہت ساری چیزیں ہیں جن کو ہم کروار ہے ہیں۔ اور الحمد للہ انشاء اللہ، اللہ نے چاہا اس سال بھی ہم اس کی مثال قائم کریں گے اس کی مثال کو اور بہتر کریں گے تاکہ اس کا فائدہ حکومت بلوچستان کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے عوام کو بھی پورا جا سکے جناب اپیکر صاحب! جہاں ترقی کی بات ہوتی ہے، جہاں non developement کی بات ہوتی ہے اگر ہم institutional buildings، اداروں کی مضبوطی، اداروں کی بہتری نہ کریں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک صحیح جو معنوں میں چیزوں کو جس ادارے نے آگے لے جانا ہے اس میں ہم کی بیشی کریں گے ہماری گورنمنٹ نے ہمیشہ ایک stratgy بنائی ایک پلان بنایا کہ کون سے سارے کام ہیں جو ہم کریں، جو ہمارے بلوچستان کے چیزوں کو بہتر کر سکیں، ہم نے اس میں establishment of esstablishment، پہلی سروسر ہے پورے پاکستان میں جو حکومت بلوچستان کر رہی ہے، یہ ہماری بہت ساری باتیں شاید بہت سارے لوگوں کو پتے نہیں ہیں، لیکن یہ واحد حکومت ہے جس نے صوبائی سطح پر نیشنل ہائی ویز پر ایم جنپی سنیٹر ز لگائیں ہیں اس کی مثال آپ کو پورے پاکستان میں کہیں نہیں ملے گی۔ NHA کے ہوں گے یا کسی اور کے ہوں گے۔ الحمد للہ پی پی ایچ ای اور MERCK کے Through حب سے لیکر ژوب تک ہمارے یہ سارے سینٹر ز MERCK کے اور انہوں نے COVID میں بھی بڑی مدد دی، accidents میں دی ہے، snow میں دی تھی، برف باری میں، ان سب میں دیا تھا اور انشاء اللہ اس دفعہ اس سال ہم اس کو مزید آگے پھیلائیں گے۔ تاکہ پورے بلوچستان میں نیشنل ہائی وے اگر یہ کام کرتی ہے یا نہیں کرتی، ہم سمجھتے ہیں کہ اس روڈ پر چلنے والے مسافر حضرات جو اس روڈوں پر یا کسی بھی وجہ سے تکلیف میں ہیں ان کی تکلیف کو دور کرنے میں ہماری ذمہ داری ہے جس دن نیشنل ہائی وے اپنا کام پورا کرے گی اُس دن ہم اپنی ذمہ داری چھوڑیں گے جب تک وہ نہیں کرے گی ہم بلوچستان کے جتنے بھی مسافر ہیں ان کے لیے سہولت کو برقرار رکھیں گے جو کہ بہت بڑا cabinet کو اسکی appreciation جانی چاہیے۔ جناب اپیکر صاحب! اسی طرح ہم نے food authourity کا قیام کیا ہے۔ جو کہ بلوچستان کے لیے ایک زبردست چیز ہے۔ میں جناب منیر صاحب کو یہاں داد دوں گا کہ انہوں نے بڑی معاونت کی، اور یہ پہلی دفعہ بلوچستان میں یہ concept start ہوا، جناب اپیکر صاحب! اسی طرح ہمارے پاس یہاں بہت سارے اور بھی ایسی چیزیں ہیں جن کو ہم نے بہتر کرنے کے لیے لانا تھا جن میں ایک بہت بڑی چیز Social protection authority جس کا ہم نے قیام کیا ہے۔ اس Social Protection Authority نے ابھی تک اپنا کام اتنے انداز میں آگے نہیں کیا ہے لیکن ایک بہت بڑا کام ہے جو Social welfare کرنے جائے گی اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ایک Insurance of investment ہے جس ساصل اور وسائل کی ہمیشہ بہت سارے لوگوں نے بات کی ہے، ہم

ساحل اور وسائل کی بھی بات کرتے ہیں لیکن ہم اس بات کو ابھی تک نہیں سمجھے کہ ساحل اور وسائل میری اور آپ کی تقریروں سے اور میرے اور آپ کے یہاں شور کرنے سے ساحل اور وسائل ہمارے جو ہے نا وہ safeguard نہیں ہوتے، آپ کو قانون سازی کرنی پڑتی ہے اور اس حکومت نے قانون سازی کی الحمد للہ آج بلوچستان کی سر زمین کو آپ کسی بھی پیر و فی ملک کسی بھی کمپنی یا کسی بھی شخص کو نہیں دے سکتے جو ماضی میں نہیں تھا آپ کے ساحل وسائل، کا تحفظ کریں، یہ پہلی حکومت ہے جس منزل پالیسی سب سے پہلی دفعہ بنائی ہے ہمارے ساحل اور وسائل کیا ہے ہماری ساحل ہماری زمین ہے الحمد للہ اس کو ہم نے safe legislation کیا گیا، کیونٹ نے منظوری دی آج کوئی بھی بلوچستان کی ایک انجوں کو کسی بھی کمپنی یا کسی بھی انفرادی شخص جو پاکستان سے تعلق نہیں رکھتا جو پاکستانی نہیں ہے اُس کا مالک نہیں بن سکتا و سری طرح ہم نے اپنے وسائل کا تحفظ کس طرح کیا ہے آپ کے وسائل آپ کے منزل ہے جس کی ہم بات کرتے ہیں۔ اُس کے لیے ہم 2019ء کی پالیسی بنائی ہے تو ہم اس طرح ان دو چیزوں کی تحفظ کریں گے یا میں اور آپ روڈوں پر ڈنڈا لے کر کھڑے ہو جائیں ”کہ جی ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے“، یہ آج کل کی دنیا ایسی نہیں چلتی قانون سازی آج آٹھارہویں ترمیم اگر سب سے بڑا تحفظ حاصل ہے آج جو بھی چیز حکومتوں بناتی ہیں، قانون سازی سے بناتی ہے اور ہم نے اُسی کے لیے بہت بڑا step یا جناب اسپیکر! اسی طرح میں ایک ڈیٹا بڑا اچھا share کرتا چلوں گا جو کہ شاید اسی comparison میں کسی اور حکومت کے ساتھ بالکل نہیں کر رہا لیکن میں ڈیتا و سروں کا نہیں بتاؤں گا۔ لیکن اپنا ضرور بتاؤں گا کہ آپ کی حکومت کے ہم سب اس کا حصہ ہیں، الحمد للہ ان 22 مہینوں کے اندر ہم تقریباً آٹھ ہزار فائلز اور سری process کر چکے ہیں، ہم عموماً یہاں بہت سارے دوست ہیں وہ کہتے ہیں، کہ جی بڑی سستی آتی ہے بڑے کام کی چیزیں پھنس جاتی ہیں۔ میں اسی لیے کہہ رہا ہوں میں اس کے depth میں نہیں جاسکتا۔ اگر 22 مہینے کا benchmark گا دیں کہ چلے جی 22 مہینے میں ماضی میں کن حکومتوں نے کیا تو ہماری جو سب سے پہلی حکومت بنی، summaries کے حوالے سے ہمارے بہت اچھے محترم دوست ہیں، وہ یہیں تھے ان کے 5 ہزار تھے ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا دور آیا وہ تقریباً 4 ہزار تھے، شاء اللہ زہری صاحب آیا وہ 4 ہزار تھے۔ آپ کا چونکہ tenure بڑا کم تھا لیکن اُس کے حوالے سے بھی ratio بڑا اچھا ہے لیکن ہمارا 6 ہزار کے حوالے سے تھا۔ اس حکومت نے اپنی کارروائی ان چیزوں کے حوالے سے دکھاتی ہے۔ ہمارے کیونٹ ممبر کیونٹ meetings کتنی ہوئیں؟ اگر 22 مہینے کا formula گا ٹینیں چونکہ نواب صاحب کا ٹائم پانچ سال کا تھا اسی طرح جو دوسرا دور پانچ سال تھا۔ نواب صاحب کے دور میں 22 مہینے میں 16 ہوئیں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کے 10 ہوئے نواب شاء اللہ زہری صاحب کے دور میں 6 ہوئے آپ نے پھر بھی اچھا کیا

7 کے حوالانکہ 7 مہینے کا آپ کا tenure 6 مہینے کا الحمد للہ، ہماری حکومت نے 24 کی ہے ابھی تک جو کہ اُن سے دس کی بنٹ کے مقابلے میں زیادہ ہے، جناب اسپیکر صاحب! میں جس بات پر آنا چاہتا ہوں کیونکہ کل یہ شاید بولیں کہ جی ہم تو اس طرح کے پچاس کی بنٹ کر لیں ہم نے صرف cabinet نہیں کی ہے۔ جناب اسپیکر! cabinet کے اپنڈاز کیا تھے۔ کیبنٹ کے اپنڈاز پر اگر ہم آئے تو جو پہلی حکومت تھی انہوں نے 22 مہینے میں 150 اپنڈا کیے دوسرا حکومت آئی اُس نے 72 کیے تیسرا حکومت آئی انہوں نے 40 کیے آپ نے بھی اچھا کیا ایک سو دو آپ کے اُن سے بہت بہتر تھے حوالانکہ انہوں نے پانچ، پانچ سال ٹائم گزارے الحمد للہ ہم نے 390 کیے ہیں، جناب اسپیکر صاحب! یہ 390 اپنڈا کا مطلب ہے کہ ہر وہ فیصلہ جس کو own کیا ہے جس cabinet میں ترمیم کیا ہے جس کو issue کیا ہے جس میں اُس نے legislation کی ہے قانون سازی کی ہے معاملات کو حل کیے ہیں یہ 390 اپنڈا جن کی منظوری ہوئی ہے یہ اُس سے ہے۔ یقینی طور تھوڑا بہت balance اُن کو دوں گا۔ نواب صاحب کے نواب اسلام صاحب کے دور میں کیونکہ اُس وقت ہر فیصلہ cabinet کا نہیں ہوتا تھا۔ اُس وقت تک آج جو ایک سپریم کورٹ کا decision آیا تھا۔ اُس وقت بہت سارے فیصلے جو تھے وہ chief minister خود کیا کرتے تھے۔ لیکن اُس کے برعکس 390 کو تقریباً 22 مہینے میں کرنے کا میں شبابی ہمارے cabinet کے ممبر ان کو دوں گا۔ جنہوں نے 8,8 نہیں بلکہ 12,12 گھنٹے بھی cabinet کی meetings کیے ہیں کچھ back patients کے meetings کیے ہیں کچھ credit ہم اور آپ سب کو جاتا ہے کیونکہ ہم نے بلوچستان کے مفادات میں کیے ہیں۔ جناب اسپیکر! میں ریکارڈ پر بتانا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ number of Bills اور amendments ہیں۔ اُس کی طرف ہم آئے تو آج تک ہماری حکومت نے 32 ایسے amendments کئے ہیں جن کے اندر بہتری آنے کی کوشش کیں یہ بھی اسی گورنمنٹ کا ایک حصہ ہی ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ بتیں بتانے کا صرف مقصد آج کے دن یہ ہے کہ ہم کم از کم اُن چیزوں کے اوپر نظر پھیلائیں۔ کہ یہ وہ چیزیں ہیں، جن کو لوگ جب سنیں پھر وہ ہمارا تجزیہ کریں۔ پھر اپوزیشن کی بھی بات سنیں کہ اپوزیشن نے ان 10 دنوں میں وہ کون کون سی بتیں ہیں جن پر انہوں نے اپنی تقاریر کیں، آج ماشاء اللہ میڈیا ہے سوچل میڈیا ہے تو ہماری بھی تقریر یہیں رکھی جائیں گی۔ ان کی بھی تقاریر کھی جائیں گی انہوں نے جو ہم پر الزامات لگائے ہیں، ماضی کے ایک ڈیڑھ سال کے اور ابھی آگے لگانے ہیں، یعنی کہ جو کام ہم نے کئے ہی نہیں ان کے بھی الزامات ہم پر آگئے ہیں۔ تو کم از کم public یہ فیصلہ کریں کہ یہ بتیں ہوائی بتیں نہیں ہیں، میں کہہ رہا ہوں اگر cabinet کی meeting ہوئی ہے تو ہوئی ہے۔ اگر 390 اپنڈا ہم نے کیے ہیں، تو ہم نے کیے ہیں۔ اُن

میں اگر سب سے زیادہ legislation amendments کیے ہیں، تو ہم نے کیے ہیں سب سے زیادہ اگر ہم نے ایک working environment بنایا ہے تو ہم نے بنایا ہے، اُس کا credit تو کم از کم آپ ہمیں ضرور دیں گے strategy planning کی جناب اپسیکر صاحب! بڑی ضرورت ہوتی ہے کسی بھی حکومت کے لیے جو ہمیں بار بار یہ طنز بھی کہیجی ملتا ہے کہ یہ حکومت پتہ نہیں کیا کرتی ہے ان کے پاس نہ کوئی پالیسی ہے نہ ان کو کوئی strategy کا پتہ ہے نہ ان کو planning کا پتہ ہے میں اپنے آپ کو بڑا کم عقل سمجھتا ہوں میری کوشش اور دعا بھی ہے میں زندگی بھر کم عقل ہی رہوں تو زیادہ بہتر ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل مل دیا ہے وہ اس کا صحیح استعمال کریں اور آپ آئیں ہمیں صحیح بات بتائیں آپ کی اگر تجاویز اچھی ہو گی ہم نہیں لیں گے ہم یہاں بیٹھے ہی اس لیے ہیں کہ آپ کی طرف سے اچھی تجاویز آئیں۔ لیکن میں صرف کھڑے ہو کر یہ بولوں کہ یہ عوام دشمن بجٹ ہے۔ تو اس سے کوئی ظاہر نہیں ہو رہا ہے اور میں اگر یہ بولوں کہ یہ حکومت نالائق حکومت ہے، یہ بات کسی چیز کی دلیل نہیں بن رہی ہے۔ آپ بات کی دلیل دیں، ریکارڈ کی دلیل دیں، performance کی دلیل دیں، ہم آپ کی ہماری کمزوری ہے ہم اپنی کمزوری مانیں گے۔ لیکن جہاں ہماری کمزوری نہیں ہے جہاں ہم آپ کو convince کر رہے ہیں۔ اپنی performance بتا رہے ہیں۔ پھر آپ کو اس کو accept کرنا پڑے گا۔ جناب اپسیکر صاحب! ہم نے Gwadar master plan ساتھ سال سے بن رہا تھا اس cabinet نے منظور کی آج master plan final ہوا ہے، 7 سال بعد آپ نے initiative بڑا چھالیا۔ لیکن آپ سے پہلے 5 سال ایک حکومت دی ایک انجی بھی Quetta safe city اج اپنے جا کر کام کر رہی ہے۔ اپنے infrastructure کی طرف جاری ہیں جو کہ ایک بہت بڑا ضرورت ہے جناب اپسیکر صاحب! ہم نے 30 اضلاع کی master plannings کی طرف جاری ہیں، جس میں کوئی بھی شامل ہے اور بلوچستان کے بہت سارے ٹاؤن شامل ہیں جناب اپسیکر صاحب! urban services اور urban planning کو بہتر بنانے کے لیے باقاعدہ ایک پروگرام ترتیب دیا جا رہا ہے۔ ٹھیک اس میں کچھ delay آتی ہیں۔ کیونکہ urban planning ایک دن کا یا کوئی 6 مہینے کا کام نہیں ہے اس میں تھوڑا وقت لگتا ہے جس میں بہت بڑا کام آگے ہونے کو جا رہا ہے جو کہ بہت ضرورت ہے، پہلی دفعہ archaeological sites کو بہتر کرنا اُن کے لیے SNE منظور کرنا، اُس کے لیے روڈوں کو لے جانا یہ پہلی دفعہ کسی حکومت نے اس جامعہ انداز کا پروگرام بنایا ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو آگے جا کے بنانا بھی ہے اُس کو آگے ٹھیک بھی کرنا ہے۔ coast master planing development کا طریقہ کاروباریاں جیسی کیا وہ ہمیں قدرت نے جس ساحل اُس کا

وسائل ہم بات کرتے ہیں، اتنا بڑا 7 سو کلو میٹر سمندر دیا ہے لیکن اگر یہ ہمارے بلوچستان کی یوروزگاری میں اُس کے economic activity میں اور اُس کی دوسری چیزوں میں اگر افادیت نہ آئیں تو پھر ہم قصور وار ہیں کہ قدرت نے تو ہمیں بہت اچھی چیز دی ہے۔ لیکن میں اور آپ اُس پر بیٹھے ہوئے ہیں نہ کوئی کام کر رہے ہیں بس اُس پر تقاریر ضرور کر رہے ہیں۔ الحمد للہ پہلی دفعہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے ان چیزوں کے لیے ہمیشہ وفاق کی طرف دیکھا جاتا تھا کہ جی وفاق coast development strategy planning کا coast development کریں وفاق planning کا strategy planning کر سکتے الحمد للہ یہاں لوگ بھی ہے department بھی ہے طریقہ کار بھی ہے یہ پہلی دفعہ ہم نے master کی coast planning of the whole coast بنا یا ہے اور انشاء اللہ اس سال آپ دیکھیں کہ اس development پر ہم ایک بہت بڑی خطیر رقم ہم خرچ کر رہے ہیں، plan بھی ہم کر رہے ہیں، صحیح through Consultants کے through Architect کر رہے ہیں، اس کی strategy implementation کریں ہے اور انشاء اللہ اس ڈیڑھ دو سال میں جب لوگ بلوچستان کے ساحل کی طرف سفر کریں گے، ان کو بہت ساری ایسی سہولیت دیکھنے کو ملیں گئی جو نہ صرف ان علاقوں کی لوگوں کے لیے بہتری ہوگی۔ بلکہ جتنے بھی مسافر ہوں گے ان کے لیے بھی بہت بہتر ہوگی، جناب اپنیکر صاحب! چیزیں تو ماضی کی بہت ساری ہیں، میں نے ہلکے ہلکے طریقے سے چیزوں کو لے جا رہا ہوں ہمیتھے کے حوالے سے الحمد للہ کچھ ہم نے initiative لیا ہے جس میں بلوچستان کا پہلا کینسر ہسپتال ہے جس کو پہلے سال میں drug cadic emergency response centre کیا ہم نے inauguration کے addicts treatment centre کے حوالے سے ایک کوشش اپنی شروع کی ہے جو آگے کی طرف جائے early childhood concept telemedicine کا اپنا ہم نے کوئی میں شروع کیا جس کو ہم بڑھا کے انشاء اللہ اس سال اپنے دوسرے اضلاع کی طرف لے جائیں گے بلوچستان کے اندر poverty eradication initiative کے حوالے سے ایک پروگرام ہے، اُس کا initiative ہے۔ اسی طرح پچھلی cabinet نے بلوچستان میں سب سے پہلی دفعہ telemedicine کے چار ہم نے جو 's BHU کی جو completion کی تھی۔ وہ الحمد للہ اپنی announcement کی طرف ہیں وہ complete ہو جائیں گی۔ اور اُس کے بعد ہمارے جتنے بھی اضلاع ہیں بلوچستان کے ان سب میں ہم telemedicine کے achievement ہو گی۔ جو کہ بہت بڑی ہو گی شاید اپنے نوعیت کا بڑا کم ہو گا اس سروس کو پھیلائیں گے۔ جناب اپنیکر through girls colleges buses education میں اگر ہوں گا۔ جناب اپنیکر ہوں گا۔

اسی طرح cadet residential colleges ہوں کے حوالے سے، اسی طرح missing facilities wash-room，bathrooms provision of shelterless schools جو university finance کے حوالے سے commissions facilities ہوں، اسی طرح creation of facilities ہوں، اسی طرح ایک بہت بڑا ہم نے کام کیا تھا، کہ پچھلی حکومت نے صرف 50 کروڑ روپے universities کو دے رہی تھی، احمد اللہ اس حکومت نے آ کر اُس کو دو، ڈھائی ارب کی طرف لے گئے، یہ بھی اس حکومت کو credit جانا چاہیے جو اپنے بلوچستان کے students جو اپنے universities میں پڑھ رہی ہے۔ اُن کے بارے میں سوچ رہے ہیں ٹھیک ہے یہ وفاق کا subject ہے لیکن جہاں حکومت بلوچستان مدد کر سکتی ہے financially ہم کیوں اپنے بچوں کی سہولت کے لیے ایک قدم آگے نہ بڑھانے میں جناب اپنے! communication ایک بہت بڑا مسئلہ بلوچستان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ریکارڈ execution quality، quantity، length ہے اور انشاء اللہ ہمارے بہت سارے ممبران ہیں، اُن کے اضلاع بھی ہیں۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ بلوچستان میں تقریباً ڈھائی ہزار کلو میٹر سے زیادہ کا جو ایک length of roads ہیں، وہ اس حکومت نے initiative ہے لیا جس کا circle پھیلا ہوا تھا جس میں بڑے اور درمیانی روزِ زیبھی ہیں، جس میں چھوٹے روزِ بھی ہیں، اور عارف محمد حسنی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں بڑے اچھے انداز میں وہ اُن کی team monitoring quality کر رہے ہیں، assurance کے حوالے سے کہ جہاں انشاء اللہ اس ایک سال میں بلوچستان میں یہ جو روڈ بننے کے جوبنے جارہے ہیں، ان کی quality اور ان کے طریقہ کار کو آپ کسی بھی گورنمنٹ سے compare کریں گے تو آپ کو ایک بہت بڑا فرق بھی نہیں آئے گا جناب اپنے صاحب! ہم نے، حاجی طور صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، بلوچستان میں ہم کبھی کبھی بہت ساری چیزوں کی، بلوچستان میں industry تو ہے ہی نہیں ہے بلوچستان میں تو کاروبار بے گا بلوچستان میں تو کاروبار اس دو چیزوں ہیں، بلوچستان میں آپ کوئی plan کریں گے تو کاروبار بنتے گا بلوچستان میں دُنیا میں آپ امریکہ میں جائیں یورپ میں جائیں امریکہ میں جائیں، ہر چیز خود بنا شروع نہیں ہوتی۔ لوگ initiative لیتے ہیں۔ اللہ نے ہمیں ایک بہت بڑا سہولت دی ہوئی ہے لیکن ہم اُس پر باقی زیادہ کرتے ہیں، مشورے وہ بھی صحیح نہیں دیتے اور پھر تقید کے انبار بچھادیتے ہیں، احمد اللہ خضردار، لورالائی، والبندین میں marble city جو مجھے تو بڑی حیرات ہوتی ہے جن حلقوں کے لوگ خود حکومت کا حصہ رہے ہو اور اُن کے حلقوں کے اندر کی وہ marble بھی ہو اور پھر وہ zones بنائے احمد اللہ لورالائی میں خضردار میں اور والبندین میں اس کا کام اس سال سے شروع ہوا ہے اور ہم اس کو marble zone بنارہے ہیں، ان تین اضلاع کو جہاں

لوکل چیز بھی marble کی بھی ہے اور اس کا کنگ بھی ہو اور اس کی industry بنے اور اس پر ہم ایک بڑا incentive انشاء اللہ ہم آگے دیں گے، جناب اسٹریکٹر صاحب! اسی طرح ہم نے ایک SCC zones کا ہے جو حب اور بوستان کا ہے الحمد للہ یہ دونوں منظور ہوئے ہیں، ان کے منظور ہونے کے بعد وفاق سے چیزوں کی بہت بڑی investment کی تبدیلی یقینی طور پر بہت آسکتی ہے۔ socio-economic جس میں development Balochistan livelihoodj, enter-entrepreneurship کا ایک concept ہے۔ جو کہ ہمیں کبھی کبھی حیرات ہوتی ہے اس لیے میں بار بار repeat بھی کرتا ہوں کہ جی گورنمنٹ کو روزگار کے بار میں کچھ idea ہی نہیں ہے۔ socio economic indicator ہے یا GDP یا گیا یا levels یا indicator ہے۔ الحمد للہ یہ چیزوں ہم بھی پتہ ہے کہ کہاں poverty کے indicator ہیں، growth کے levels یا ہیں تو اس کے لیے بہت ساری ہم نے اسی چیزیں initiate کی ہے جو کہ ہمارے چیزوں کو بہتر کریں گی۔ جس میں capacity building ہے جس میں fund balochistan endowment ہے جو ہمارا ایک بہت بڑا ہے جس پر آج بھی میں کہتا ہوں۔ ہمارے اُن projects میں سیا یک project ہے میں credit دینا چاہوں گا۔ اسد بلونچ صاحب کو جو یہاں پر ہمارے minister ہے کہ پہلی دفعہ پورے پاکستان میں ایک mechanism کے تحت کینسر اور باقی patients کے جو علاج ہے گورنمنٹ خود کر رہا ہے۔ ہم نے یہ پہلی حکومت ہے جس نے 19 ارب سے زیادہ کی investment کی ہے جو اس طرح کے grant اور اس طرح کے چیزوں کو آج پورا کرتی ہے۔ تو آج ہر میہنے 10 سے 15 لوگ بلوچستان کے غریب لوگ جو 40 سے 50 لاکھ روپے کے expenditure نہیں کر سکتے۔ آج social welfare department کے توسط سے حکومت بلوچستان اُن اداروں میں اُن ہسپتاں میں ان کا پیسہ چھیختی ہے۔ اور آج تک تقریباً 400 سے 500 لوگ وہاں سے صحت یاب ہو کر اُن کے لیے پیسے دے کے اُن کی بہت بڑی مدد کی گئی ہے۔ جس کی مثال کبھی بھی ماضی میں نہیں ملتی ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ جناب اسٹریکٹر صاحب! اس طرح microfinance کا ایک پروگرام ہمارا پچھلے سال youth کا چل رہا ہے۔ جو industry اور دوسرے departments کے ساتھ ہے۔ اسی طرح ہم universal health coverage پروگرام کے حوالے سے ایک پروگرام ہمارا چل رہا ہے۔ جو خا خوت کا ہے جو اپنی نوعیت کا بہت مختلف اور الحمد للہ اس public micro financing میں اُس نے ہمیں مد بھی دی۔ جہاں ہم لوگ عام آدمی کے ساتھ کیونکہ ہر آدمی تو یہاں تو covid program میں اُس نے

اُن کو ملتا ہے جو کروڑوں روپے مانگتے ہیں۔ غریب آدمی کو تو کوئی پانچ روپے بھی نہیں دینا۔ یعنی کہ Loan یعنی والے بولیں گے ”کہ جی پر اپرٹی ہے، بینک بیلنس ہے، کار و بار ہے۔ اچھا جی! آپ کو 10 کروڑ دیتے ہیں“۔ ایک عام آدمی جاتا ہے ”کہ جی مجھے پچاس ہزار روپے چاہیے“۔ تو وہ کہتے ہیں ”صاحب آپ! یہ جگہ آپ کے لیے نہیں ہے کہیں اور سے قرض لے لیں“۔ بلوچستان حکومت نے یہ پہلی دفعہ ”پروگرام اخوت“ کے ساتھ شروع کیا ہے۔ جہاں لوگوں کو کم سے کم بیس سے تیس ہزار روپے قرضہ دیا جائے گا، اور زیادہ سے زیادہ لاکھ، ڈیڑھ لاکھ کا بھی دیا جائے گا، اور اس پر کوئی سود بھی نہیں ہے۔ تو یہ پروگرام اگر عوامی نوعیت کے نہیں ہیں تو میرا ایک بڑا سوال پیچتا ہے اور اس کا طریقہ کار انشاء اللہ بڑا اچھا ہے۔ ڈاکٹر امجد صاحب پورے پاکستان میں کام کر رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ ہم نے U MoU کیا، وہ خود آئے ہمارے کے cabinet کو انہوں نے presentation دی، الحمد للہ covid

میں بہت سارے گھروں میں وہ پیسے تقسیم بھی ہوئے بغیر سود کے، تو یہ socio-economic چیزیں ہیں جن کا ہم جو لارہے ہیں different اپنے projects کے حوالے سے جس کا فائدہ ہے sport کے حوالے سے تعلیم سپورٹ پر ہمیشہ بات ہوتی ہے کچھ دوست ایسے کہتے ہیں sport complex نہیں چاہیے۔ نہ ہوشاید کسی علاقے میں لیکن میں آج بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں خالق ہزارہ صاحب یہاں بیٹھے ہے، آج آپ ٹوی پر اعلان کر دیں کہ جس ملک میں یوتح 70 فیصد ہوا اور اُن کو بولیں جی آپ کا سپورٹس سے کوئی تعلق نہیں ہے گھر بیٹھ کے لڈ دیا تاش کھیلیں اور کرکٹ گراوڈ، جمنازیم، جم اور tracking ground، football soccer mechanism اور ہم سوچیں گے پتہ نہیں کس مخلوق کے لیے بنائیں۔ مجھے تو بڑی حرمت ہو رہی تھی، اور یہ بلوچستان کا باقی پروجیکٹوں کے ساتھ ساتھ انشاء اللہ، پچھلے سال ہمیں تھوڑی بہت مشکلات اس پروجیکٹ کو execute کرنے میں اس لیے صرف آئیں کہ اُس کا پیسی ون کا complex mechanism بہت tender ہو گا، اور میرے خیال ہر ضلع کا complex ہم نے اُس کا code الگ بنایا ہے اور الگ وہ آپ کا facility ہو گا، اس بجٹ میں آپ نے دیکھا ہوگا سے بلوچستان کے تقریباً 33 اضلاع میں جب یہ کام انشاء اللہ اس سال شروع ہونے جائیں گے، یہ ہماری یوتح کے لیے، اُس علاقے کے یوتح کے لیے ایک بہت بڑا میتھج ایک ہو گی جہاں ہمیشہ ہماری یوتح، جہاں ہمیشہ ہمارے player ایک ہی بات کرتے ہیں۔ کہ جی ہم ان کے ساتھ کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس نہ گراوڈ ہے نہ کھلنے کی جگہ ہے۔ آج بلوچستان کے جب انشاء اللہ و تعالیٰ چار سال بعد، پانچ سال بعد یہ 35 کمپلیکس سینفرز بنیں گے تو پھر بلوچستان اپنے پلیسِ رز بھی produce کرے گا ایک اچھا ماحول بھی بنے گا اور چیزیں بھی بہت بہتر ہوں گی۔ اسی کے ساتھ ساتھ اکھتر ف اسٹال کا کام، اکھتر ف اسٹال، ہم تو چار فٹ اسٹال کو بنیں

میں بنانے کے وادہ وادہ لیتے ہیں، جسے کے کچھ بھی گورنمنٹ نے لیے ہیں، اکھڑفت اسٹال جناب اپنے صاحب! پورے بلوچستان میں بن رہے ہیں، ان اضلاع میں بھی بن رہے ہیں، جہاں بیچاروں نے شاید flood light میں زندگی میں پہلی دفعہ دیکھیں ہوں گے آسٹر و ڈرف پہلی دفعہ دیکھیں گے ہم صرف تصاویر کے لیے پروگرام نہیں بناتے کہ میں چار کوئی نہیں میں اتنے بنا لوں اور پھر میدیا پر آجائے، میں اور خالق صاحب اور باقی کینٹ کے ممبرز اسے لے جائیں، چار تصویریں لے لیں ہم بولیں گے ”کہ جی ہم نے بلوچستان میں ترقی کر دی“، کھیل میں ہم نے جی دیکھیں فٹ اسٹال بھی لے آئے تو اگلا بندہ آئے گا ”کہ بھائی آپ نے فٹ اسٹال کرنے بنائے ہیں اور کہاں بنائے ہیں؟“ تو ہم بولیں گے ”جی چار بنائے“ ہم الحمد للہ، انشاء اللہ بلوچستان کا ہر وہ ضلع جس کے اندر رٹاؤں کیمیٹی موجود ہے وہاں ایک فٹ اسٹال آج بن رہا ہے جو کہ ایک بہت بڑی پیشافت ہے اسپورٹس کی طرف آگے جانے کے لیے۔ جناب اپنے صاحب اپنے بھائیوں میں دوست یہاں بیٹھے ہیں، پارٹی بھی اُس دن ایک غلط فہمی کا ماحول بن گیا تھا۔ جس میں میرا خیال ہے کچھ باتیں سمجھی گئیں کچھ نہیں سمجھی گی۔ لیویز کے لیے جتنا اس گورنمنٹ نے کام کیے ہیں، شاید کسی گورنمنٹ نے کیا ہو اور ضیاء لاٹکو صاحب یہاں بیٹھے ہیں، کیو آر ایف پی quick response force، کیو آر ایف پی quick response force کی بنی کب بنی اس حکومت میں لیویز کی بنی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ کہ لیویز کے اندر بھی ہو گی کماں و جیسی الحمد للہ بنائی۔ آج ان کے اندر wings investigation کا طریقہ کارہم کے اندر wings bomb disposal بن رہے ہیں، آج ان کے اندر wings investigation کا طریقہ کارہم بنارہے ہیں، آج ہم لیویز کا اپنا intelligence system بنارہے ہیں، یہ حکومت بنارہی ہے اور اُپر سے انہوں نے cut motion آئیں اور شاید سمجھنے کیا، میرے خیال سے زیرے صاحب پرانے پالیسیزین ہیں cut motion simple ایک مقصد ہوتا ہے کہ حکومت نے جو تجویز دی ہے ہم اُس سے اتفاق نہیں کرتے اور مجھے توجیہ تھی 90cut motion انہوں نے اُے ڈال دیئے یعنی کہ بلوچستان کا ہر ادارہ جس کے لیے ہم ایک تجویز دے رہے ہیں جس میں pensioner بھی تھا، جس میں عدالت بھی تھی جس میں لیویز بھی پولیس بھی تھی۔ کہتا ہے کہ سب میں کٹائی کریں۔ وہ شاید ان کے لیے cut motion مجھے لگتا ہے کسی اور نے بنائے ہو کسی اور کوڈ مدد دی ہوئی ہو۔ انہوں نے بھی print out نکال کے دے دیا ہو۔ عموماً بڑے سوچ کے دیے جاتے ہیں، ہمارے عوام ابھی تک cut motion نہیں سمجھتی cut motion اتفاق، گورنمنٹ کے اتفاق سے برکس ہوتا ہے۔ ”کٹوئی کرو“، کٹوئی کس کی کرتے ہیں، آپ جس چیز میں آپ کم ہی چاہتے ہیں، تو لہذا وہ تھوڑی یہ ANP کو غلط فہمی ہوگی لیکن بعد میں وہ دوڑھو گئی، ہم اُس میں یہ کہنا چاہتے ہیں، کہ ہم تو

لیویز کو بڑھا چکے ہیں، ہم لیویز کی پوسٹیں بڑھا رہے ہیں، ہم لیویز کی equipment بڑھا رہے ہیں، ہم نے اُنکے لیے equipment زیادہ لیے ہیں، تو یہ گورنمنٹ اپنا کام اپنی ذمہ داری میں weapons بھی زیادہ لے رہے ہیں، اُن کے اداروں کو مضبوط کر رہے ہیں، تو یہ law and order پر وہ بھی کر رہی ہے جناب اسپیکر صاحب! ہمارے لیے بڑا ضروری ہے کہ ہم ساتھ ساتھ اُن ساری چیزوں کی طرف بھی توجہ دیں جو کہ employment بھی بڑھاتی ہیں، یعنی کہ ہم نے پہلی دفعہ disabilities کے حوالے سے اپیشل لوگ کا کوٹہ، ہم نے بڑھایا اور اُس کی کوشش کی ایک practical کے لحاظ سے کر کے دکھائیں اور فناں ڈیپارٹمنٹ میں پہلی دفعہ 17 میرے خیال اپیشل لوگ بھرتی ہوئے تھے، جو ایک بہت بڑی بات ہے، فناں میں سول سیکرٹریٹ میں ان دونوں میں سے ایک تھا۔ اسی طرح بلوچستان entrepreneurship اور livelihood ایک پروگرام ہے جو تقریباً 06 ارب کا ہے وہ ہمارا چل رہا ہے۔ اسی طرح ہمارے بہت سارے ادارے ہیں جن کے اندر پوسٹ کی پوزیشن خالی تھیں وقت کے ساتھ ساتھ اُن کو بھی ہم fill کر رہے ہیں، اسی طرح ہم بہت ساری ایسی job opportunities سے پہلے میں آپ کو بتا چکا ہوں industry tourism ہے، ہم کام کر رہے ہیں، تاکہ وہاں کے لوگوں کے لیے ضروری نہیں کہ livestock سرکار میں سب لوگوں کی کھپت ہو آج بلوچستان کے اندر بیرون گاری لاکھوں میں ہے سرکار کے اندر job ہزاروں میں ہوتے ہیں، تو باقی کہاں جائیں گے ہم ان سب کے لیے سارے ventures کھول رہے ہیں، کہ آج یہ استیڈیم بنیں گے تو ان میں لوگ لگیں گے آج یہ footstalls بنیں گے ان میں لوگ لگیں گے آج بنیں گے بنیں گے coast-development بن رہی ہیں، ان میں لوگ لگیں گے۔ ہم ان کی ٹریننگ بھی کر رہے ہیں، ہم نے coast-development ایسے نہیں کی ہے، coast-development کے لیے ہم نے پیسی والوں کے ساتھ ایک agreement کرایا ہے جو ہماری بچی اور بچیوں کو training بھی دیں گے کہ آپ کے پاس یہ facilities ہیں گے تو آپ اُن لوگوں کو اس طرح ایک اچھی facility دے سکتے ہیں، جناب اسپیکر صاحب! اسی طرح branding پہلی دفعہ بلوچستان میں ایک بڑے level کا live expo ہم نے کا کرایا ہم نے ایک tourism کا کرایا جو کراچی میں ہوا جس کو لوگوں نے بڑا سر ہایا۔ اسی طرح ہم نے مائنگ conference یہاں کوئی میں کرائی اور اگر یہ covid نہ ہوتا اور اگر برف باری کا سیزن، یہ پانچ میئنیں ہوتے، الحمد للہ ہمارے چار پروگرام اس طرح کے بڑے پیمانے پر ہوتے اور بہت سارے لوگ جنہوں نے live stock expo کا دیکھا ہو گا وہ اس بات کی گواہی ضرور دیں گے کہ میں داد دوں گا اُس ڈیپارٹمنٹ کو

کے مٹھا خان صاحب ہمارے منظر ہے کہ ایک ایسے live stock پر ہو standard کی expo یا exhibition ہوا جو شاید کراچی اور لاہور میں بھی لگ بھگ تقریباً اسی level کی ہوتی ہے ہم نے کوئی کسر نہیں چھوڑا کہ بلوچستان کسی چیز میں بہت پچھپے ہیں، اور وہ کام جو اسلام آباد یا کراچی میں ہو سکتے ہیں کوئی نہیں ہو سکتے، الحمد للہ اُس کا بھی بڑا فائدہ وہ چلا، جناب اسٹائلر صاحب! اسی طرح بہت سارے women working development business incubation scientist hostels ایک پروگرام ہم لائیں وہ بازارا ہم ایک پروگرام لائیں، یہ وہ سارے ہیں اسی طرح mining concept market, Sunday Bazar میں الحمد للہ پچھلی cabinet سے پہلے اور آنے والے مینگ میں ہم انشاء اللہ for the first sector جس ساحل اور وسائل ہم بات کرتے ہیں، اُس کے حوالے سے جو ہم وسائل کا ایک mechanism time رہے ہیں، اُس پر بھی ایک بہت بڑا کام ہو سکتا ہے جناب اسٹائلر صاحب! یہ وہ چند باتیں تھیں جو 2019-2020 کی تھیں اور یہ کہنا اسی لیے ضروری تھیں اور بھی detail میں جا سکتا ہوں، میں اس میں دو گھنٹے اور بھی لگا سکتا ہوں لیکن مجھے پتہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہمیں چیزوں کو تھوڑا confined بھی رکھنا ہے کہ ہم نے ایک سال میں جو کارکردگی کی ہے جس کا مئیں نے آپ کو بھی مثال دی ہے یہ وہ چیزوں کی مثال ہے جو کہ basically ہمارے ایک main concept اگر آپ سمجھ لیں کہ وہ ہے جو کہ ہم لاتے ہیں۔ جناب اسٹائلر صاحب! اسی طرح performance میں کیا کیا۔ باقی چیزوں میں کیا کیا۔ cabinet میں ہماری کیا nondevelopment کیا رہی۔ مختلف بہت سارے issues ہیں۔ جناب اسٹائلر صاحب! اسی طرح ہمارے لئے ایک بہت بڑا ضروری ہے کہ ہم اس بجٹ میں کیا کرنے جا رہے ہیں ہمیں تو پہلے چلیں کوئی اس بات کو مانے یا نہ مانے میں نے ہمارے cabinet کے ممبران نے اپنی تقاریر میں ایک پی ایزنے بر احوال ان چیزوں کی تفصیل سے بیان کیا میں بہت ساری چیزیں شاید بھی اس میں miss کر رہا ہوں گا۔ لیکن میں اس بات کا تاثر دینا چاہ رہا ہوں کہ جن چیزوں کی طرف آپ ہمیں بار بار اشارہ کرتے ہیں۔ الحمد للہ ہم وہ کر رہے ہیں بلکہ اُس سے بہت بہتر کر رہے ہیں اور نہیں کہ حکومت ہم صرف اس لیے بیٹھے کہ ہم صبح دفتر جائیں، چائے پی کے واپس گھر چلے جائیں۔ ہم کسی نہ کسی activity میں صوبے کے چاہے اُس کی developments سے پالیسی سے، اُس کی future need performance سے ہو۔ اُس کے vision سے ہو۔ اُس کے طریقہ کار سے ہو۔ اُس کے need سے ہو۔ ان سب پر ہم کام کر رہے ہیں۔ کچھ چیزوں میں ہماری بہت بہتری ہو گی۔ کچھ میں کمی و بیشی بھی ہو سکتی ہے۔

کوئی حکومت ایسی دنیا میں نہیں ہے، چاہے آپ یورپ کی حکومت کی نکال لیں، امریکہ کی نکال لیں۔ تقید ہر جگہ اس کی گنجائش بنتی ہے۔ لیکن ہمیں اپنی تقید کے اندر بہتری لانی چاہیے۔ ہمیں تقید برائے تقید اس لئے نہیں کرنا کہ مجھے سردار صاحب اور مجھے اصغر صاحب اور مجھے قادر صاحب پسند نہیں ہیں۔ تو بس پسند نہیں ہیں۔ اور پسند نہیں ہے تو وجہ بھی بتاؤ کہ جی سردار صاحب اس لئے نہیں ہے پسند، کوسہ صاحب اس لئے نہیں ہیں پسند، کہ ان کا رو یہ ٹھیک نہیں ہے، ان کی بات ٹھیک نہیں ہے۔ ان کا میرے ساتھ رو یہ صحیح نہیں ہے۔ میں صرف بولوں ”جی مجھے پسند نہیں ہیں“ تو ان کو اگر آپ نے دلائل جب حکومت کے خلاف دیتے ہیں تو چیزیں بتاتے ہیں، تو ان میں دلائل ڈالیں کہ آپ کی حکومت اس لئے ٹھیک نہیں ہے کہ اتنے cabinet نہیں کیے، اتنے law اپاں نہیں کیے، اتنے آپ سے legislation نہیں ہو سکتی۔ آپ خرچ نہیں کر سکتے۔ psdp schemes execute صحیح ٹائم پر نہیں کر سکتے جو لای میں آپ نے پہلا ٹینڈر نہیں کیا آپ کی اپنی closing ٹھیک نہیں، fiscal policy پہلی دفعہ بلوچستان کی history میں پہلی دفعہ ہے کہ supplementary budget بلوچستان کے history میں سب سے ratio میں کم بناتے ہے supplementary جناب اپیکر صاحب! یہ جو باقی میں پتہ نہیں پچھلی حکومتوں میں رہے یا نہیں رہے بجٹ ہوتا تھا ایک کروڑ کا، دکھایا جاتا تھا supplementary میں کہ جی دوار بخراج کر چکے ہیں، ہمارا ٹوٹل supplementary اگر میں غلط نہیں ہوں، ظہور صاحب یہاں موجود ہوں گے، نمبر میں آگے چیچھے کر سکتا ہوں، ہمارا ٹوٹل supplementary شاید 07 یا 09 ارب سے اوپر نہیں گیا ہے پچھلی حکومتوں کا میں آپ کو ریکارڈ کھادوں 45 ارب، 40 ارب، 35 ارب، show supplementary budget، show تو یہ کیا financial terms میں تھا۔ اور کرتی ہے یہ show کرتی ہے کہ آپ نے جو پچھلا بجٹ بنایا، وہ بہت بہتر estimation budgeting ٹھیک کی اور yes ضرورت پڑتی ہے، covid آیا، برف آیا، بہت ساری ایسی چیزیں ہیں، جن کو ہم assume نہیں کرتے حصہ بن جاتے ہیں، یہ حکومت کا کام ہوتا ہے اور ان کو ہم آگے بڑھاتے ہیں، جناب اپیکر صاحب! ہم کیا لارہے ہیں، ہم residential colleges لارہے ہیں، polytechnic colleges لارہے ہیں، ہم بلوچستان کے مختلف اضلاع میں 20 اور 21 کی میں بات کر رہا ہوں ہم boarding schools لارہے ہیں، ہم جناب اپیکر صاحب! بلوچستان میں laboratories in each Two Hundred Two physics, biology, chemistry, girls inter fully established setups colleges B.S. میں میں ہے ہیں، ہم 14 ماڈل facilities کے لیے جہاں کوئی facilities college اُن ڈسٹرکٹس کے لیے جہاں کوئی facilities کے لیے جہاں کوئی facilities college

صاحب! ہم بلوچستان کے مختلف کالجز کے اندر جہاں پہلی دفعہ کسی بھی حکومت نے کیا ہو، سارے girls inter degree colleges میں convert کر رہے ہیں، بلوچستان میں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال تک کوئی بھی degree college inter نہیں ہو گا، انشاء اللہ سب degree ہوں گے اور ہمارا aim ہے کہ انشاء اللہ اپنے tenure کے آخر میں ہم بلوچستان کے سارے boys colleges کو بھی انشاء اللہ ہوں گے۔ جناب اپیکر صاحب! اسی طرح Hundred Schemes for provision of buildings for shelterless primary schools. Gwadar Institute of Technology, model building and additional facility of high schools in every district. یہ بھی ہمارے اس پروگرام میں شامل ہیں، اسی طرح آپ ہیلٹھ میں دیکھ لیں، Extension of Fatima Jinnah Hospital Quetta ہے۔ تفتان، نصیر آباد، چاغی اور جس طرح رکنی کی بات کی ہے سردار صاحب نے یہ ہمارے covid program میں اور جو دوسرے اسی طرح میرے خیال میں قلعہ عبداللہ کے حوالے سے، دوسرے اصلاح کے حوالے سے تھا۔ پہلی دفعہ hospitals بنانے ادھر بھی ہم جا رہے ہیں، ٹائم لائن سہولیات کے حوالے سے ٹیلی میڈیسین کا جو ایک پروگرام ہے، جو پورے بلوچستان کے کونے کونے میں جائے گا۔ اور ہم اپنی اٹرنسنیٹ کی اس facility ptc سے نہیں لے رہے یا کوئی بولے کہ جی ہاں 4G کا آپ نے کارڈ لگا دیا ہے۔ satellite facility سے بلوچستان کی سرو سوز ہم hire کر رہے ہیں کنسٹرڈ کے ساتھ، جو چار BHUs احمد اللہ PPHI نے complete کر لیے ہیں، اور یہ سارے آپ کے ہیلٹھ سینٹرز کوئٹہ میں یا ڈویژن ہیڈ کوارٹرز میں آپ کے جو بہتر کم از کم ڈاکٹر ہیں، ان کے supervision میں ہو گا جو وہاں بیٹھے ہوئے ایک nursing، dispenser، دائی یا کسی کو through online بتا رہے ہوں گے، مریض کو online دیکھ کے کہ اس میں کیا ہونا چاہیے۔ اور اس میں کیا problem ہے، کیا نہیں ہے۔ جناب اپیکر صاحب! اسی طرح خپدار کے اندر cardiac center کا قیام، اسی طرح تفتان کی میں نے آپ کو بات بتائی اور سب سے بڑی چیز بلوچستان کے اندر انشاء اللہ BSL-Labs کا قیام اور آٹھارب روپے post covid کے حوالے سے ہم جو ایک پلان بنانے جا رہے ہیں، جناب اپیکر صاحب! وفاق بھی ہمیں اس میں دے گی۔ لیکن ہم نے اپنے بجٹ میں صرف post covid mechanism کو منظر رکھتے ہوئے 108 ارب روپے صرف الگ اس میں رکھے ہیں، وہ hospitals، وہ labs، وہ باقی چیزیں سب BHUs الگ یہ صرف covid کے لیے الگ ہوں گی اس کے اندر تقریباً یہ 18 چیزیں ہیں، یہ جو بار بار ہمیں تھوڑا سا کہنے کو ملا ہے ایک ایئر ایمبو لینس کی پتی نہیں بات آئی اور

اُس بات پر انہوں نے کہا کہ جی ایمبو لینس نہیں ہے اور کسی نے کہا جی equipment نہیں ہے میں نے کچھ سو شل میڈیا پر سناؤ نہیں نے کہا جی ہمارے پاس توبنگ پوری نہیں ہے جی ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہم صرف ایمبو لینس خرید رہے ہیں، اور باقی کوئی کام نہیں کریں گے، ہم نے کہا کہ ایئر ایمبو لینس کا ہم option رکھ رہے ہیں، ہم نے final bھی نہیں کیا ہیں، اور اس کی وجہات میں آپ کو بتاوں گا ہم تقریباً 10 سے 12 ارب روپے بلکہ 14 ارب روپے ہیلتھ میں رکھ رہے ہیں، جن میں ہر چیز کو، ہتر کرنے کی طرف جائیں گے جس میں ہیومن ریسوس بھی ہو گا، residential bھی ہے equipment bھی ہے ambulances bھی ہے hospital bھی ہے اور باقی بہت ساری چیزیں بھی ہیں bases ہیں۔ ڈاکٹر ز کے offices بھی ہیں، اور نئے hospital بھی ہے اور باقی بہت ساری چیزیں بھی ہیں، جناب اپنے صاحب! ایئر ایمبو لینس ایک ایسی چیز آئی کہ جی ایک غریب صوبہ وہ ایئر ایمبو لینس، میں تو کہتا ہوں سب سے غریب جوانا بڑا ہو 44% پاکستان کا سب سے اگر logic اگر پورے پاکستان میں ایئر ایمبو لینس میں بلوچستان کی بات نہیں کر رہا ہم تھوڑا اسا اپنا ذہن کھولیں سب سے زیادہ اگر ہم اپنی سیاست کو سائیڈ پر رکھ لیں پورے پاکستان میں اگر ایئر ایمبو لینس کسی بھی حوالے سے ہو چاہے وہ سردار ند صاحب نے کہا کہ عقپے والی ہو چاہے ہیلی کا پڑھو چاہے کچھ بھی ہو سب سے زیادہ بلوچستان کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیوں؟ آپ تفتان سے کوئی نہ کسی مریض کو لے آئیں آپ جیونی سے کسی کو لے آئیں آپ ٹوپ سے کسی کو لے آئیں اسی طرح بلوچستان کے بہت سارے کوئی 14 گھنٹے کوئی 16 گھنٹے کوئی 18 گھنٹے کوئی 8 گھنٹے کوئی 10 گھنٹے، ہمارے پاس پرائیویٹ سیکٹر کے کوئی ہسپتال ہی نہیں ہیں، پورے بلوچستان میں وہ لوگ جو آج سو شل میڈیا پر چند سو شلست پورے پاکستان میں ہیں، ایسی بات کر رہے ہیں، کہ جیسے بلوچستان جو ہے وہ لا ہور، اسلام آباد، کراچی، سکھر، لاڑکانہ یا دوسرے علاقوں کی طرح ہے ہمارے صرف جو سارا burden ہے، ہیلتھ کا وہ سارا سرکار پر ہے ٹیسٹ سرکار، ایمبو لینس سرکار، کام سرکار، دوائی سرکار، تو یہ آپ دیکھیں Covid میں Indus hospital testing کر رہا ہے covid میں آغا خان، ضیاء الدین، لیاقت نیشنل اور نیشنل ہسپتال کر رہا ہے پورے کراچی کے تقریباً کوئی 30-25 ہسپتال ہیں سب covid کیلئے ٹیسٹ کر رہے ہیں، isolation بھی کر رہے ہیں، اور صحت کی سہولت بھی چارج کر کے یعنی فری میں کوئی نہیں کر رہا ہے پنجاب میں اسی طرح ہے KPK میں اسی طرح ہے بلوچستان میں نہیں ہے ہمارے پاس پرائیویٹ سیکٹر نہیں ہے، وہ سارا burdn ہمارے پاس آیا ہے تو آپ اپنے آپ کو ہم سے compare please نہ کریں، بلوچستان کے اندر human resource problem ہے private sector problem ہے investment problem ہے لیکن پھر بھی میں داد دوزگا ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کو ڈاکٹر ز کو جنہوں نے بھر

پور مخت کی اور جس طرح ہم نے کم از کم اپنے اندر وہ emergency situation create نہیں کیا جو ان کے پاس زیادہ created ہے جن کے پاس اتنی زیادہ سہولت ہے جناب اپنے صاحب! اسی طرح ہم سمجھتے ہیں، کہ communication infrastructure کیوں یہ جیسے کچھ لوگ کہتے ہیں، کہ communication کیوں آپ روڈ کیوں بناتے ہو، آپ دنیا کے کسی ایک ملک کی مثال لے لیں۔ کسی بھی ملک کی سوائے افریقہ یا دوسرے ملکوں میں جائیں دنیا میں change communication لاتی ہیں، چاہے وہ فون کی ہو، ٹرانسپورٹیشن کی ہو، ریل کی ہو، سول ایلوی ایشن کی ہو، یا روڈز کی ہو، اور جہاں آپ کے پاس communication کا نظام خراب ہے ہمیلت بھی خراب، ایجوکیشن بھی خراب، ایڈمنیسٹریشن بھی خراب، سو شل اکنا مک بھی خراب، زراعت بھی خراب، کیا وجہ ہے، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں ایک روڈ ہے یہاں سے تفتان، خاران کا روڈ خراب ہے میرے اور آپ کیلئے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم کوئی میں رہتے ہیں، آپ سوچھیں کہ اس اضلاع کے لوگ کچے سڑکوں پر اپنے ٹریکٹر کے ٹار بھی خراب کر رہے ہیں، مشینری کا پیسہ بھی دے رہے ہیں، convenience of road کبھی ہے ایک جنسی میں ایک بولینس حالت بھی بری ہے موڑ سائیکلوں کے ٹار بھی برسٹ ہو رہے ہیں، گاڑیاں خراب ہو رہی ہے ایک غریب آدمی میں میں جو 20-15 ہزار روپے کھاتا ہے، اپنے بچوں کیلئے کھانے پینے کا بندوبست کریں، کوئی اسکول کافیں دیں یا اپنے ٹار اور آئکل اور انجمن بنا تارہے جب اس کے پاس ایک اچھا روڈ آتا ہے، اس کے سارے 70% خرچے ختم ہو جاتے ہیں، میں نہیں کہہ رہا کہ 100 فیصد ختم ہوتے ہیں، 70 فیصد صرف آپ کا بچت ہوتی ہے صرف communication کی وجہ سے life کی وجہ سے خواتین ہیں مریض ہیں، اسی روڈوں پر آتے ہیں، آدھے روڈ تک اُن کی death ہو جاتی ہے لیکن ایک اچھا بلیک ٹاپ روڈ ہو تو مریض نج جایگا وہ ایک بولینس والا جوشاید فلاجی ادارے کے طور پر ہاں کام کرنا چاہتا ہے مثال ہے اسد بلوچ صاحب، زہری صاحب ایک ایک بولینس وہاں خود رکھنا چاہتے ہیں، لیکن وہ کہتے ہیں، کہ جام صاحب یہ روڈ تو ایسا ہے میں یہاں سال میں 10 ایک بولینسیں تو بدل رہا ہوں میں کہاں سے اتنے پیسے لاوں کے ایک ایک بولینس دوں لیکن آج ایک اچھا روڈ بننے گا تو شاید وہ ایک ایک بولینس جس نے 6 مہینے نہیں چلنا ہے 6 سال چلے گا، ہم شاید سمجھتے نہیں ہیں، کہ یہاں کاموں کا کیا فرق ہے وہ کہتے ہیں جی کہ آپ روڈ پر روڈ بnar ہے ہیں بلڈنگ پر بلڈنگ بnar ہے ہیں، کمیونیکیشن جیسی کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے آپ کا گیر لیکچر ٹھیک ہوتا ہے آپ کے لوگ officers جاتے ہیں آپ کے ہاں لوگوں کی آمد و رفت بڑھ جاتی ہے وہ land کی prices یہاں کچھ بھی نہیں ہے لوگوں کے آنے جانے سے ان کی قیمتیں اچھی ہو جاتی ہے جہاں زمیندار اپنا product شہر تک نہیں لاسکتا ہے وہ آرام سے ٹرک جاتا

ہے شہ زور جاتا ہے سوزکی جاتی ہے اور واپس آتی ہے تو روڈ ہمارا اسی لیے ایک میں مقصد ہے کہ بلوچستان access کا issue ہے اور بلوچستان میں جس دن انشاء اللہ اس روڈ کا نیٹ ورک ٹھیک ہو گا آپ دیکھیں گے کہ میں اور آپ بہت سارے آج موڑوے کی کیوں بات ہوتی ہے آج مری کی کیوں بات ہوتی ہے امریکہ میں ہائی ویز کی کیوں بات ہوتی ہے ملائیشیاء میں کیوں ہوتی ہے چاننا، جاپان، یہ ایسے نہیں بدلتے یہ آپ کی اندھیری کو بھی اٹھاتے ہیں، اور بہتر کرتے ہیں، جناب اپیکر صاحب! الہذا یہ بہت بڑی تعداد ہے روڈوں کی لیکن میں نے کم از کم یہ کہا کہ ٹھیک ہے مجھے کم از کم بڑے روڈوں کا بتا دیں کہ جن کی تعداد کم از کم تیس کروڑ سے زیادہ کی ہے وہ تقریباً ہمارے پاس 25 ایسے روڈ ہیں جو ایک روڈ کی قیمت 30 کروڑ سے زیادہ ہے جو محلوں کو نہیں ملا رہے ہیں جو ڈسٹرکٹ سے ڈسٹرکٹ کو ملا رہے ہیں تحصیل سے تحصیل کو ملا رہے ہیں، تین ڈسٹرکٹس کو بنار ہے ہیں، اور آپ انشاء اللہ دیکھیں گے آپ بھی سفر کرتے ہیں، آپ کا ضلع ایسا ہے ہمارے سب کے اضلاع ایسے ہیں، جہاں لوگوں کو بڑی مشکلات ہیں وہ اس چیز سے بہت بہتر ہو گے جناب اپیکر صاحب! روڈ کا ہو یادوسر اہوسہ کی بڑی ضرورت ہے۔ میں یقینی طور پر ڈپٹی اپیکر صاحب! کی بات کو سینئنڈ بھی کروں گا۔ بننا چاہے سہولت کے بغیر کچھ نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو آپ تمباک کے افسر کو، ٹیچر کو بار بٹھا دیں ڈاکٹر کو سیکرٹریٹ کے ملازم کو دھوپ میں بیٹھا ہو ٹیبل بھی نہ ہوا سٹیشنری بھی نہ ہوا مام اچھا کریں۔ ممکن ہی نہیں ہے۔ مجھ سے اور آپ سے بھی آپ یہ چھت لے لیں اور میں کہہ رہا ہوں کہ صرف دس منٹ کیلئے اے سی بند کر دیں آپ، یہ آدھا ہال ویسے ہی خالی ہو جائیگا۔ شاید تھوڑی دیر بعد میں پینے پوچھ پوچھ کے speech ختم کر دوں گا اور بھاگ جاؤں گا۔ سہولت بہت ضروری ہے۔

(خاموشی۔ آذان کی آواز)

قائد ایوان: جناب اپیکر! سہولت بہت ضروری ہیں۔ لیکن سہولت کو دینے کے بعد کام لیا جائے ہمارے اداروں میں بدستقی رہی ہیں کہ ہم نے invest کیا ہے infrastructure کی بات بالکل ٹھیک ہے اسمبلی ہو، اسمبلی سیکرٹریٹ ہو، اپیکر ہو، ممبر ان ہو، آج اگر ایک ایم پی اے ہاصل ہے تو وہ سہولت دے رہا ہے کیونکہ چند ممبر ادھر ہے آج سیکرٹریٹ کے ملازمین کے لیے کالونی ہو گی تو سہولت ملیں گی۔ اپیکر کا ہو، یا کچھ بھی ہو، ہمیں ان چیزوں کو لانا چاہیے ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ اپنے بجٹ کا پورا حصہ ہم ادھر خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں slowly gradually invest کا اندر کرنا چاہیے اور ہم نے اسی چیز کو جناب اپیکر صاحب! مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نہ صرف یہاں بلکہ concept لا رہے ہیں۔ ہم یہ concept لارہے ہیں، کہ ہر ڈپارٹمنٹ اپنی ایک بلڈنگ بنانے کا کہتا ہے اور اپنی ایک بلڈنگ بنانے کے لیے residential کا بھی کہتا ہے اضلاع میں بھی کہتا ہے

ڈسٹرکٹ میں بھی divisions میں بھی اور صوبے میں بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک بڑا اچھا concept ہے جی او آر کا اور میرا خیال شاید گورنمنٹ ہاؤسنگ میں سب سے اچھی جی او آر کا لوئی بڑی کھلائی ہے ہمارے ذہن میں ایک آئینڈیا ہے جس کو ہم انشاء اللہ اس سال پلان کر رہے ہیں، ہر ضلع کے اندر ایک جی او آر ہونا چاہیے۔ وہاں صرف ایک ڈیپارٹمنٹ کا ملازم یا چند ڈیپارٹمنٹس کے لوگ نہ ہوں، وہ ایک کا لوئی ہو، اس کا لوئی میں اس کی الٹ منٹ ہو پھر ہر ڈیپارٹمنٹ کو اپنا گھر بنانے کی ضرورت نہیں ہے ایک تو سب سے بڑا فائدہ ہوگا کہ ایک بڑے اچھے پیمانے پر 10-15 ایکٹر پر وہ بنیں گا وہاں اسکول آپ بنائیں وہاں ایک مسجد بنائیں officials کو وہاں کوارٹر الٹ کریں تاکہ وہ بھی ایک اچھے ماحول میں رہے ہمارے بہت سارے ایسے officials ہیں جو کئی رہ نہیں سکتے ڈی سی کرایے کے گھر پر رہ رہا ہے کی general prosecutor کے لئے بعض prosecutions کے لوگ، Law سے ہمارے لوگ ہیں، criminals کے کیس against کیس against کے لئے ہیں یا جن کے criminals against گواہی بڑے مشکل وہ پیدل چل رہے ہیں، نہ دفتر نہ گاڑی نہ گھر ہے اور ہم کہتے ہیں، کہ جی پر اسکیوشن برائے کمزور تھا جی اس دفعہ وہ کیوں نہیں کمزور ہو گا وہ پر اسکیوشن پیدل تور ڈپر چل رہا ہے اس کے ساتھ میرے خیال میں گاڑ بھی نہیں ہے اور آپ اس کو کہہ رہے ہیں، کہ جی یہ لینڈ مافیا اور یہ پتہ نہیں تنظیم اور فلاں تنظیم کے خلاف تم نے کیس اپنی عدالت میں بڑا مضبوط پیش کرنا ہے ہم پہلے اس کو terrorist secure کریں وہ کم از کم ایک ایسے محلے میں ایک ایسے کا لوئی میں رہے جہاں وہ secure fel ہے اور civics centers کر سکیں، جناب اسپیکر صاحب! تو ہم یہ پلان کر رہے ہیں، کہ اسی طرح residential centers کا ہر ڈسٹرکٹ میں ایک طریقہ کا رہے۔ آہستہ آہستہ اس کو پلان کر رہے ہیں، تاکہ آگے جا کر صحیح ہو گا ماحول بھی اچھا ملے گا۔ وہ، بیں، تمیں، چالیس offices ہیں ایک GOR جیسے محلے میں رہ رہے ہیں secure fel کرتے ہیں ورنہ کیا اس گلی میں کرایہ دار کے گھر میں ہیں کوئی کس کے گھر پر ہیں کرایہ پکا کر بیٹھا ہوا ہے insecure ہیں کوئی ماحول بھی نہیں ہیں پھر اسی لیے بہت سارے ابھی families اپنے officials کے ساتھ جاتے بھی نہیں ہیں کوئی میں بیٹھے رہتے ہیں feel کرتے ہیں ان کی jobs پران کا اثر آتا ہے out-come انکی بالکل کم ہو جاتی ہے لیکن جب آپ اس طرح کا ماحول جہاں جہاں دیکھیں گیا پر دیکھیں گے وہ آپ کا بہتر ہوتا جائیگا۔ اسی طرح ہمارے پاس جناب اسپیکر صاحب! ہم نے کہا کہ نئے districts میں جو نئے divisions یا created residential colonies میں ہیں یہ مسعود لوئی صاحب یہاں ہے اسی طرح ہمارے پاس صحبت پور کے سلیم کھوسے صاحب ہے اور انشاء اللہ آنے والے وقت میں

ہمارے قلعہ عبداللہ میں شایدی کران ڈویژن میں کچھ جگہوں پر نئے districts بنیں گے شیرانی ہو، ان جگہوں پر ان چیزوں کو ہم facilitate کریں گے سول سیکرٹریٹ آپ کا اتنا پرانا ہو گیا ہے سب، دن میں میرے خیال میں کوئی 10-8 ہزار آدمی سب سے زیادہ جو ہمیں پورے کوئی میں ڈرگ گیا تھا کہ کرونا کہاں ملے گا سول سیکرٹریٹ میں اتنی سی جگہ ہے اور پوری کوئی اس میں صبح سے لے کر شام تک اور کوئی جگہ نہیں ہے اس کو ہم بہتر کریں اس کو ہم تھوڑا expand کریں باہر کی طرف کچھ اس کے بلاکس ہم آرام سے لے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح کینٹ ہو یا اسمبلی، انشاء اللہ آپ کے مشورے کے بعد اس کو بھی ایک پلان کر کے ہم لے جائیں گے۔ جناب اپسیکر صاحب! اسی طرح ایریگیشن کا ہمارا پلان ہے کہ یہ ڈیلیشن میں نئے نئے ڈیزیز ہم نے کہاں بنانے ہیں۔ water monitoring instruments کی قیام کہاں کرنا ہے۔ کوئی کے لیے ہم اپنے فنڈز سے ایک نیا ڈیم بنانے جارہے ہیں جو سرہ ڈیم کے نام سے ہے جو کوئی میں ہے already ایک ڈیم ہے جس کو ہم اپنے فنڈز سے PSDP کر رہے ہیں، کچھ اور پروگرام بھی ہم کوئی کے لیے لے آ رہے ہیں، کہ کوئی کی جب تک وفاق کوئی ڈیم ہماری بنائے نہ بنا دیں، ہم اپنے کچھ ڈیم انشاء اللہ پا یہ تینکیل تک پہنچائیں گے اسی طرح ہمارے پاس جناب اپسیکر صاحب! ایک بہت بڑا ہم نے desilting of Patfeeder and Kirther Cannal component کا بھی رکھا ہے جس کا ایک بہت بڑا۔ ہمارا بلوچستان جو سب سے زیادہ گندم کی ڈویژن سے لیتا ہے وہ نصیر آباد کا ہے تو اس کے اندر اس چیز کو ہم بہتر کر کے آ گے لائیں، جناب اپسیکر صاحب! اسی طرح بہت سارے چھوٹے ڈیزیز ہیں، جو ایریگیشن سیکٹر میں بڑے ڈیزیز کے علاوہ چھوٹے سیکٹرز میں بھی ہم invest کر رہے ہیں، میراپنا ایک ذاتی تحریجی بھی ہے، کچھ دوستوں سے بات بھی ہوئی ہے، بلوچستان کا پانی بہت بڑا potential ہے اگر اسکو صحیح cape کیا جائے، Southern belt of Balochistan میں آپ نے دیکھا ہو گا سینٹرل میں بھی۔ اس دفعہ بلوچستان میں unprecedented بارشیں اور برف باری ہوئی ہے۔ جس کی مثال ماضی میں بڑی کم ملتی ہے۔ لیکن آپ کے پاس ڈیزیز ہوں گے اور ان ڈیزیوں میں دو تین سال کا یا تین چار سال کا پانی بھی اگر ہم safe کر لیں ہم بلوچستان کو ایک کسی اور لیوں پر لی جاسکتے ہیں کیونکہ اس کی زمین، اس کی پہاڑ اور اس کا طریقہ ایسا ہے، قدرتی طور پر کہ یہاں پانی کو 44 فیصد جب پورے پاکستان کا یہ زمینی حصہ ہے تو یہ بہت پانی اکھٹا کر سکتا ہے اور آج میرانی ڈیم دیکھیں، آپ شادی کو رہ ڈیم دیکھیں اسی طرح بلوچستان کے اندر دوسرے جو ہمارے ڈیزیز بننے ہیں، خضدار میں بننے ہیں، ژوب کے سائیڈ پر ہیں، کچھ بننے کی طرف جا رہے ہیں، قلعہ اللہ کچھ تو یہ ذخرازوں میں جب بھیں گے تو ان میں پانی آ کر جمع ہو گا جناب اپسیکر صاحب! اسی طرح ایک ہم کوشش کریں کہ معدنیات کی حوالے سے آپ بہت سارے

معدنیات ہیں جو اس صوبے کو اٹھا سکتے ہیں، لیکن اس میں گورنمنٹ نے سپورٹ دینی ہے مانزڈی پارٹمنٹ کو سپورٹ دینی ہے mine owners کو ماضی میں کوئی سہولت حالانکہ ہمیں بڑی رائماٹی دیتی ہے اب بلوچستان حکومت کو تقریباً سال کا 3۔4 ارب روپے 2۔3 سے چار ارب روپے مانزڈی پارٹمنٹ سے آتا ہے لیکن ہم نے کبھی ان کے روڈ بنائیں ہیں۔ ناں کبھی mine owners کو مشینری دی ہے، ناں subsidized rate facility کو کچھ دی ہے ناں ان کی کالویز بنائے ہیں، ناں ان کے لیے کوئی ہیلتھ سیکٹر میں کوئی کام کیا ہے اس سیکٹر کو بھی ہمیں promote کرنے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ mineral department سے بلوچستان بہت وابسط ہے اور وہ وابسطگی کو ہم نے بہتر کرنا ہے۔ الحمد للہ اس نئی دور میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے اپنی حکومت 90% share Beemak company خود بنائی ہے اس Beemak company کا ہے جناب اسپیکر صاحب! ہم اس پر 3.2 ارب روپے لگا رہے ہیں، لیکن یہ ماضی کی طرح ایک حکومت نے جس طرح ڈاکٹر شمر مبارک جب سے آئے ہیں، میں ان کا نام اسی لیے لے رہا ہوں کہ ان سے وابسطہ ہے میرا اُن سے کوئی بعض نہیں ہے کوئی عداوت نہیں ہے کہ ہم نے اُن کے حوالے دوڈھائی ارب کر دیئے، ہم نے کہا ”جاؤ ریکوڈ کٹھیک کر دو“، انہوں نے چار grader excavator کٹڑے دو کٹڑے ایک لوڈر پکڑا، 10 جز نیٹر لیے۔ آٹھ، دس کنٹیزر لیے، موقع پر پہنچ گئے ”ریکوڈ کہم آباد کریں گے“۔ جناب اسپیکر صاحب! آج جو کام ہم نے کیا ہے یا کرنے جا رہے ہیں اگر جناب اسلام ریسائی صاحب کے ذریعہ میں اُس وقت ہو جاتا آج یہ ریکوڈ ک بلوچستان کھلا رہا ہوتا بہتر کر رہا ہوتا ہمارا ریونیو اچھا کر رہا ہوتا۔ ہم جناب اسپیکر صاحب! آج بنایا ہے Balochistan Exploration Minning Company. زمین میں ہے کیا آج آپ پانی کا بور بھی کرنے جائیں۔ تو آپ کو ایک expert کی ضرورت پڑتی ہے ہمارے دیہاتوں میں وہ لکڑی اور لوہے والے کچھ ہیں، قدرت نے اُن کے جسم میں رکھا ہے تو وہ بھی ہم ڈھونڈتے ہیں، میں جام کمال یا ظہور بلیدی صاحب PHE کے بولے کروہ زمین پر نہیں پہنچ جاتے کہ جی یہ 800 فٹ کا کھڈہ کرو پانی نکالوں گا وہ آدمی آتا ہے چار دفعہ گھومتا ہے، دو دفعہ اس کو کرنٹ جسم میں لگتا ہے، چوتھے دفعہ بولتا ہے ”جی 6 سائیٹ ہیں، ان میں سے ایک ڈھونڈیں“، پھر بھی میں اور آپ سوچتے ہیں، بھی! قریب میں دوسرا ٹیوب ویل کہاں ہے، وہ بولے گا ”جی 100 فٹ پر ایک اور ہے، 500 فٹ پر صاحب کا باغ بھی ہے“، تو ذہن کہتا ہے کہ پانی نکلے گا۔ اب میں آپ کو بولوں آپ خاران کے ریگستان میں جائیں یا واشک کے ریگستان میں جائیں۔ اور میں آپ کو مشین دے رہا ہوں آپ کھڈا کھو دیں اور پانی نکالیں۔ کوئی بھی نہیں جائے گا۔ ریکوڈ اس لئے مشہور ہوا کہ اس کے جو دو پوائنٹس

ہیں۔ اُن پر ان کمپنیوں نے کچھ 100 ملین ڈالر لگائے۔ دریافت کیا انٹرنیشنل کمپنی نے مہر لگایا۔ آج کامیاب ہے آج اُس کاغذ کو لے کر ہم دنیا میں پھرتے ہیں۔ اور دنیا بھی تسلیم کرتی ہے ”کہ جی بالکل بلوچستان میں سونے اور تانبے کے ذخائر ہیں“، اور کس وجہ سے؟ اس روپرٹ کی وجہ سے۔ ورنہ آج بھی وہ تسلیم نہیں کریں گے۔ وہ روپرٹ کس طرح بتتی ہے؟ جب ڈھانی تین سال کی ڈرلنگ ہوتی ہے۔ اُس ڈرلنگ کی رزلٹ نکلتی ہے، پھر اُس کو ایک کمپنی authenticatel ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ ذخائر genuine ہیں۔ اور ہم ایسے ہی میدان میں گودگئے ”کہ یہ لوڈ اور یہ ڈپرٹھیک کر دیں گے اور بلوچستان واد واد ہو جائیگا، 10 کمپنیاں آجائیں گی“۔ جناب اپیکر صاحب! انشاء اللہ ہم اس 3 ارب روپے کو پہلے سال ڈپٹھارب روپے ہم ایک کمپنی بنا رہے ہیں اس کمپنی میں جیسے میں نے آپ کو بتایا 90% حکومت بلوچستان کے اپنے شیئرز ہیں۔ بورڈ میں سب سے زیادہ ہمارے ممبر ہیں۔ وفاق کو ہم نے صرف ایک supporting level پر اپنے ساتھ لیا ہے۔ جہاں ماضی میں تو 50%， 50% کی باتیں ہوتی تھیں۔ آج ہم نے 90% کھلے ہیں۔ اور اُن کو ہم نے 10، وہ بھی اس لیے رکھا ہے کہ وفاق ہم کیس میں یا کسی اور issues میں ہمیں sovereign guarantee کی ضرورت پڑیں گی۔ 10% ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم اس company form کریں گے۔ اس کا ایک CEO رکھیں گے۔ اس کا ایک mechanism بنائیں گے۔ اور یہ کمپنی اپنا excavation اور ڈرلنگ صرف کوئی حد تک اپنا کام کریں گی۔ اور اسی دوران انشاء اللہ آج دو point پر certification کی مہرگی ہے۔ جسے دنیا مانتی ہے۔ انشاء اللہ دوسال بعد، تین سال بعد ہمارے پاس sites ہوں گے جن کو دنیا تسلیم کریں گی کہ جس طرح وہ دو point ہیں یہ تیرہ point بھی اسی طرح ہیں۔ تب جا کر ہم یا خود کام کریں یا کسی کمپنی کو لائیں۔ یا جو mechanism بنائیں، وہ اُس کے بعد ہو گا۔ پہلے کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔ تو انشاء اللہ جناب اپیکر صاحب! یہ پورے بلوچستان کا ہے لیکن اس کی شروعات ہم چانگی سے کر رہے ہیں اور پہلی دفعہ میں نے جیسے عارف جان صاحب کو بھی کہا تھا کہ ہم اس کے اندر built in کر رہے ہیں۔ ویسے ہماری 2019ء کی پالیسی کے اندر built in ہے کہ ہم اس ایریا کو secure کس طرح کریں گے CSR کا کتنا پیسہ خرچ کریں گے۔ local jobs کتنی کو ensure کریں گے۔ ایریا کی ڈولپمنٹ کو کس طرح ensure کریں گے۔ اور یہ ساری چیزیں ہماری اس پالیسی کے اندر coverde ہیں۔ اور انشاء اللہ، جناب اپیکر صاحب! اسی طرح بات آئی ”کہ جی یہ حکومت جو ہے وہ لا یو شاک اور ایکیر لیکچر میں کچھ کام نہیں کر رہی ہیں اور اس حکومت کو پتہ بھی نہیں ہے کہ ایکر لیکچر میں کیا ہو رہا ہے اور لا یو شاک میں کیا ہو رہا ہے“۔ چونکہ ہمارے دوست ہیں میں صرف ایک تھوڑا سا تجویز بتاؤ۔ ہیلٹھ میں جناب اپیکر صاحب! پہلے سال کے

مقابلے میں 40% ہمارا بھی بجٹ زیادہ ہے۔ ایجوکیشن میں ہمارا 11% چھلی سال کے مقابلے میں ہمارا چھلا سال اور ہمارا چھلا سال دوسروں کے بھی والوں سے زیادہ تھا۔ چھلی سال کے مقابلے میں social protection میں ہمارا 62% بجٹ زیادہ ہیں ایگر لیکچر میں چھلی سال کے مقابلے میں ہمارا 17% بجٹ اس سال زیادہ ہے، جناب اسپیکر صاحب! ہمارے بہت سارے ایسے پروجیکٹ ہیں، جو وفاق کے ساتھ چل رہے ہیں اور ہم ان میں co - shering ہے اور وہ تقریباً 10-15 ارب سے زیادہ کے پروجیکٹ ہیں جس میں tunneling بھی ہے، نالیوں کو پکا ہونا ہے، PVC piping ہیں bubbles ہیں tunnel forming ہیں sprinkler system ہیں یعنی چلنے کے ساتھ ہے ہم نے پھر بھی اپنی initiative لیے ہیں، ہم گورنمنٹ آف بلوچستان اپنی جتنی بھی ان کی strengthening of laboratories میں جو ایک زمانے میں on form ہے، اب وہ چونکہ ہمارا شیرنگ ان کے ساتھ ہے ہم نے پھر بھی اپنی tunnel forming کے concept management ہے بلوچستان میں ہوتا تھا۔ چھلے 15-10 سال میں بالکل تباہی کی طرف چلا گیا۔ ہم اس کو بڑھا رہے ہیں۔ promotion کی tunnel farming کے لیے ہم نے پروجیکٹ رکھا ہے جو کہ بلوچستان کے اندر بڑا کامیاب پروجیکٹ جارہا ہے۔ اور خاص کر پشین، کوئٹہ، قلعہ عبداللہ، زیارت، ان دونوں سارے خضدار۔ خضدار میں تو نہیں ہے آپ کہہ سکتے ہیں قلات میں یامستوگ میں ہوگا۔ بہت کامیابی سے لوگ اب اس میں کھیرایا دوسرے vegetable گارہے ہیں، انکو بڑا فائدہ مل رہا ہے۔ cold storage ہم رکھ رہے ہیں، جس میں قلعہ سیف اللہ بھی ہے۔ جس کے اندر قلات بھی ہے، جس کے اندر ہمارے زیارت کا بھی ہے، date fruit plant کھجور جس کی ہم بہت بات کرتے ہیں۔ میرے ایک دوست نے بڑی صحیح بات کی، یہاں تربت والے دوست نا راض نہیں ہوں، پنجگور والوں کو credit جاتا ہے۔ تو مجھے انہوں نے کہا جام صاحب۔ کھجور ویسے تربت کا نہیں پنجگور کا ہے۔ جو مزاوتی کھجور ہے، بلوچستان میں اگر یا پورے پاکستان کسی ایک سکھجور کسی کا اگر آپ نام لیں کہ جس کی quality-wise بہت اچھی ہو، تو وہ پنجگور میں پائی جاتی ہے۔ تربت میں بھی بہت ساری warranty ہے، بیگم جنگی ہے، اسی طرح شاہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے بھی فارم ہیں بہت سارے۔ لیکن کچھ چیزوں میں پنجگور والے آگے ضرور ہیں۔ تو ہم وہاں پہلا خضدار میں ایک پلانٹ لگا تھا جس کو کر رہے ہیں انشاء اللہ ہم پنجگور کو بھی ہمارا plan ہے، کہ وہاں بھی ایک ہم پلانٹ انشاء اللہ لگائیں گے۔ seed agriculture department کی طرف registration ہے۔ جو کہ بہت اچھا ہے کہ جو seed ہمارے پاس آتی ہے، ہمیں پتہ نہیں ہے کہ 1 نمبر ہے، 2 نمبر ہے، 4 نمبر ہے، 10 نمبر ہے، لگائے جارہے ہیں۔

غیریب آدمی کے پاس پیسے ہی کچھ ہیں، وہ جا کے کوئی seed لیتا ہے، کوئی pesticide لیتا ہے، وہ بھی دونبڑوہ لے رہے ہیں، تین نمبر لے رہے ہیں۔ تو ایک تو پیسے ضائع، فصل ضائع، محنت ضائع، جب seed آپ کی ہوگی۔ تو آپ کے پاس genuine seed بھی آیے گا۔ اور genuine pesticide ہے۔ اور genuine equipment ہے۔ جو کم از کم یہ دوائی کی مانند ہے۔ آج بازار میں اگر دونبڑ پینا ڈول مل رہا ہو، میں آپ چھوڑ جن دن میں کھاتے رہیں کچھ اثر نہیں ہوا گا لیکن اگر genuine ایک دوائی گر آپ پینا ڈول کی مل رہی ہو۔ جو آپ کی پیسے بھی بچا لیکن اور آپ کو صحت یا بھی کر لیں گے۔ تو انشاء اللہ یہ seed certification کی طرف ایک یا ڈیپارٹمنٹ ایک پوری plan لارہی ہے۔ انشاء اللہ اس کو ہم execute کریں گے۔ اسی طرح جناب اپیکر صاحب! ہم veterinary institute انشاء اللہ ایک ذوب میں بنارہے ہیں مٹھا خان صاحب آج یہاں موجود نہیں ہے اپنے گھر پر ہیں ان کی طبیعت تھوڑی ناساز تھی جب تک انکا ٹیسٹ کلیر نہیں آتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے اور شفاء دے۔ اسی طرح ہم Artificial insemination concept کا network for genetic improvement in the province ہیں یہ بلوچستان کے لئے تھوڑا sophisticated ہم سب کے نام ہیں لیکن لا یو شاک اور ایک یا ڈیپر بلوچستان میں ایک بہت بڑا فیکٹر ہے اور یہاں کے لوگوں کی معیشت کے لئے۔ اور ہمیں ان آنے والے جو Covid post 2021 کے حوالے سے جو situation بن رہی ہے اور میں نے جیسے آپ کو جناب اپیکر صاحب! بتایا اسکواش ایک ایسا event ہے وہ جو بڑی اور میں یہاں مبارکباد دینا چاہونا گا جناب عبدالغفار ہزارہ صاحب کو۔ ان کے ڈیپارٹمنٹ کو۔ اُس دن دوست بیٹھے تھے دنیا میں Pakistan میں international squash players کھیلنے نہیں آئے۔ Quetta international players ranking professional ranking چار Quetta international players کے کوئی نہیں کھیلنے آئے۔ اور یہاں کوئی نہیں ایک دفعہ میں دو دفعہ آئے اور ٹورنامنٹ کھیل کر گئے۔ تو میرے خیال یہ بلوچستان کے لئے ایک بہت بڑی اعزاز کی بات ہے کہ وہ کہیں اور صوبے میں نہیں گئیں اور یہاں کھیل کے چلے گئے۔ اور ہم نے ان کے لئے بڑا اچھا program ڈیپارٹمنٹ نے کیا اور اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے انشاء اللہ Construction of squash academy complex Quetta. ہم بنانے جا رہے ہیں جو کہ میرے خیال ایک بڑی اچھی چیز ہوگی۔ اسی طرح ہم لوگ Construction of Shaheed Hussain Ali Yousaf Football Stadium Hazara Town, Shujaabad کا بھی

کر رہے ہیں، یہ بھی انشاء اللہ ہو جائیگا اور اسی طرح جو ہمارے باقی جو 33 complexes بننے جائیں گے۔ یہ بھی ایک کھیل کے میدان میں ایک نئی چیز لائیں گے۔ جناب اپسیکر صاحب! counter terrorism wing! ہمارا جس پر میں 70 کروڑ روپے صرف، حالانکہ صرف نہیں ہے، بہت بڑی رقم ہے۔ کہ ہم Multi-purpose Accommodation centers for Catering the Needs of Counter Socio-economic و Terrorism Wings، CTW، Quick Response Force(QRF) جو یہ پولیس اور لیویز کی حوالے سے ہیں، اس کے اندر ہم ایک بہت بڑی investment کرنے جارہے ہیں، تاکہ ان چیزوں کی بہتری ہو۔ Strengthening of security, surveillance systems and Unit کے لیے جو خاص ایک پروجیکٹ ہے جو 30 کروڑ کے لگ جگہ ہے یہ ہم ایک minorities کے لیے اپیشنل پروجیکٹ introduce کر کے آگے لے جارہے ہیں، جناب اپسیکر صاحب! چیزیں بہت ساری ہیں، جیسے کہ ایک loan for small businesses کا ایک پروجیکٹ لارہے ہیں، جو کہ بڑی اچھی نوعت کا ہے یہ تقریباً 25 ہزار families کے لیے ہوگا، 25 ہزار families کو loan دیا جائیگا easy on very easy interest اور یا zero interest کی طرف تج ہے، socio economic initiative، post covid relief. Health affairs Covid response related ہے، اس کو ہم لارہے ہیں، Balochistan civil employees کے حوالے سے ہم ایک پروگرام لارہے ہیں، اسی طرح CM microfinance ہم پہلی دفعہ لارہے ہیں، اسی طرح interest free loan for small businesses. جس کی بات ہمیں بار بار سنائی بھی جا رہی ہیں، انشاء اللہ اس سال ہم شروعات 50 کروڑ سے کر رہے ہیں، لیکن ہم اسکو بڑھائیں گے ایک ارب سے بھی انشاء اللہ آگے لے جائیں گے، یہ خاص ڈی دل کے حوالے سے جس کو ہم پروگرام میں انشاء اللہ ہم اپنالا رہے ہیں، food security revolving fund ایک ہم بنا رہے ہیں، جو ایک ارب سے ہم شروع کر رہے ہیں، اسی طرح ہم لوگ revenue generation districts جس طرح کچھ لوگ ہیں، وہاں بھی اچھی بات ہے مجھے کبھی کبھی کچھ ان کے ممبر زایسے ہیں، جو اچھی تجویز دیتے ہیں، حالانکہ یہ الگ بات ہے کہ ہمارے کینٹ کے ممبر ان اس چیز کو ہم لوگ پہلے سوچ کر اپنے کتابوں میں ڈال پچے ہیں، پھر ان کی تجویز آتی ہیں، پھر بھی آئیے بڑی بات نہیں اچھی بات ہے جناب اپسیکر صاحب! بلوچستان

کے بہت سارے ایسے اضلاع ہیں جو revenue generation کرتے ہیں، اضلاع میں نہیں کہوں گا میں علاقوں کے اندر بھی علاقوں کی بات کر رہا ہوں، یعنی کہ اگر آپ چانگی کہیں تو چانگی بہت بڑا ہے، لیکن چانگی میں اب اس stage میں فنڈز کہاں سے آ رہا ہے ہو سکتا ہے تفتان سے زیادہ آ رہا ہے اور آپ کا دالبندین سے یا شاید mines area سے تھوڑا سازیادہ آ رہا ہو۔ اسی طرح قلعہ عبداللہ کی بات کریں گے، تو آپ کوچن سے زیادہ مل رہا ہوگا، اس طرح اگر آپ سبیلہ کی بات کریں گے تو آپ کو حب سے زیادہ مل رہا ہوگا، اسی طرح خضدار کی بات کر رہے ہوں گے تو ہو سکتا ہے proper خضدار سے یا نال سے mining کی وجہ سے زیادہ مل رہا ہوگا، اسی طرح اگر ہم گوادر main کی بات کریں تو اور مارٹھ، پسندی سے کم گوادر شہر سے زیادہ ہوگا۔ تربت شہر زیادہ ہوگا، پنجگور کا بارڈر ایریا ہوگا، اور اسی طرح ہمارے زیارت capital کا اندر ہوگا، finance department نے ایک working کی، ہم نے کہا 15 ارب سے شروع کرتے ہیں، ہم 15 ارب کا ایک volume پیسوں کا سائیڈ پر رکھتے ہیں، یہ جو "others, others" کی بات کر رہے ہیں، یہ others کی میں یا اسی others میں شامل ہیں، جس پر کل leader of the opposition others کی بحث کی کہ جی پڑھنیں کیا ہے تو ظہور صاحب نے بڑا پچھہ انداز میں سمجھا نے کی کوشش کی۔ لیکن اب وہ کہتے ہیں، کہ میں نہیں مانتا اب کسی شخص نے اگر لال عینک لگائی ہو اور میں کہوں "کہ جی باہر موسم پیلا ہے یا اس طرح نظر آ رہا ہے، وہ کہے گا" جام صاحب! آپ غلط کہر رہے ہو باہر سب کچھ لال ہے۔ تو میں کہوں گا "جی خدا کے لیے یہ عینک اُتاریں پھر آپ کو شاید روشنی بھی نظر آئے گی" اگر opposition کہیں کہ ہمیں نہیں مانتا تو میں اور آپ یہاں چھومن تقریر کر لیں لیکن وہ کہے گے "کہ جی نہیں مانیں گے لیکن اگر مانا ہے تو پھر سننا بھی پڑے گا۔ آپ نے اگر تقدیم کی ہے، آپ نے چند چیزوں پر بات کی ہے تو پھر ہمارا بھی موقف سینیں اور دلائل کے ساتھ سینیں ہم آپ کو ہوائی فائرنگ کر کے یہاں بات نہیں سمجھا رہے ہیں کہ جی ہم یہ کہر رہے ہیں، ہم وہ کہر رہے ہیں، ہر چیز to the point mention کر کے میں آپ کو بتا رہے ہیں کہ وہ 15 ارب اس جگہ خرچ ہوگا جہاں سے بلوچستان حکومت کو یونیو بلوچستان کو کوئی سے ملتا ہے تو ہم نے سب سے زیادہ ریونیو بہت سارے لوگوں کو پڑھنیں ہو گا سب سے زیادہ ریونیو بلوچستان کو کوئی سے ملتا ہے تو ہم نے کہا کہ ہم اس 15 ارب کو اس انداز میں خرچ کریں گے کہ وہ جو ریونیو یا اس جگہ کی آمدی ہے اسکو ہم بہتر کریں۔ کیونکہ اس کو آپ جتنا بہتر کریں گے ہو سکتا ہے وہاں سے آج اگر 10 کروڑ آ رہا ہے تو ہو سکتا ہے وہ 20 ہو جائیں، کہیں سے 30 آ رہا ہے تو 60 ہو جائے، کہیں سے 2 ارب آ رہا ہے ہو سکتا ہے 4 ہو جائے، اور یہ صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم ادھر invest کریں، جب ہم ادھر کے بھی روڈ ٹھیک کریں گے وہاں کے

بہتر کریں گے وہاں کے سہولت کو بہتر کریں گے کیونکہ بلوچستان کا جناب اسپیکر! جو سب سے بڑا challenge اس آنے والے ایک دو سال میں ہوگا، وہ دو چیزوں پر ہوگا، یوروزگاری کو، socio economic کو بہتر کرنا اور آمدنی کو اگر آپ کی آمدنی بیٹھی ہے پھر ہمارے خیال میں ہمارے پاس پیش کی بھی پیسے نہیں ہوں گے لیکن ہم نے اگر انی آمدنی پر نہیں سوچا تو ہم اسی لیے اس سال کا ٹارگٹ میرے خیال یہ بھی اس گورنمنٹ کو کریڈٹ جاتا ہے ظہور صاحب اور ان کی BRA team, finance, کو جاتا ہے۔ 7 ارب سے شروع ہوا 11 پر پہنچا۔ الحمد للہ ہماری کلوزنگ self-revenue کی 25 ارب اس سال ہوئی ہیں، جو کہ ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے، جو ہم نے achieve کیا۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) اور انشاء اللہ الگ سال کے لیے ہم اس کو 45 ارب پر fore-see کر رہے ہیں، کہ حکومت بلوچستان کم از کم ہماری ٹیم ہماری کی بنیت ہماری پارٹیز کا یہ مؤقف ہے کہ ہم بلوچستان کے روپیوں کو اپنے آخری term میں جب پہنچیں، تو ہم اس کو کسی بھی طریقے سے کوشش کریں 70-60-50 ارب تک لے جائیں جو شاید 4-3 سال پہلے صرف 7 ارب تھے تو جناب اسپیکر صاحب! یہ وہ investments ہیں، جو بار بار کہہ رہے تھے ”کہ جی! آپ کو کچھ علاقوں میں خرچ کرنا چاہیے جہاں سے آپ کو آمدنی ملتی ہیں“، ہم نے پلان اور فارمولہ بھی بنالیا اور انشاء اللہ بھی ہم اس کی خرچ کرنے کی طرف بھی انشاء اللہ ضرور جائیں گے جناب اسپیکر صاحب! اسی طرح باقی چیزوں کی ساتھ ساتھ جو میں نے آپ کو بات بتائی وہ تھی disaster management village کی ہمارے تھوڑے بہت، میں عزت سے اُنکو دیکھتا بھی ہوں کہ اُن کی عزت بھی ہے اور ایک اپوزیشن میں، بڑی سچی بات کرنے والے ہیں، ہمارے قلعہ سیف اللہ کے جو ایم پی اے ہے، اُن کو شاید انہوں نے بہت سارے ضلعوں کی تعریف بھی کی ایک بات ان کے ذہن میں نہیں تھی ”کہ جی! آپ شاید وہ disaster management village کا ایک ہے۔ وہ قلعہ سیف اللہ میں آپ شاید نہیں بنائیں گے یا اُس ایریا میں نہیں بنائیں گے“، جناب اسپیکر صاحب! ہمارے پاس بلوچستان میں ایک دفعہ ہم نے دیکھا کہ جب برف باری ہوئی تو بلوچستان کے بہت سارے روڈز، علاقے، Highways ڈیرہ مینی منقطع ہو گئے، کوئی نیشنل ہائی وے سے دوسری چیزوں میں پھر ہم نے الحمد للہ اس سال ہم نے snow concept ہمارا تھا پچھلے سال الحمد للہ وہ اس سال پورا بھی ہو جائیگا Covid 19 میں تھوڑی بہت shipment delays کے برف باری کی کچھ equipment ہم نے لیے، کچھ آئے بھی ہیں، کچھ زیادہ تر بڑی کھیپ آبھی رہی ہیں، انشاء اللہ اس مہینے تک آ جائیگی۔ کہ ہم کوئی پر اپنا انحصار ہمیشہ نہ رکھیں کہ ہر چیز تمبو بھی کوئی سے جائیں، blanket بھی کوئی سے جائیں، PDMA کی ڈبے بھی کوئی سے جائیں، دوائی بھی یہاں سے جائیں انشاء اللہ اس سال ہم نے پلان

کیا ہے کہ جس نوعیت کا PDMA بڑے انداز میں کوئی نہیں ہے، ہم بلوچستان کے ہر ڈویژن کے اندر اور اس جگہوں میں جہاں بہت ضرورت ہیں وہاں ایک اسی کا replica کا چھوٹا ایک بنائیں گے تاکہ کل کوفور آئیر جنپی میں اگر اس ڈویژن یا ڈسٹرکٹوں میں کسی چیز کی سیلا ب، کوئی ایسی وباء، بارش، طوفان، زلزلہ یا برف باری کی ہو تو کم از کم وہ چھوٹی ٹیکنیکی وہاں ہر لحاظ سے تیار ہوں اور فوراً آئیر جنپی relief کے لیے لوگ بھی وہاں جاسکیں۔ اور وہ لوگوں کو کوئی مدد بھی دیں سکیں تو انشاء اللہ ہم نے اس کو تقریباً اس پروجیکٹ کو ڈیڑھ ارب سے شروع کر رہے ہیں، اور امید ہے کہ انشاء اللہ اس سے بھی لوگوں کو ان ہائی ویز کے اوپر بڑی ایک سہولت بڑھے گی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔

جناب اپنے صاحب! ہمارے پاس public finance management کا ایک پہلی دفعہ ایک پروگرام ہم لارہے ہیں جو تقریباً کوئی 70 کروڑ کا ہے۔ concept parks ہم لارہے ہیں، جناب اپنے صاحب! ہم ایک GIS integrated computerisation of urban immovable property online system۔

کہ جی یہاں ایک پلات ہے یہاں تھا، کچھ تو ایسے بھی افسران ہمارے تھے کہ وہاں مینگ میں بیٹھے تھے کچھ ایسے پر اپنیاں حکومت بلوچستان کی نکل آئیں تو انہوں نے کہا ”جی ہمیں تو پتہ نہیں تھا کہ یہاں بھی پر اپنی ہیں“ تو آپ کوکس طرح اگر آج اربوں روپوں کی properties ہیں، کچھ پتہ نہیں ہے کہ ہر ہیں، اور اگر پتہ بھی ہوں گے تو اتنے بڑے پندوں میں ہوں گے اُس کو کوئی دیکھنا بھی نہیں چاہے گا تو ہم ایک GIS format پر پورا ایک سسٹم انشاء اللہ اس سال اس کو complete کرنے جائیں گے کہ بلوچستان حکومت چاہے اُس میں بلدیات ہوا ور ڈیپارٹمنٹس ہو، اس کی properties پورے صوبے میں کھڑے ہیں۔ کوئی جگہ پر ہیں۔ کس موضع میں ہیں۔ کس ڈسٹرکٹ میں ہیں۔ کہاں کہاں ہیں۔ map میں کیسے نظر آئیں گی سیلابیٹ میں کہاں سے نظر آئیں گی وہ سب انشاء اللہ اس کیلئے ایک ترتیب آگے جائیگی ہم ایک women internship program for graduate girls. start کا بھی کر رہے ہیں، جہاں ہم ان خواتین کو programs کے تحت ان کو کچھ آگے لے جائیں گے ہم تقریباً جناب اپنے صاحب! ہم تقریباً وہ جو others کی بات ہے وہ بار بار میں repeat کر رہا ہوں، اُس others میں کیا کیا ہے اُس others میں بہت کچھ ہیں، اگر وہ کم از کم بڑی بات کہہ رہے تھے کہ جی خدا کے لیے اگر اُس کتاب کو تھوڑا سا آپ پڑھ لیں، اُس others کے اندر 12 اسکیمز ہیں، ایک میں نے آپ گنوادیا کہ وہ اصلاح جو کما کر دیتے ہیں، ایک ان کا پروجیکٹ ہے ایک پروجیکٹ یہ ہے کہ ہم uncaps اسکیموں کے لیے پیسے رکھیں جناب اپنے صاحب! بلوچستان حکومت

بھیسے میں نے آپ کو کہا کہ پی ایس ڈی پی کے حوالے سے ہم نے بہت بڑی deliberations کی ہیں۔ تقریباً کوئی 200 سے 250 ایسے اسکیمات ہیں، جو بہت ساری وجوہات کی وجہ سے جن کو ہم نے تھوڑا ساد کیا ہے 2001ء سے اسکیمیں چل رہی ہیں 1997ء سے چل رہی ہیں، 2011ء سے چل رہی ہیں، 10% کام ہوا ہے 10 سالوں میں کچھ پیسے بھی خرچ ہوئے تو اسے تقریباً اڑھائی 300 اسکیمات ہیں complex بھی ہے umbrella schemes کی بھی ہیں، اور بڑی mix اسکیمات ہیں، اب جلد بازی میں بڑی آسانی ہے ”کہ جی نکال دیں یا ڈال دیں“، ہم نے باقاعدہ اس کا پلان کیا کہ اس other میں ہم نے 2 ارب روپے رکھے ہیں، صرف uncaps schemes کے لیے کسی اور اسکیم میں یہ خرچ ہی نہیں ہو سکتے اور اسکے لیے بھی ان کو کیبینٹ میں جانا پڑے گا۔ ہماری انشاء اللہ کیبینٹ کی کمیٹی اس اسمبلی کے بجٹ کے پاس ہونے کی بعد ہو گی الحمد للہ ہم انشاء اللہ اپنا کام ایک دو مہینوں میں start کریں گے کیبینٹ کی کمیٹی ہماری CS planning department اور CS کے سارے ممبران بیٹھ کر ہم وہ تقریباً اڑھائی 300 اسکیمات ہیں decisions لیں گے اور میں آپ کو اپنے ڈسٹرکٹ کی ایک مثال دیتا ہوں اور کسی کی نہیں جناب اپیکر صاحب! میرے والد صاحب جب سی ایم تھے ایک residential college کی شروعات آج جس طرح ہم کرا رہے ہیں، انہوں نے بھی شروعات کرائی۔ بی آرسی او ٹھل 2003ء میں شروع ہوا، جناب اپیکر صاحب! آج 2019-20 گیا ہے، وہ ابھی تک complete نہیں ہوئی، وہ اسی لیے 5-15 ایکٹر پر ہے، تو وہ جب تک دیواریں تیار ہو جائیں ٹائم تو پورا ہو جانا ہے بی آرسی کا بھی اور بی آرسی 1500 ایکٹر پر اس نے کرنا کیا ہے آپ ایک بی آرسی آرام سے آج کل کے دور میں آپ دنیا میں جائیں، یورپ، امریکہ، لندن، پاکستان میں کراچی، اسلام آباد، لاہور، پشاور 15 ایکٹر پر ایک، ایک ایکٹر پر، آدھے، آدھے ایکٹر پر، چار، چار ایکٹر پر، ہزار، ہزار گزر پر یونیورسٹیاں کھڑی ہیں، وہ دس فلور والی کھڑی ہیں۔ ہمارا 1500 ایکٹر پر ہیں اور ڈیڑھ سو نچے پڑھر ہے ہیں، ملازم اُن سے بھی زیادہ ہیں، عجیب planing ہیں اور یہ strategy کیوں ہیں، کیونکہ walking club ہے اور horse riding club ہے اور swimming pool بننے جا رہے ہیں، یہ ساری باتیں ہم سن لیں تو ہم نے کہا کہ جی آپ کے پچ کتنے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ جی پچ تو ابھی تقریباً ڈیڑھ دوسو ہیں پتھنہیں اتنے ہیں ”زیادہ کیوں نہیں ہیں؟“ جی وہ اُن کے پاس رہنے کے لیے ہاٹھ نہیں ہے تو میں نے کہا کہ جی یہ دیوار سے بہتر ہے تاکہ آپ دو ہاٹھ بنالیتے تو شاید اسکیمیں پچ بھی زیادہ آتے تو ہماری یہاں جناب اپیکر صاحب! یہ ہے کہ ہم جو RCs, polytechnics

colleges یہ بنانے جا رہے ہیں، ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم اس complex کو اس انداز میں بنائیں کہ کم از کم بچے ایک ڈیڑھ سال میں اس میں پڑھنا شروع کر دیں پھر آپ کو ہر سال اس کے اندر توسعہ کرنی ہے پھر کریں کوئی عرج نہیں ہے اب آپ کا 10 سال میں اس میں کتنے بچے پڑھانے تھے، اُس نے کتنی employment دینی تھی، کتنا سب کچھ دینا تھا وہ تو آپ کا سب ضائع ہو گیا تو انشاء اللہ ہم جو BRCs, colleges, Hospitals وہاں خپدار میں جائیں آپ کم از کم میڈیکل یونیورسٹی کی آپ جگہ دیکھ لیں، آپ بولیں گے اس میں چار یونیورسٹیاں بن جائیں اتنی بڑی بلڈنگ پر بلڈنگ کی ضرورت نہیں ہے، بغیر کسی plan اور strategy کے اگر جائیں گے تو یقینی طور پر ایسی ہی ہو گا تو اس کو انشاء اللہ یہ 2 ارب جو ہیں ناں اُسی others کے اندر ہی آتے ہیں، جناب اپنے صاحب! پہلی دفعہ tourism میں ہم ایک نیا concept لارہے ہیں، کہ جو آپ کے tourism sites میں وہاں تک رسائی ہو تو کوئی جائے گا، کوئی ملاپنگ کی بات کرتا ہے تو کوئی سنڈیمن کی بات کرتا ہے تو کوئی فورٹ میری کی بات کرتا ہے۔ کوئی بڑا پچوک ہے۔ کوئی نافی کا ہے۔ کوئی آنکلاج کا ہے۔ یہ ساری جگہیں ہیں، لیکن عام آدمی وہ کس طرح وہاں تک پہنچیں؟ ہر آدمی پیدل تو نہیں جاسکتا ہے یا موڑ سائیکل پر وہ گاڑیوں میں جاتے ہیں، بسوں میں جاتے ہیں، منی پکڑیں گے، چار دوست ہیں، اب جہاں آپ کو access نہیں ملتا تو وہاں کوئی Risk بھی نہیں لیتا جہاں آپ سہولت بڑھاتے ہیں، لوگ فوراً چلے جاتے ہیں، اور میں بڑا خوشی سے کہوں گا کہ اس کا credit کو اس کا dual carriage بننے جائیگی وہ کوئی سے یا کچلاک کا اُس اشیا پر مورث سے لے کر زیارت کی ہوگی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) جو انشاء اللہ وفاقد میں ایک ایکیم رکھی گئی ہیں، جو انشاء اللہ پایہ تکمیل تک اپنے وقت پر پہنچے گی کہ ہم جب ان چیزوں کے اندر سہولت روڈ کی بڑھائیں گے tourism کے حوالے سے لوگ بھی جائیں گے families بھی جائیں گے بلوچستان کے خود بھی لوگ جائیں گے، بلوچستان کے لوگوں کو تو بھی اپنا صوبہ دیکھنا ہیں کوئی جگہیں ہیں، بہت ساری ہم نے ایسے لوگ دیکھے ہیں، جنہوں نے نہ اپنے صوبے میں دوسرے اضلاع بھی نہیں دیکھے ہیں، لیکن روڈ ہو گا سہولت ہو گی آرام سے جائیں گے جناب اپنے صاحب! یہ کون کون سے روڈ ہیں، میں آپ کو تھوڑا سا بتا دیتا ہوں، پری چشمہ روڈ ہے، پچوک مولہ سے خوارزان ہے کوٹل ہائی وے سے کلمت ہے، سبی ٹوناڑی کا ج ہے۔ زنگی ناؤڑ کیمپنگ سائیڈ نوشکی ہے۔ گُزٹ ملیر ہے۔ ایک آپ کا ہے جمالی ٹو گڑھی خیرو ہے شعبان ولی اوڑک ہے اسی طرح آپ ایک کوٹل ہائی وے پر جو تقریباً ساڑھے پانچ چھ سو کلو میٹر کا ہے، اس پر انشاء اللہ ہر پچاس ساٹھ کلو میٹر بعد ہم ایک facility اور

میرے ذہن میں تھا کہ نہ صرف ہم اُدھر بنائیں گے انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ تربت، پنجور، گوادر، ہوشاب، اس رُوٹ پر بھی ہم بنائیں گے کہ ہر چالیس، چھاس کلو میٹر بعد ایک سرکاری facility ہو، پھر اس کو پرائیویٹ سیکٹر میں دیدیں۔ اس میں کم از کم ایک مسجد ہو، ایک rest ہو، ایک سروں، ایک اسٹیشن کا ایسیا ہو، جو گورنمنٹ بنا کر دیگی، پھر ہم اس کو پرائیویٹ سیکٹر میں دیں گے۔ اگر کوئی پرائیویٹ سیکٹر اس کو اٹھانا چاہتا ہے کیونکہ سرکار ان چیزوں کو maintain نہیں کر سکتی پرائیویٹ سیکٹر پھر آپ کو جس فارمولے پر دے تو اُس کی مرضی ہے اسی طرح آپ کے لیے modeling recreational park کے لیے coast areas کے اپین کاریز کا ہے یہ اس میں ہم بنار ہے ہیں، اور پھر بلوچستان کے beeches پر جتنی بھی جگہ ہیں، وہ coast کا جو ہمارا plan ہیں، تو تقریباً 4-3 arb کا ہیں وہ اس سے ہٹ کر ہے۔ جہاں ہم بہت سارے نئے پارک BCD کا جو ہمارا concept ہے اسی طرح ہمارے پاس s'Js floating concept کا ہم ایک JTs کا ہم ایک on-going ہے اسی طرح ہمارے پاس کچھ ساتھ کچھ کیناں ڈولپمنٹ جو ایک ہماری areas میں دو جگہ دیکھا کہ ماضی کی طرح ہم نے JTs بنائی ہیں، جو گلڈ انی، ڈامب، پسندی، گوادر، اور جیونی میں بنی ہے وہ سب مٹی سے بھرے ہوئے ہیں، کشتی اُن کے اندر ایک بھی نہیں ہے ماشاء اللہ یعنی کہ ہم سمجھ رہے ہیں، کہ کچھ چیزیں ایسی بن جائیں گی چار دیواری کھڑی کر دیں گی پانی آئیگی۔ کشتیاں سب اس سے باہر ہے کیونکہ وہ ساری silt-up ہو گئی ہیں اور وہ strategy کے لیے آپ گریجو لائیں گے اُسکی قیمت اس جیٹھی سے بھی زیادہ ہے تو یہ ہماری ہیں کہ پیسہ ایک لگائیں تو غلط لگا کر ڈوب بھی جائیں اور ابھی اور مارٹھ میں نیوی والوں نے بڑی اچھی ایک جیٹھی بنائی ہے جو کہ سمندر کے اندر تقریباً کوئی کم سے کم 400 فٹ جا رہا ہے اور ایک نئے concept کے ساتھ انہوں نے بنایا ہے وہ کچھ بند نہیں کر رہا، natural movement of water اور پانی بھی رُک رہا ہے اور وہ بھی چھیروں کو فائدہ دے رہا ہے تو ہم اُن JTs کی طرف انشاء اللہ پلان بنار ہے ہیں، ہم جناب اسپیکر صاحب! crushing iron ore plant، البندین، مسلم باغ، کروماںیٹ واشنگ کول ایٹ اپین کاریز bright crushing plant ماربل پلانٹ، والبندین، خضدار، لورالائی، بیلہ جس کی پہلے میں نے آپ سے بات کی۔ یہ ہماری پروگرامز چل رہی ہیں اور اسی طرح ہمارے پاس کچھ اور پروگرامز ہیں جو ترتیب کے اندر ہیں۔ یہ جناب اسپیکر صاحب! کچھ وہ پروگرامز تھے جو میں آپ کو development کے said portions کے لیے اسی کی تفصیل آپ کو بتائی last 1-2 portions کی طرف میں آ رہا ہوں آپ لوگوں نے بھی بڑا وقت لیا تو میں نے بھی سوچا کہ ایک، دو، تین، چار گھنٹے میں بھی لے لوں تاکہ یہ ساری چیزوں کو بیان کر دوں اور یہ اس لیے

ضروری ہے کہ سال کے شروع ہونے سے پہلے ہمارے عوام اس تقریر کے ذریعے اور آپ کے اور ہم سب کے تقاریر کے توسط سے یہ فیصلہ کر سکیں کہ حکومت نے اپنا کیا نظریہ پیش کیا اور اپوزیشن نے اپنا کیا نظریہ پیش کیا۔ حکومت، اپوزیشن دونوں کا نظریہ کیا ہے۔ اور اس میں فرق پھر عوام اپنا فیصلہ کر لیگی کہ کیا یہ منصوبے جو ہم نے اس تقریر کے تھرو، بجٹ کے تھرو، آپکے بجٹ کے تھرو۔ ظہور صاحب کے speech کے تھرو اگر ایک پڑھی لکھی قوم جو بلوچستان میں ہے بلوچستان سے باہر بھی ہے بلوچستان کے لوگ دنیا میں بھی ہیں، سب الحمد للہ شعور رکھتے ہیں، سفید اور کالے کا فرق رکھتے ہیں، اچھے اور مُردے کا فرق رکھتے ہیں، کریں نہ کریں وہ الگ بات ہے، بہت ساری ایسی چیزیں ہیں، جو کو ہم مانتے ہیں، دل سے لیکن کرتے نہیں ہیں، وہ الگ بات ہے، لیکن کم از کم اس دل کو اطمینان دینے کیلئے جو ایک فرد کا ہے، ہمارے لیے دلائل انشاء اللہ کافی ہونگے بھلے کسی پارٹی سے کوئی بھی تعلق رکھتا ہو، لیکن کم از کم یہ اپنے دل میں سوچھئے گا کہ اس حکومت نے یہ پروگرام جو بنائے ہیں، بات تھوڑی ٹھیک تو لگتی ہے کہیں سے چلو غلط بھی لگ کوئی بات نہیں لیکن سوچ تو کم از کم ان میں آئے، جناب اسپیکر صاحب! میں نے آپکو پہلے آپ گریٹیشن آف کالجز کا بتایا جس میں جتنی بھی بلوچستان کے کالجز ہیں، اس میں بھی انشاء اللہ ہم ایک تبدیلی لائیں گے یہ سارے ڈگریاں انشاء اللہ ہوں گے ہم انشاء اللہ جناب اسپیکر صاحب! زمینداروں کا جو ایک شیر ہے پھیس فیصد کا جو کہ وزیر اعظم پروگرام میں انہوں نے دینا تھا، انشاء اللہ اس کی ذمہ داری بھی حکومت بلوچستان لے گی اور وہ زمیندار کا وہ جو حصہ ہے جس میں انہوں نے نالی بنانے میں، تالتات بنانے میں، پی وی سی پائپ لائیں میں اور دوسرے چیزوں میں دینا تھا اسکی بھی ذمہ داری ہماری ہے میرے دوست نے کہا کہ جی وہ گرین ٹریکٹر کا ہمارا پروگرام پورا بن گیا تھا، ٹیڈر بھی ہو گیا بلکل غائب نہیں ہوا، زمرک خان صاحب ابھی موجود نہیں ہیں، گرین ٹریکٹر کا ہمارا پروگرام پورا بن گیا تھا، ٹیڈر بھی ہو گیا تھا۔ اور باقاعدہ جن میں کوں کے ساتھ ہم نے بات کرنی تھی وہ بھی ہو گئے تھے یہاں تک کہ ہر چیز طے ہو گئی تھی پھر یہ Covid جب فروری کے اختتام یعنی مارچ میں شروع ہوا، اب میرے خیال ان میں سے بہت سارے لوگ ایسے سمجھ دار بھی ہیں، interest-rates دنیا میں گر گئے، پاکستان میں گر گئے، بیننگ کامیکنزم میں تبدیلی تھوڑی سی آگئی ہر چیز آگئی اور تین، چار میہنے تک ہر چیز آج کے دن تک بہت business activity down ہے، لہذا ہم اسکے ساتھ renegotiate کریں گے۔ وہ پروجیکٹ ہمارا اسی طرح intact ہے اور انشاء اللہ اسی طرح intact رہیگا، اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی آپکو بتانا چاہوں کہ جس طرح وفاقی حکومت نے جس بات کی علان کیا تھا، اور ہماری سب کی طرف سے تھی کہ جو ملازمین کی دس فیصد increase کا تھا، اور ظہور صاحب مجھے بتا رہے تھے کہ حکومت بلوچستان کا بھی انشاء اللہ وہی موقوف ہے، جو ہمارے وفاق اور دوسرے صوبوں نے بھی لیا ہے

جس کے حوالے سے جو کہ ایک ضرورت بھی ہے اور ہم نے کوشش کرتے ہیں، کہ اُس چیز میں لوگوں کو بھی سہولت دیں جو کہ ہمارے ملازمین کی بھی ضرورت ہے اور دوسروں کیلئے بھی جس کی بہت ضرورت ہے جناب اپنے صاحب! اس کے ساتھ ساتھ جو باقی چیزوں میں ہم ایک performance management system کا لارہے ہیں، ہم ساتھ secondary education کا لارہے ہیں، ہم کو الٹی ایجوکیشن کا ایک پروگرام لارہے ہیں، ہم ساتھ ساتھ locust control a کا میں آپکو بتاچکا ہوں، ہم ایک پیش فنڈ بھی بنارہے ہیں، گورنمنٹ آف بلوچستان فائلس ڈیپارٹمنٹ پہلی دفعہ ایک پیش فنڈ کی طرف بھی کام کر رہی ہے کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ یہ پیش فنڈ ہر سال بہت بڑھتا جائیگا اور آنے والے وقت میں بلوچستان کیلئے ایک بہت بڑا مسئلہ بھی بنتا جائیگا۔ دو، تین چیزیں جناب اپنے صاحب! ہم ایک نیا concept B.C.O.C. کا بنایا ہے Balochistan command and operation centre کا۔ آپ نے دیکھا ہو گا اس Covid میں ہم نے یہ محسوس کیا کہ، ہر ادارہ کام کرتی ہے ہر ڈیپارٹمنٹ کام کرتی ہے لیکن کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو ان سب کو دیکھ رہی ہو۔ چیف سیکرٹری صاحب کا اپنا ایک کام ہے وہ سارے ڈیپارٹمنٹس کو oversee بھی کرتے ہیں، day to day businesses کام ہے ہیں، فائل ورک ہے۔ سی ایم ہے۔ کیبینٹ ہے۔ پیٹیکل ہے۔ public appearance ہے باقی دس چیزیں ہوتیں ہیں، ایس اینڈ جی اے ڈی کا ایک اپنا کام ہے ہر ڈیپارٹمنٹ کا اپنا ایک کام ہے لیکن کوئی ایسا ایک ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے جو یہ دیکھ رہا ہو اس پورے کمرے میں کہ یہ باقی ڈیپارٹمنٹس کیا اس لائن کے تحت جو کہ حکومت نے تخت جو کہ حکومت نے بنایا ہے یا جو حالات ہیں یا جو معاملات پالیسی کے تحت کیبینٹ نے، باقی نے بنانے ہیں کیا اُن سب چیزوں پر یہ باقی ڈیپارٹمنٹس صحیح جا رہے ہیں یا نہیں جا رہے ہیں، کتنی speed میں جا رہے ہیں، کتنی achievement ہوئی ہے کیا چیلنجز ہیں، اور کوئی چیزیں ہیں، پی ڈی ایم اے نے ہمارا ایک بڑا پرانا ہوتا تھا اسکی ضرورت کرونا سے جب آئی کہ جب یہ کوونا کا یہ سارا آیا تو ساری چیزیں ہم نے پی ڈی ایم اے میں ڈال دیں اب پی ڈی ایم اے نے زندگی بھر کام اگر کیا ہے وہ سیال ب کا، برف کا اور زلزلے کا تھوڑا بہت کیا ہے۔ باقی انکو یہ Covid ان کیلئے بلکل نئی چیز تھی۔ تو ہم نے محسوس کیا کہ یہ ابھی ہمیں کسی اور نوعیت کی ایسی اخباری نہیں ہم اسکو انشاء اللہ S&GAD نئی چیز تھی۔ تو ہم نے محسوس کیا کہ یہ ابھی ہمیں کسی اور نوعیت کی ایسی اخباری نہیں ہم اسکو انشاء اللہ S&GAD کا ایک حصہ بنانے جا رہے ہیں کہ یہ وہ wing ہو گا analysis کے اندر جو اپنی S&GAD کیلئے پیش ڈیپارٹمنٹس کو دیکھے گا بھی اور ان سارے چیزوں کی ایک رپورٹ بنانے کا چیف سیکرٹری، چیف منستر اور کیبینٹ کیلئے پیش کریگا تاکہ کبھی کبھی یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید ایک سیکرٹری، ایک ادارہ کام کر رہی ہے کبھی کبھی جان بوجھ کر غفلت نہیں ہوتی کبھی کبھی بتانا بھی ضروری ہے میں کہتا ہوں کہ کبھی بتادیا کریں انسان بھول جاتا ہے اتنی ذمہ

داریاں ہوتی ہیں، تو جب آپ یاد دلاتے ہیں، تو ایک آفیسر اور ادارے کو یاد آ جاتا ہے کہ yes یہ ذمہ داری میری تھی پتھنیں کیوں ذہن سے نکل گیا، ہم بھول گئے بلکل جناب ابھی اسکو کرتے ہیں، تو یاد اڑہ ہو گا جو آپ reminders بھی دیتا ہے۔ آپ کے performance کو تھوڑا بہت واقع بھی کریگا۔ کیونکہ سرکار کے اندر follow up system کا بھی تک اس طرح قائم نہیں ہوا ہے جو کہ ہونا چاہیے۔ آفیسر ان بھی کرنا چاہتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ بھی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن slow mechanisms سارے ممبران نے یہ بات بھی کی تھیں اسی طرح چیف منسٹری ڈیلیوری یونٹ کا ہے ایک reforms of PSDP management کا میں نے آپ کو کہا کہ reform آ رہا ہے ایک preparation and execution کا بھی ہم بnarہے ہیں، جو کہ شاید بلوچستان میں اپنی نوعیت کا پہلا ہو گا۔ Balochistan Comprehensive Development Strategy بھی بnarہے ہیں، balochistan revamping and reforms in health sector کامیں نے آپ کو جناب اللہ 21-2020ء کے اندر。 Covid socio-economic initiative Launch of Universal Health Insurance poor۔ اپیکر صاحب! بتایا سپورٹ ایجوکیشن کا ایک پروگرام جو آ رہا ہے بلوچستان سول ایکپلاسنڈ ہیلٹھ انشوئنس کامیں نے آپ کو بتائے کچھ ٹڈی دل ہے، کچھ پیش کا ہے، اسی طرح دس women empowerment centers انشاء اللہ ہم بnarہے ہیں social protection میں ہم اسٹیلیشمٹ آف پرانا ہے لیکن اسکو ہم نے تھوڑی اور تقویت دیتی ہے جو ہم نے پہلی دفعہ کوئی بھی صوبہ ہے جس نے minority affairs کا ڈیپارٹمنٹ بنایا ہے اس سال انشاء اللہ ہم اسکو تھوڑا اور بہتر کریں گے اسی طرح ہمارا "اخوت پروگرام" آگے کی طرف جایا گا فیصلی ہیلٹھ ویفیر کلینکس انشاء اللہ میں DHQ's میں ہم بنانے جا رہے ہیں، ہم انشاء اللہ اسی طرح ہم ایک قرآنک اکیڈمی کوئٹہ میں بھی بنانے جا رہے ہیں جو اپنی نوعیت کا ایک بہت اچھا پروگرام ہو گا انٹریسٹ فری لوں ایک ارب سے low cost housing scheme کا ہم بنانے جا رہے ہیں، جو کہ انشاء اللہ کا ہو گا جو low costing scheme کا جو اس طرح ہو گا disable کا جو اس طرح increases employment کا جو اس طرح ہو گا ہوتا ہو ٹول ہیلٹھ جگہ جس طرح میں نے آپ کو بتایا تھا کہ 40 فیصد بڑھا اسی طرح ہمارے پاس تقریباً کوئی ایک سو DHQ's جنکو ہم ٹینکنگ ہاسپیٹل بنائیں گے میڈیکل میں اس کیلئے ہمارے پروگرامز ہیں، ایک بولنیں ہم پچھلے سال بھی بہت خرید کچے

تھے لیکن اس سال بھی ہم مزید اور خریدنے جا رہے ہیں جو کہ مختلف اضلاع کے اندر جائیں گے bisacally - اسی طرح تقریباً کوئی بہت ساری پوٹیں ہم اس Covid میں ہیلتھ کیسر، ہیلتھ ورکرز، ڈاکٹرز کے حوالے سے fill کیے ہیں، لیکن آنے والے وقت میں ہم اس کو اور مزید لے جا رہے ہیں، in establishment of I.C.U's in six DHQ's انشاء اللہ ہم بنانے جا رہے ہیں، in tertiary hospital in، نصیر آباد، نفستان اور غرگ کا ہے اس کو انشاء اللہ ہم بنانے جا رہے ہیں، provision of busses، کا لجز کے لیے اسی طرح ٹرانسپورٹشن کو in-colleges جہاں عورتیں خاص کر جاتیں ہے اس سسٹم کو بہتر کرنے کا جناب اپیکر صاحب! اسی طرح سے پندرہ سے سولہ سو new S.N.E's کی creation ہے ان فیلڈز کے اندر ایجوکیشن سیکٹر کا نیا پلان جو 24-2020ء کا ہلائے گا، وہ انشاء اللہ گورنمنٹ آف بلوچستان اس سال میں اناؤنس کر گی اس کے تحت بہت ساری چیزیں ہوں گے۔ اور اسی طرح ہم purchase of furniture and goods جو اسکولوں کے اندر ہیں، اس پروگرام کی extension ہے ہماری جو مختلف اسکولوں میں ہم دیں گے اسی طرح تقریباً ماڈل اور ہائز سینڈری اسکولز اور اسی طرح تقریباً آٹھارہ مڈل اسکولوں کو ہائی اور 85 پرائزی اسکولوں کو مڈل بنانے اور performance grant for high-performing management system ہائی ایجوکیشن کے حوالے سے education facilities کا لانا یہ بھی ایک ہمارا پروگرام ہے جناب اپیکر صاحب! ہائز سینڈری اسکولز کے حوالے سے ہم تقریباً کوئی ساڑھے چار سوئی پوٹیں create کر رہے ہیں، اسکے لئے گرائیں کو ہم بڑھا رہے ہیں، یونیورسٹیز کے حوالے سے۔ لیکن اس کے میکنزم کے تحت ہم اسکو بنائیں گے تقریباً کا لجز کا جیسے میں نے آپکو بتایا کہ گرلز کا ہم نے کیا ہے اور بواہز کا انشاء اللہ ہم کریں گے اور Remuneration of B.S. Classes جو ہے اس کو ہم بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اسی طرح Establishment of News Girls Colleges جو آواران کا بھی ہوگا، بارکھان بھی ہوگا، چاغی بھی ہے، ڈریہ بکھی ہے، دُکی ہے، گواڑ ہے، ہرنائی ہے بہت سارے اور دوسرے اضلاع بھی ہیں، قلعہ عبداللہ کا ہے قلعہ سیف اللہ کا ہے، محبت پور کا ہے، main مقصد ہے کوئی ایسا ضلع نہ ہو جسکے اندر کوئی گرلز یا بواہز کا لج نہ ہو، انشاء اللہ، بلکہ حلقوں میں بھی اور بلوچستان کے ہر ڈسٹرکٹ کے اندر ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور ہم مکمل کریں گے، بہت سارے ایسے اضلاع ہیں، جن میں یہ دو بھی ہیں اور تین بھی ہیں، بی آرسی، پولی شینکن، کیڈٹ کا لجر ہم ابھی انشاء اللہ کو شکش کر رہے ہیں، کہ بہت سارے ایسے اضلاع ہیں، جن میں ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہے۔ تو بلوچستان کا کوئی ایسا اضلاع نہ ہوں، جن میں یہ سہولیات ویسے کوئی ایک نہ ہو انشاء اللہ اس سال، آنے والے سالوں میں ہم اسکو بھی پورا کریں گے جسکی ہم نے شروعات اس بجٹ سے

کر دی ہیں---(ڈیک بجائے گئے) اسی طرح جناب اسپیکر صاحب! S.N.E's basically ایگر یک پھر میں بھی بڑھائے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو میں بھی اسی طرح ایک concept ہم لارہے ہیں کہ انکی مشتری اور ان کا ایک نیا تقریباً internship programme for engineers کا ہم نے ڈپلومہ ہولڈرز کا شروع کیا ہے کہ بہت سارے ہمارے انجینئرز، ڈپلومہ ہولڈر ہیں، انکو ہم اپنے بڑے بڑے پروجیکٹس پر انٹرن شپ پر لگا رہے ہیں، کو وہ سے تھوڑا ساتھیں، چار مہینے کا gap آیا تھا لیکن اب اسٹارٹ ہو گئے جنکو کم ازکم میرے خیال سے پندرہ سے چھپس ہزار کا stipend بھی ملے گا جو ان روڈوں پر کام بھی کریں گے اور ان پا ایک تجربہ بھی basically-gain experience کریں گے اسی طرح سے ہم نے ایک اور ہے کہ بلوچستان انساپلائرڈ اسٹیپانٹ ہے سی اینڈ ڈبلیو کا اسکا اپناؤنڈریز آئن سنٹرنیس ہے یا ہم جا کر چار آر کمیٹ کو پکڑتے ہیں، یا کبھی کبھی تو بنے بنائے ہیں، اُنہیں سے ڈیزاЙن بنتے ہیں، انشاء اللہ ڈیپارٹمنٹ اپنا جو وہ آئن سبل ہے وہ پہلا اپنا خود اپنا C&W establish کریگا، اسی طرح جناب اسپیکر صاحب! پی ایچ ای کے اندر ہم نے، واسانے اپنی روینیو جزیش increase کی ہے جو کہ بہت خوش آئند بات ہے یہ واسا کی روینیو جزیش پچھلی گورنمنٹ میں اگر مثال ہے کہ کہیں اگر پانچ کروڑ ہوتی تھیں تو الحمد للہ اس سال جو ہم نے اپنا تجھیں لگایا تو ہم اُسکو پانچ سے پندرہ سے بیس پر لے گئے اور آہستہ آہستہ یہ بھی انشاء اللہ بڑھ رہی ہے اور ایک پروگرام ہم نے شروع کی ہے جو کہ اسکا آغاز ہو چکا ہے کہ بلوچستان کے جتنے بھی سول، بلوچستان کے وہ واٹر پلائی اسکیم جو سر کاری ہیں جو ڈیزیل یا بجلی پر چلتے ہیں انکو ہم سول ایزیشن کی طرف لے جا رہے ہیں P.H.E department نے تقریباً اُسکو شروع کیا ہے---(ڈیک بجائے گئے) یہ شروعات ہیں انشاء اللہ پہلے سال ہمارے کوئی ڈھائی سال تھے اس سال بھی ہم نے اسکو رکھا ہے تو انشاء اللہ اس Phase میں ہم اسکو مکمل کریں گے ساتھ ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں water quality labs بھی بنائے جا رہے ہیں، پی ایچ ای کا بڑا ایک اچھا initiative ہے۔ اور اسی طرح ان Labs سے اور کچھ نہیں چیزوں کو تھوڑا فلٹریشن، تھوڑا سا ایک میکانیزم پی ایچ ای کے پاس ہو کہ وہاں واٹر کے حوالے سے کیا کام مزید کرنا چاہیے، ایک Charities Registration Authority قائم کی گئی ہے اسکو تھوڑا بروکار لاتے ہوئے سو شش ڈیپارٹمنٹ اسکو آگے لارہی ہے ”ہنرمنڈ پروگرام“ ایک ہمارا نیا پروگرام ہے جس میں ہم تقریباً چھپس کروڑ سے اسکو شروع کر رہے ہیں، جہاں بلوچستان کے مختلف اضلاع میں۔ کام تو اسکا agreement پہلے شروع کر دیا۔ جیسے میں نے آپکو بتایا کہ تین چار مہینے میں یہ Covid کی وجہ سے بہت ساری چیزیں رُک گئی تھیں۔ تو یہ ”ہنرمنڈ پروگرام“ ہمارا وہ پروگرام ہے کہ بلوچستان کے ہر اضلاع کے اندر کم سے کم

بھی تقریباً تین ساڑھے تین سو لوگوں کو کوئی چھ مہینے کی ٹریننگ دے گی اور انکو کسی نہ کسی اکسل میں قابل بنائے گی تاکہ وہ اپنا وہ کوئی آگے جا کر چھوٹا موٹا کام کر سکیں۔ ہم جناب اپیکر صاحب تقریباً گیارہ community development centers بنا رہے ہیں، اکیس non-formal education centers بنا رہے ہیں، چھ اپیش ایجوکیشن کمپلیکس بنا رہے ہیں، نومیڈیکل سوشل سروس سنٹرز بنا رہے ہیں، اور تین human rights offices with the financial impact of 98 Million لارہے ہیں، اسی طرح ہم کوشش کر رہے ہیں، کہ ہماری جو ایریگیکشن ڈیپارٹمنٹ ہے وہ بہت سارے ایسے کام ہیں، جو ہم ایک زمانے میں مجھے یاد ہے کہ C&W ڈیپارٹمنٹ، ایریگیشن، پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ بہت سارے کام اپنے خود کرتے تھے لیکن یہ جو maintenance اور باقی ونگز ہیں یہ ختم ہوتے تھے لیکن ہم انکو revive کر رہے ہیں، بہت سارے ایسے کام ہوتے ہیں، جن میں لاکھوں کی مدد سے ڈیپارٹمنٹ خود کام کر سکتا ہے لیکن وہی جب ہم ٹینڈر form میں یا کسی اور طریقے سے جاتے ہیں پھر وہاں کروڑوں روپے بھی ہم سے خرچ ہو جاتے ہیں، اسی طرح جناب اپیکر صاحب! ہم تقریباً کوئی پچیس و پیش نیڈی کرافٹ ڈولپمنٹ ٹیلر نگ اینڈ ٹینگ سنٹرز بنا رہے ہیں۔ انشاء اللہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے اس آنے والے سال میں۔ ماربل پلانٹ کامیں نے آپکو بتایا ماں ایکس روڈ پہلی دفعہ واشنگ پلانٹ کامیں نے آپکو بتایا۔ آئرن کر شنگ پلانٹ نوکنڈی کامیں نے آپکو بتایا ماں ایکس روڈ پہلی دفعہ ہم بنا رہے ہیں ایک ہے پہلی دفعہ ایں پی جی ٹرمنل جو ٹرمنل ہے وہ تفتان پر انشاء اللہ حکومت بلوجستان خود بنانے جائیگی، کیونکہ وہاں ٹرمنل کا بہت بڑا کام ہے اور اس سے نہ صرف وہاں ایک کام کی نوعیت بہتر ہو گی بلکہ حکومت بلوجستان کو اس سے ایک بہت بڑی ریونیو بھی generate ہو سکے گی۔ لوکل گورنمنٹ میں جناب اپیکر صاحب!

ہم لوگ کوشش کر رہے ہیں، جس کو ہم تھوڑا سا چیزوں کو مشینری equipment کی مدد میں بہتر کر رہے ہیں تو بلوجستان کے سارے میوپل کمیٹیز اور کار پوری شنر کے اندر مشینری کے مد میں اس وقت ہم نے تقریباً ڈیڑھ ارب رکھا ہے لیکن اس کو شاید بڑھائیں گے کیونکہ ضرورت کی چیز ہے جو ایک میوپل کمیٹی کو ایک چھوٹے شہر کو ضرورت ہوتی ہے اُن کو دینا بہت لازم ہے اس میں کہیں ٹرکیٹر ہے کہیں باوزر ہے کہیں فائر بریگید ہے تو یہ پروگرام انشاء اللہ ہمارا آ رہا ہے اور پہلی دفعہ ہر یونین کونسل کے اندر نادرا کے ڈیٹا بینک کے ساتھ birth and death certification کا ایک سلسلہ شروع کر رہے ہیں، جو کہ ہمارے لوگوں کو بہت سارے ہمارے دیہاتی لوگوں کو بڑا مسئلہ آتا ہے، آتے ہیں، شہروں میں نادر اور جوں جوں چیزیں دُنیا میں اُس نوعیت پر جاری ہیں جہاں digital requirement بڑی بڑھتی جا رہی ہے لیکن ہمارے دیہاتی لوگ اُن کے پاس یہ چیزیں اُس نوعیت کے نہیں ہے

کیونکہ سرکار نے کبھی بنائی نہیں ہے تو ابھی ہم اس چیز کو ہم incorporate کر رہے ہیں تاکہ ان کو آئندہ آنے والے دنوں میں نادر ایاب فارم یا ان چیزوں میں وقت پیش نہ ہو۔ اسی طرح انشاء اللہ جناب اپنے صاحب! ہم events of sport اور مارشل آرٹس کا ہم ایک جمنازیم ایوب اسٹیڈیم میں بنانے جا رہے ہیں، اور تقریباً ہم پہلی دفعہ سات ڈویژنل لیول، پر سپورٹس آفیسر بھی بنانے جا رہے ہیں، f Eco-Tourism of construction of tourism resorts, coastal highway. اور

زگی کیپس سائیٹ جس کا recreation of Parks in all Districts of Balochistan.

میں نے آپ کو باقیوں کا بتا دیا یہ وہ چیزیں ہیں جو ہم تھوڑے اس طرف بھی لارہے ہیں - and law order میں کریمنل جسٹس سسٹم پروگرام ہم بلوچستان میں launch کر رہے ہیں۔ Judicial

اس میں آپ سمجھیں revamping of Levies-Force Complexes کے خاص لگائیں گے جو revamp کر گی لیویز کی فورس کی وہ elements کے حوالے سے بلکہ اصغر صاحب کو بھی ویسے بیٹھنا چاہیے تھا لیویز کی بات آگئی آپ چلے جا رہے ہو تو یہ فوکس صرف لیویز پر اور اس پر ہم خرچ کرنے جائیں گے بلوچستان کا اس طرح سے enhancement of facilities in prisons.

کرنے جائیں گے جو اس کا concept ہے اس کے حوالے سے revamping کا

بھی ایک پروگرام ہمارا ہے جو کہ لاءِ اینڈ آرڈر کا ہے۔ جناب اپنے! ماہیز اوزز کے لیے بلوچستان میٹل پارک ہو، منزل پالیسی ہو، منزل کمپلیکس ہو، بلوچستان منزل اسٹڈی ہو، digitalization of royalty regime.

و یہ ماہنڈ پارٹنٹ کے through medical livestock کے حوالے سے

کچھ چیزیں ہیں جو ہم initiate کے لیے ہیں جسمیں تقریباً میڈیکل ویکسین ہیں، پولیٹری فارم کے لیے ہچریز کا veterinary ہے، additional work of hidden skin market Quetta ہے۔

strengthening of artificial reporting in MIS system in Balochistan ہے۔

inseminarian network of genetic improvements in the province ہے۔

جو کہ ہمارا establishment of quarantine center for exportable livestock ہے۔

بہت بڑا ایک potential ہے، جس پر ہمیں کام کرنا چاہیے، وہ ہم کو نشان سینٹر زنجی لائیو اسٹاک کے لیے بنارہے ہیں، لائیو اسٹاک کے علاوہ سائنس اینڈ ٹکنالوجی میں ہم E-filling system ہم five departments کا ہم اسٹارٹ کر رہے ہیں، جو آئی ٹی کے through کریں گے ایک بہت اچھا پروگرام ہے جو اس Covid کے

بعد بڑا نکلا ہے اس کو ہم نے نام دیا ہے۔ جو کہ Free-lancing اور entrepreneurship کا ہے کیونکہ اس کے بعد دنیا میں تمیں سے چالیس فیصد جو unemployment ratio ہے وہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اور بہت ساری ایسی basic چیزیں ہیں، جو کام تھے جو پہلے یہ ہمارے یہ سارے لوگ کرتے تھے شاید jobless through field کے opportunity ہو ایک جہاں آئی ٹھی کے ہاتھ سارے ایسے کام ہو رہے ہیں، ہمارے ہاں آپ سارے government officials کو آپ نے دوہمینوں میں دیکھا ہو گا کہ جو بالکل آئی ٹھی سے کم تھے وہ آج ویدیو پر میجنگ بھی کر رہے ہیں، ویدیو پر کافرنزس بھی کر رہے ہیں، میٹنگز بھی کر رہے ہیں، تو slowly and gradually اُس چیز کی طرف جا رہے ہیں، وسا اور پی اچ ای کے انشاء اللہ کمپیوٹر انڈسٹریز بلڈنگ کی طرف ایک پروجیکٹ ہے جس کو ہم شروع کر رہے ہیں، بہتر کر رہے ہیں، Emerging government of Balochistan rules projects virtual education system for digital balochistan project ہم ایک لارہے ہیں اور ہم اپنے کالج اور اسکولز کے لیے ہم بھی انشاء اللہ اس سال ہم آئی ٹھی پارٹمنٹ کے through colleges انشاء اللہ لا میں گے، جناب اسپیکر صاحب! جیسے کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ کچھ ایسے پروگرام تھے جس میں Sea-ambulance کا بھی ایک concept تھا بھی تو ہوا میں اتنا برا مسئلہ ہو گیا ہے سمندر میں تو اور بڑا مسئلہ بن جائے گا لیکن اُس کے لیے ہم sea-ambulance کا ایک concept اپنے ماہی گیروں کے لیے لا رہے ہیں، الحمد للہ purchase of boats اور اسی طرح green boats کا ایک concept کا ایک boat monitoring system ہے اور وہ کام بھی مل چکا ہے Vessel Monitoring System جو کہ جتنے بھی ہمارے کے Vessels میں، یہ جہاں بھی جائیں گے پورے سمندر میں انکا ایک ٹریکنگ سسٹم ہو گا ان کے پاس ایک بڑا SOS کا بھی ہو گا کہ اگر ان کو ایک جنگی ہو گئی کہ وہ بڑا اپنے بوٹ سے کہیں بھی دبائیں گے تو میں سینٹر میں آئے گا اور اگر سینٹر ان کو کوئی ممیتی convey کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی سسٹم ان کے پاس اُس سسٹم کے آئے گا۔ جناب اسپیکر صاحب ان چیزوں میں جو کہ ایک نان ڈولپمنٹ کا aspect تھا اس میں میری کوشش تھی کہ میں یہ ساری چیزیں کسی حد تک cover کر سکوں اور حکومتِ بلوچستان کا موافق پیش کر سکوں۔ اپوزیشن والے ہیں نہیں لیکن ان کی سارے پوائنٹس میرے پاس ہیں اور میرے خیال میں جتنی چیزیں انہوں نے

اپنی تجویز دی ہیں اپنی تقید کی اپنی issues بتائے ہر چیز پر انہوں نے بات کی میں نے اپنی کوشش کی ہے کہ point to point تو نہیں اپنی تقریر کے اندر ان سب کو کسی نہ کسی حوالے سے ضرور کروں، اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں ایک گھنٹہ مزید بھی اس پر بات کر سکتا ہوں لیکن میرے خیال میں اب وہ موجود نہیں ہیں اگر ہوتے تو میں یقینی طور پر، اور یہ seriousness ہے یہ اس حکومت کی seriousness ہے ورنہ حکومت چاہے تو آپ کے پوائنٹ بھی نوٹ نہیں کرے اور آپ کے ہر پوائنٹ کو یہاں بیٹھے ہوئے حکومتِ بلوچستان کے ہر ڈیپارٹمنٹ نے نوٹ کیا ہے اور میرے لیے put-up کیا ہے اور ہم نے اپنے جوابات بھی بنائے ہیں، یہ ساری محنت اس لیے ہوئی کہ آج آپ اگر یہاں بیٹھے ہوتے تو یہ سارے جوابات میں ابھی آپ کو آپ کے ہر پوائنٹ کا دے رہا ہوتا لیکن افسوس کہ میں مخاطب ہوں خالی کر سیوں سے جونہ بول رہے ہیں، نہ ہل رہے ہیں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) تو شاید آپ یہاں ہوتے تو میں ضرور ان ساری چیزوں کا کہتا ہوں کہ جہاں وہ ہمیں irresponsible government کہتے ہیں ”کہ جی انکو احساس نہیں ہے ان کی منشیز کو احساس نہیں ہے“ تو میں بتاتا چلوں کہ ہمارے منشیز کو بالکل احساس ہے انہوں نے پہلے دن سے آخری دن تک آپ کے ساری چیزوں کو سنا ہے۔ نام وائز نوٹ کیا ہے اور اپنا in-put بھی آپ کے لیے basically یہاں دیا ہے۔ تو میں جناب اسپیکر صاحب! آخر میں wind-up کرنے سے پہلے ایک دفعہ پھر میں ان سب کا بڑا مشکور ہوں جنہوں نے اس پرے بجٹ میں حکومتِ بلوچستان کی معاونت کی، اسمبلی کے اسٹاف کی، آپ کی، آپ کی پورے ٹیم کی، میڈیا کی یہاں رہے، ہمارے دستوں کی بڑے انداز میں بڑے اچھے ماحول میں ہم سب ادھر آئے ہم نے اپنی قراریکی اور اپنے ہم نے suggestions بھی دیئے اور ہم نے ایک بڑے اچھے انداز میں بجٹ میں حصہ لیا۔ اور کوشش کی کہ بلوچستان کی ترقی کے لیے جو بھی منصوبہ، جو بھی ایک اچھا پلان جو بھی ایک اچھی سوچ ہے اُس کو ہم اس بجٹ کا حصہ بنائیں یہ بجٹ سو فیصد اچھا نہیں ہو سکتا ہے، اور دنیا کا کوئی بجٹ ہوتا بھی نہیں ہے، کہ ہر سال آپ کی نوعیت چھ مہینے پہلے کس کو پتہ تھا کورونا وائرس کا کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا ایک وائرس دنیا کی پالیسی چیخ کرتی ہے دنیا کے طریقہ کار کو بدلتی ہے دنیا کے ماحول کو بدلتی ہے۔ اُس کے attitude کو بدلتی ہے اُس کے behaviour کو بدلتی ہے۔ تو آنے والا وقت کیا چیزیں لے آئے گی، لیکن آپ اپنی تیاری کرتے ہیں، آپ اپنے لیے plant بناتے ہیں، آپ ایک strategy بناتے ہیں، اور آپ اُس strategy پر ایک پھر طریقہ کار بناتے ہیں، پھر اُس پر آپ عملدرآمد ہوتے ہوئے اُس کو حاصل کرتے ہیں، الحمد للہ میں بڑا پُرمیں اُمید ہوں کہ جس طرح ہمارے ڈیپارٹمنٹس میں ہمارے منشیز نے دلچسپی لیتے ہوئے اپنے ڈیپارٹمنٹس میں وہ اپنے سارے targets کی کوشش کی ہے کہ ہر

لکاظ سے اُن کو achieve کرنے کی اور انشاء اللہ اس سال ہم اسکو اور بہتر کریں گے اور اسکو بہتر کرتے کرتے ہم انشاء اللہ کو شکش کریں گے کہ اسکو ایک صحیح affective mode میں زین پر لا میں اور تاکہ لوگ اُس کو دیکھیں، میں یقینی طور پر آخر جو آپ کی تجویز اسی میں آئی ہے جہاں ملازمین کے لیے زین کا اعلان بھی انشاء اللہ ہم کرتے ہیں، تاکہ سیکرٹریٹ کے ملازمین کو بھی زین ملے اور جہاں اُن کو پلاٹیں مل سکیں اور اسی طرح دوسروں کے لیے بھی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) تو اُس میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے بڑے ایک اچھے انداز میں اس اسی میں کو اس بجٹ سیشن کو چلا�ا۔ تو یقینی طور پر ہم اس بات پر بڑے مطمئن ہیں، آج کہ ہم کو شکش کریں گے کہ نہ صرف اس اسی میں سے ایک بڑا positive message پورے پاکستان میں دنیا میں جائے بلکہ آنے والے وقت میں بلوچستان کے ہر اضلاع کی ترقی بلوچستان کے لوگوں کی خوشحالی، انکی تحفظ انکی سہولت ان سب کے لیے بجٹ بنایا گیا ہے آپ پڑھیں اس کو آپ میری تقریبین میں ہمارے ممبران کی تقریبین آپ ہر اس کتاب کا تجزیہ لیں اور اپنی انفرادی فیصلہ بنائیں کہ یہ جو چیزیں یہ جو حکومت لارہی ہے یا جو کرچکی ہے کیا یہ بلوچستان کے لیے دشمنی کا پیغام ہے یا دوستی کا پیغام ہے؟ اس کا فیصلہ میں آپ کے توسط سے یہ عوام پر چھوڑتا ہوں پہلک پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس کا فیصلہ کریں کیونکہ ہمارے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد ہمارے اس ہال میں آنے کا فیصلہ بھی اُن کے ہاتھ میں ہیں، اور حق بھی انہیں کا بنتا ہے کہ ہمارے معاملات میں وہ اپنی رائے قائم کریں وہ اپنی فیصلہ دیں اور اُن کا جو فیصلہ ہو گا انشاء اللہ ہمیں قبول ہو گا، بہت بہت شکریہ۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔

جناب اپیکر: جی شکریہ جام صاحب آپ نے تفصیل سے سارے issues کو raise کیا ان کو جو raise کیا تھا اپوزیشن نے اور جس طرح آپ نے speech میں اُن کو conclude کیا لیکن پھر بھی شباباشی دیتا ہوں کیبینٹ کو آپ ماشاء اللہ اب تو ہم تھک گئے تھے کیبینٹ کیسے سنتے ہوں گے، تو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ جام صاحب آپ کو کہ اس دفعہ سیشن میں پورا گورنمنٹ کے تمام نمبرز حاضر ہے اور ہر چیز میں انہوں نے participation کیا اور گورنمنٹ کے issues کو serious کریڈٹ بھی آپ کو جاتا ہے کہ آپ کی ٹیم ورک کے طور پر جس طرح یہ چیزیں بہتر ہوئی ہیں، اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس دفعہ جو بد مرگی پہلے ہوتی تھی اس دفعہ بہت کم بد مرگی سامنے آیا ہے اور چیزیں مطلب اُس طرح نہیں تھا جس طرح کتاب میں پھاڑ کے چینک دیتے تھے اور بد تیزیاں بھی بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ لیکن اس دفعہ زیادہ انہوں نے اسی میں اسی میں اپیکر کیا اور چیزوں کو گورنمنٹ اور اپوزیشن نے مل کے اسی میں جو Chair کی مدد کی میں ڈپنی اپیکر صاحب کا مشکور ہوں کہ اُس نے جو support through out کیا اور اسی میں شاہ صاحب جو

پینل میں تھے انہوں نے بڑے اچھے انداز میں اسمبلی کو چلا�ا میں شکریہ ادا کرتا ہوں احسان شاہ صاحب کا۔ اور تمام ممبروں سے، کہ اگر مجھ سے کوئی ایسی سخت روئی یا کوئی میں نے مذاق کیا میں ان سے معذرت کرتا ہوں، کیونکہ اسمبلی کی ڈیکورم کو بحال کرنے میں لازمی ہے کہ مجھے سخت steps لینے پڑتے ہیں، یہ سارے میرے بھائی ہیں کچھ مجھ سے سینٹر ہیں کچھ بڑوں کی طرح ہیں لیکن یہ ہے کہ اسمبلی کی ڈیکورم کو برقرار رکھنے کے لئے سخت steps اٹھانے پڑتے ہیں، اور جام صاحب! یہ بھی ہمیں یہاں پر ایک جو کرسی پر بیٹھا ہوتا ہے ناں ڈنڈا کری دیا ہوا ہے اتنا سخت ہے جو یہ سیشن ہے یہ بہت tough session ہے اس میں فناں منستر اور یہاں چیئرمیں جو بھی ہوتا ہے وہ اُس نے face کرنا ہوتا ہے، ساتھ ساتھ جو اسمبلی کے باقی لوگ، ابھی جس طرح آپ speech دے رہے تھے ہم لوگ ایسے بیٹھے ہوئے تھے بہت مشکل ہوتی ہے کہ ایسے بیٹھو اور سنتا تو اسی لیے میں کبھی مستی اور مذاق کبھی ان کو جگانے کی کوشش کرنا کبھی منستر، ایم پی ایز کو active کرنے کے لیے ان کا نام لیتا ہوں تاکہ وہ active ہوں، تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے محسوس نہیں کریں کہ وہ یہاں نہیں ہیں، صرف ہم بولیں فناں منستر بولیں اور میں یہاں اُس کی تائید کروں اور ساری چیزیں ہوں تو اسکے تھوڑا بہت۔ نہیں ہے کہ ہم اسمبلی کو serious نہیں لیتے ہیں، اسمبلی کو serious لیتے ہیں لیکن یہ ہے کہ کچھ ماحول create کرنے کے لئے کبھی کبھی ہمیں اس طرح کے وہ کرنا پڑتا ہے تاکہ اسمبلی کا جو ماحول ہے وہ active ہو۔ اور ایم پی ایز نہیں کہیں کہ بھئی ہم سورہ ہے ہیں کوئی ایم پی اے سورہ ہے کوئی ایم پی اے یہ کر رہا ہے۔ بہر حال over-all اس دفعہ بہت زیادہ performance منстроں کا اور ایم پی ایز کا جنہوں نے جس طرح وہ attend کیا اپوزیشن کے لوگ۔ ویسے تو ایک دو بیٹھے ہوتے تھے، لیکن اس دفعہ مسلسل وہ بھی بیٹھے رہے۔ اور اسمبلی کو time کیا اس طرح کی چیزیں ہیں، جیسے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) اگر اس میں کسی کو محسوس ہوا ہے یا کسی کی دل آزاری ہوئی ہے یا کسی نے mind کیا ہے، میں ان سے معذرت کرتا ہوں، یہ اسمبلی بلوچستان کی بہتری کے لیے ہے۔ اور یہاں پر ہم روایتیں بھی قائم کرتے ہیں، لوگوں کے لیے ایک مشعل را بھی بننے تاکہ لوگوں کو دکھادیں کہ ہم کس طرح کارروائی اختیار کرتے ہیں، اور آئندہ بھی امید کرتا ہوں، کہ اسی طرح attendance اُنکی تمام ممبروں کی رہے گی، اور اسی طرح اسمبلی کی روایات کو پامال نہیں کریں گے، اسی طرح اچھے انداز میں اسمبلی چلانے میں اپنیکر اور Chair کا ساتھ دیں گے۔ شکریہ جام صاحب آپ کا۔۔۔ (مدخلت)۔ جی؟ بزرگ میں اپنے دادا کے class fellows سردار کھیڑان صاحب ہیں، سردار ڈوکی صاحب ہیں، سردار ڈوکی تو میرے چاچا ہے، بڑے ہیں، اپنا تو بزرگ ہیں، جام صاحب! تو ایک دو سال ہم سے بڑے ہیں۔ اچکزی صاحب ہیں، دواچکزی صاحبان ہیں، تو فناں منستر بھی مبارکباد کے مستحق ہیں، جس طرح

اُنہوں نے خوش اسلوبی سے محنت کی۔۔۔ (ڈیک ب جائے گئے)۔ جی؟۔۔۔ (مداخلت) نہیں، وہ مجھ سے چھوٹے ہیں، سب کو بڑا کر دوں گا، پھر وہ نہیں بتتا ہے اچھزئی صاحب بڑے ہیں، اب میں گورنر بلوچستان کا حکمنامہ پڑھ کر سُناوں گا۔

ORDER.

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Justice (Retired) Amanullah Khan Yaseenzai, Governor Balochistan here by order that on conclusion of business the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday the 29th June, 2020.

اب اسمبلی کا اجلاس جب جام صاحب چاہیں تو ملا سکتے ہیں، غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔
 (اسمبلی کا اجلاس شام 07:00 جکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)



29 جون 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

66